احباب جماعت احمدیہ لاہور کے لئے

مواہب الرحمٰن

رحمٰن کا تحفہ

تصنیف منیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی رحمۃ اللہ علیہ مجدد صد چہاردہم

جنوری ۱۹۰۳ء

مترجمین:

عامر عزیز بن عبد العزیز (الازہری)

قاضی عبد الاحد

یہ کتاب میں نے اپنے
محسن رب کی تائید سے تالیف کی ہے۔
اللہ گواہ ہے کہ یہ میرے رب کی قوت سے ہے نہ کہ انسان
کی قوت سے۔اور یہ اس کے لیے جو فکر کرتا اور قیامت کے دن کے
مالک کا خوف رکھتا ہے ایک عظیم الشان نشان ہے۔میں نے اس کا نام

مواھب الرحمٰن

رحمٰن کا تحفہ
رکھا ہے

میں اللہ کا بندہ غلام احمد ہوں۔اللہ مجھے عافیت میں رکھے
اور میری تائید فرمائے اور میری اس بستی ''قادیان''
کو امن کا گھر اور معزز ملائکہ کے نزول
کی جگہ بنائے۔(آمین)

جنوری ۱۹۰۳ء



احمدیہ انجمن لاہور

نام کتاب	:	مواہب الرحمٰنؒ
ناشر	:	دارالکتب علمیہ،5 عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور
باہتمام	:	محمد ارشد علوی
پرنٹنگ	:	ایس۔ایل، رائل پارک، لاہور
طبع	:	اول (معہ اردو ترجمہ)
تعداد	:	1000
مقام اشاعت	:	5۔عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور
ہدیہ	:	100روپے



پیش لفظ

حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے یہ کتاب (مواہب الرحمٰن) مصر سے شائع ہونے والے ایک اخبار (اللوآ) کے ایڈیٹر کے ایک مضمون کے جواب ۱۴ رجنوری ۱۹۰۳ء میں شائع فرمائی۔ اس ایڈیٹر نے آپ پر الزام لگایا کہ آپ مدعی نبوت ہیں اور کہ آپ نے جو طاعون کا ٹیکہ لگانے سے منع کیا یہ توکل علی اللہ کی غلط تعبیر ہے۔ اس کتاب میں حضرت اقدس نے صراحت سے بیان فرمایا کہ آپ مدعی نبوت نہیں ہیں اور یہ کہ حضرت محمد مصطفےٰؐ اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ پھر آپ نے یہ بھی تحریر کیا کہ آپ نے طاعون کا ٹیکہ لگوانے سے منع نہیں فرمایا بلکہ خدا تعالیٰ کے حکم سے خود ٹیکہ نہیں لگوایا اور اپنے قریبی ساتھیوں کو یہ ٹیکہ نہ لگوانے کا حکم دیا۔ کیونکہ یہ اللہ کی طرف سے آپ کی صداقت کا ایک نشان تھا کہ خدا تعالیٰ آپ کو طاعون سے محفوظ رکھے گا۔ یہ کتاب آپ کی عربی زبان کی تصانیف میں ایک شاہکار ہے۔

اس کتاب کے ترجمہ میں کو اپنے والدمرحوم عبدالعزیز صاحب کے نام موسوم کرتا ہوں جنہوں نے مجھے حق کی روشنی دکھائی۔ میں تو محض بجھا ہوا چراغ تھا اگر اس میں کچھ چمک ہے تو ان کی عطا کی ہوئی ہے اللہ ان کی روح کو اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کتاب کا ترجمہ کرنے کی خواہش میرے استاذی المکرّم اور ساتھی مترجم قاضی عبدالاحد صاحب کے حکم پر پیدا ہوئی۔ اس ترجمے میں ساری خوبصورتی سارا نکھار، سارا حسن ان کا دیا ہوا ہے۔ اللہ ان کو ایسی ہی نافع الناس لمبی زندگی عطا کرے کہ وہ یہ اعلیٰ فریضہ ادا کرتے رہیں۔

میں حضرت امیر قوم ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈاکٹر عبدالکریم سعید پاشا صاحب کا ممنون احسان ہوں کہ ان کی حوصلہ افزائی میرنے لیے مشعل راہ تھی۔ میں محترم اعزاز الٰہی ملک صاحب کا دل سے شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اس ترجمہ میں جس طرح معاونت کی اس کا اجر اللہ تعالیٰ ہی عطا کر سکتا ہے۔ قاری ارشد صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے کتاب کی کمپوزنگ میں بڑی جانفشانی سے حصہ لیا۔ خدائے رحمٰن کی رحمت ان سب کو اپنی لپیٹ میں لئے رکھے اور ان سے اسی طرح عظیم الشان خدمت لیتا رہے۔ (آمین)

عامر عزیز بن عبدالعزیز (الازہری)

أُحْلِفُ بِاللّٰهِ كُل مَنْ بلغته هٰذه الاَوْرَاقْ اَنْ يُشَيِّعُوْهَافِى جَرائدِهِمْ وَسَيَجْزِيْهِمْ الْعَلِيْم الخَلّاقُ

اللّواء وٰاية مِنَ السّماء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَانِ الرَّحِيْم

نَحْمده وَنُصَلّى عَلىٰ رَسُولِهِ الكريم

قد اعترض علينا صاحب اللواء۔ عفى اللّٰه عنه وغفرله خطاء ه الذى صدرمنه من غير عزم الايذاء۔ قال وردت الينا نشرة باللغة الانكليزية متضمنة اٰراء المسيح الذى ظهر فى بعض البلاد الهندية۔ وادعى النبوة وادعىٰ انه هو عيسىٰ ليجمع الناس علىٰ دينٍ واحدٍ وليهديهم الى سبيل التّقٰى۔ وانه زعم انّ التطعيم ليس بمفيد للناس۔ واستدل باٰيةِ (٢) قُلْ لَنْ يُصيبنا فانظروا الىٰ سقم هذا القياس ثم بعد ذالک قال صاحب اللواء۔ ان هذا المدعى يزعم ان ترک الدواء هومناط

میں ہر اس شخص کو جس تک میرے یہ اوراق پہنچیں قسم دیتاہوں کہ وہ ان کو اپنے جرائد میں شائع کرے تو وہ پیدا کرنے والا جاننے والا خدا اس کو جزا دے گا۔

پرچہ اخبار لواء اور آسمانی نشان

ہم پر مصری اخبار ''لواء'' کے مدیر نے اعتراض کیا ہے۔ اللہ اس سے درگزر فرمائے اور اس کی خطاؤں کو بخشے جو اس سے بقصد ایذارسانی صادر نہیں ہوئیں ۔وہ کہتا ہے کہ اس کو انگریزی کا ایک اخبار ملا ہے جو کہ اس مسیح کی آراء پر مشتمل ہے، جو بلاد ہند میں ظاہر ہوا ہے۔ یہ کہ وہ مسیح مدعی نبوت ہے اور دعوٰی کرتا ہے کہ وہ عیسٰی ہے تا کہ لوگوں کو ایک دین پر اکھٹا کرے اور انہیں تقوٰی کے راستے کی طرف ہدایت فرمائے۔ اس کا خیال ہے کہ طاعون کا ٹیکہ لگوانا لوگوں کے لیے فائدہ مند نہیں اور اس مسیح نے اس آیت سے استدلال کیا ہے (آیت ـــــ) پس اس کے اس قیاس کی کمزوری کو تو ملاحظہ کرو۔ پھر اس کے بعد صاحب لواء کہتا ہے کہ یہ مدعی خیال کرتا ہے کہ دوا کا ترک کرنے کا دارومدار شفاء بخشنے والے پر توکل کی بناء پر ہے۔ لیکن حقیت میں ایسا نہیں ہے کیونکہ اللہ پر توکل اس سنت کے تقاضے پر عمل کرنا ہے جو اس کی مخلوق میں جاری وساری ہے۔ قرآن میں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم دواؤں اور علاج کے ذریعہ امراض

التوكل على واهب الشفآء. وليس الامر كذلك فان الاتكال على الله تعالى هو العمل بمقتضى سنته. التى جوت فى خليقته .وقد أُمرنافى القرآن ان ندرء الامراض والطواعين بالمداوات والمعالجات. ولانجدفيه شيئاممّاقال هذاالرجل من الكلم الواهيات. بل الاتكال بالمعنى الذى يظن هذاالمدعى هوعدم الاتكال فى الحقيقة. فانه خروجٌ من السنة الجارية المحسوسة المشهودة فى عالم الخلق. وخلافٌ لاية لاتلقوابايديكم الى التهلكة هذاماقال صاحب اللواء وماتظنى. فالاسف كل الاسف عليه انه اعترض قبل ان يفتش وتجنى. ولماقرء ت ماشاع واملى. قلت ياسبحان الله ماهذاالكذب الذى علىٰ مقوله جرىٰ. (٣) وانى ماتفوّهت قطّ بهذافكيف الىّ هذاالقول يعزى. يطلبنى فى نياط واناعلىٰ بساط ويبين مافهت به بصورة اخرى. فاقول علىٰ رسلك يافتى

اور طاعون کو دور کریں۔ پھر وہ لکھتا ہے کہ ہم اس شخص کے واہیات کلام کی مانند قرآن میں کچھ نہیں پاتے۔ بلکہ توکل کے جو معنی یہ مدعی خیال کرتا ہے وہ درحقیقت عدم توکل ہے۔ اور اس کا ایسا کہنا عالم خلق میں محسوسہ مشہودہ جاری سنت سے باہر نکلنے کے مترادف ہے۔ اور قرآن کی اس آیت کے خلاف ہے۔(آیت ۔۔۔۔۔۔) یہ ہے جو صاحب ’’لواء‘‘ نے ہم پر اعتراض کیا اور بدگمانی کی۔افسوس صد افسوس اس پر کہ اس نے اعتراض کیا اور گناہ سر پر لے لیا قبل اس کے کہ مجھ سے دریافت کرتا۔اور جب میں نے پڑھا جو اس نے لکھا اور شائع کیا تو میں نے کہا سبحان اللہ یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے جو اس کی زبان پر جاری ہوا ہے؟ میں نے قطعاً اپنے منہ سے ایسا نہیں کہا جو اس نے لکھا ہے تو پھر کس طرح میری طرف ایسی بات منسوب کی جاسکتی ہے۔وہ مجھے بیابان میں ڈھونڈتا ہے جبکہ میں یہاں اس کے سامنے موجود ہوں۔جو کچھ میں نے کہا ہے اس نے اس کو دوسرے رنگ میں بیان کیا ہے۔میں کہتا ہوں اے نوجوان ٹھر جا! اور میری طرف وہ بات منسوب نہ کر جسے میں اپنی طرف منسوب نہیں کرتا۔انسان کے اچھے اخلاق میں سے یہ ہے کہ وہ تحقیق کرے اور ہر اس چیز پر اعتماد نہ کرے جو اسے بیان کی گئی ہے۔پس اللہ کا تقویٰ اختیار کر۔اے میری جلد کو زخمی کرنے اور میرے مرتبے کی غلط تشہیر کرنے والے آ میں تجھے اپنا قصہ بیان کرتا ہوں اور مجھ سے میری معذرت

۔ ولاتعزنی الیّ قول ماتعزی۔ ومن حسن خصائل المرء ان یحقق ولا یتعمدعلیٰ کل مایرویٰ۔ فاتق اللّٰہ یامن یجرح جلدتی ویشھر منقصتی۔ وتعال اقص علیک قصتی۔ واسمع منی معذرتی۔ ثم اقض ماانت قاض واخط خطوۃ التقیٰ۔ واسلک سبیل التقوی ولاتقف مالیس لک بہ علم ولاتتبع الھوے۔ انی امرء یکلمنی ربی۔ ویعلمنی من لدنہ ویحسن ادبی ویوحی الیّ رحمۃ منہ فاتبع مایوحیٰ۔ وماکان لیے ان اترک سبیلہ واختارطرقاشتیٰ۔ وکلماقلت قلت من امرہ۔ ومافعلت شیئاًعن امری۔ ومافتریت علیٰ ربی الاعلی۔ وقدخاب من افتری۔ اتعجب من ھذافلاتعجب من فعل القدیرالذی خلق الارض والسّمٰوٰت العُلٰے ﴿۴﴾ وانہ یفعل مایشاء ولایسئل عماقضیٰ۔ وعندی منہ شھادات کثیرۃ وانہ ارٰی لی ایاتٍ کبریٰ ۔ولہ اسرارفی انباء وحیہ الذی رزقنی

سن پھر تو فیصلہ کر جو تم نے کرنا ہے۔اور تقویٰ کے راستے پر قدم مار اور تقویٰ کے راستہ پر چل ۔اور اس بات پر اصرار مت کر جس کا تجھے علم نہیں اور نہ خواہشات کی پیروی کر۔میں وہ شخص ہوں جس سے اللہ کلام کرتا ہے۔ اور وہ مجھے اپنے پاس سے سکھاتا ہے، میرے ادب کو حسن بخشتا ہے اور اپنی رحمت سے میری طرف وحی کرتا ہے۔پس میں اس کی پیروی کرتا ہوں جو وہ میری طرف وحی کرتا ہے۔میرے شایاں نہیں کہ میں اس خدا کا راستہ ترک کروں اور متفرق راستے اختیار کروں۔جو کچھ میں نے کہا وہ اس کے حکم سے کہا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔اور نہ میں نے اپنے رب اعلیٰ پر افتراء کیا ہے۔وہ یقیناً تباہ ہو گیا جس نے افتراء کیا۔کیا تو اس بات پر تعجب کرتا ہے؟اور اس قادر خدا جو کہ آسمانوں اور زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے کے دوسرے کاموں پر تو تعجب نہیں کرتا۔وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔جو وہ فیصلہ کرتا ہے اس سے کوئی باز پرس نہیں کرسکتا۔میرے پاس خدا کی طرف سے بے شمار شہادتیں ہیں اور اس نے میرے لیے بڑی بڑی نشانیاں دکھلائی ہیں۔اس کی وحی جس کے ذریعے اس نے مجھے خبریں دی ہیں اس میں اسرار ہیں اور وہ رموز ہیں جن کا مخلوق کی عقل ادراک نہیں کرسکتی۔پس تو طاعون کی ترک دوا کے بارے میں مجھ سے مت جھگڑ اور اس شخص کی طرح مت ہو جس کے دل پر اللہ نے پردہ ڈال دیا ہے۔اور اس نے محض اسباب کو خدا بنا لیا ہے۔اس نے

ورموزالاتدر كهاعقول الورىٰ۔ فلاتمارنی
فی ترک التطعيم ولاتكن كمثل من
اغفل الله قلبه فاتخذاسبابه الهاًو كان
امره فرطاً۔ ولكل سبب الے
ربناالمنتهى۔ويفنى السبب بعد مراتب
شتىٰ۔ ثم تاتى مرتبة الامر البحت
لايشارفيه الى سبب ولا يومىٰ۔ ويبقى الله
وحده وتقطع الاسباب وتُمحٰى۔ وليس
للاسباب الاخطوات ثم بعد ه قد ربحت
لايُدرك ولايرىٰ۔ وخزائن مخفية
لاتعدُولاتحصىٰ۔ وبحر لاساحل له
ودشت نطناط لايمسح ولايطوىٰ۔
ط
اعطلت القدرة البحت وبقى الاسباب
تلك اذاقسمة ضيزى۔ الاتعلم كيف
خلق الله ادم وعيسى۔ وتتلوذكرهمافى
القرآن ثم تنسى۔ السيت قصة
الكليم وفلق البحر العظيم۔ اذاجاز(٥)
البحرواغرق فرعون اللئيم۔ فبيّن لناای
فلک كان ركبه موسىٰ وماقص الله هذه
القصص عبثابل اودعهامعارف عظمىٰ

حد سے تجاوز کیا ہے ۔ ہر سبب کی انتہا خدا ہی تک ہے
۔متفرق درجات کے بعد اسباب فنا ہو جاتے ہیں پھر وہ
خالص امر کا مرتبہ آ جاتا ہے جس میں سبب کی طرف اشارہ
نہیں کیا جاتا ۔اور صرف اللہ واحد ہی باقی رہ جاتا ہے اور
اسباب کاٹ اور مٹا دیئے جاتے ہیں ۔اسباب کے لیے چند
قدم ہیں پھر بعد اس کے وہ قدرت خالص ہے جس کو نہ کوئی
سمجھ سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے ۔اور وہ مخفی خزانے ہیں جن
کا کوئی حد و حساب نہیں ۔ یہ قدرت وہ سمندر ہے جس کا کوئی
ساحل نہیں ۔ یہ وہ لمبا صحرا ہے جس کی مسافت طے
کرنا ناممکن ہے ۔کیا خالص قدرت معطل کر دی گئی ہے اور
صرف اسباب باقی رہ گئے ہیں؟ پھر تو یہ غیر منصفانہ تقسیم ہے
۔کیا تو نہیں جانتا کے اللہ نے آدمؑ اور عیسیٰؑ کو کیسے پیدا کیا؟ تم
ان دونوں کا ذکر قرآن میں پڑھتے ہو پھر بھول جاتے
ہو۔کیا تو کلیم اللہ کا قصہ اور دریا کا پھٹنا بھول گیا ہے؟ جب
اس نے دریا عبور کر لیا اور لعنتی فرعون غرق کیا گیا۔پس ہمیں
بتا کہ موسیٰؑ کون سی کشتی میں سوار ہوئے تھے؟ اللہ نے یہ قصے
عبث بیان نہیں کئے بلکہ ان میں بڑے بڑے معارف رکھے
ہیں تا کہ تم جان لو کہ اللہ کی قدرت کو اسباب کے ساتھ
مقید نہیں کیا جا سکتا۔تا کہ وہ تمہارا ایمان بڑھائے اور
تمہاری آنکھیں کھولے اور شکوک کی رگوں کو کاٹ ڈالے
۔اور تا کہ تم جان لو کہ تمہارا رب قادرِ کامل ہے اور اس پر
دروازوں میں سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا۔نہ اس کی

ـلتعلموا ان قدرة الله ليست مقيدة فى الاسباب۔ وليزداد ايمانكم وتفتح عيونكم وتنقطع عروق الارتياب۔ ولتعرفوا ان ربكم قدير كامل ماسد عليه باب من الابواب۔ ولاتنتهى قدرته ولاتبلىٰ۔ومن انكر سعة قدرته وقيدها بسبب لقلة فطنته فقد خر من ذرىٰ الصدق وهوىٰ۔ وكان خروره اصعب وادهىٰ فلاتسب اللذين يتركون بعض الاسباب بامر الله الوهاب۔ ولاتقيد سنن الله فى دائرة اضيق واغسىٰ۔ اعلم ان الاسباب اصل عظيم للشرك الذى لايغفر۔ وانها اقرب ابواب الشرك واوسعها للذى لايحذر۔ وكم من قوم اهلكهم هذا الشرك واردىٰ۔ فصاروا كالطبعيين والدهريين يضحكون على الدين متصلفين ومستكبرين كما تشاهد فى هذا الزمان وترىٰ ‹۲› ولانمنع من الاسباب على طريق الاعتدال۔ ولكن نمنع من الانهماك فيها والذهول عن الله الفعّال۔

قدرت کی انتہا ہوتی ہے۔اور نہ وہ باسی ہوتی ہے۔جس نے اس کی وسعت قدرت کا انکار کیا اور اپنی کم عقلی کی وجہ سے اس کو اسباب کے ساتھ محدود کر لیا تو وہ صدق کی چوٹی سے گر گیا اور ختم ہو گیا۔اس کا گر نا نہایت ہی تکلیف دہ اور دہشتناک ہے۔پس تو ان لوگوں کو گالی مت دے جو کہ عطا کرنے والے خدا کے حکم سے بعض اسباب ترک کر دیتے ہیں۔اللہ کی سنت کو تنگ و تاریک دائرہ کے اندر محدود مت کر۔جان لے کہ یہ اسباب بھی نہ بخشے جانے والے شرک کی ایک بڑی وجہ ہیں ۔ یہ اسباب شرک کے دروازوں کے قریب کر دیتے ہیں۔اس کے لئے کھلی برائی ہے جو نہیں ڈرتا۔کتنی ہی قومیں ہیں جن کو اس شرک نے ہلاک و برباد کر دیا۔پس وہ نیچری یا دہریے ہو گئے اور دین پر لاف وگزاف کرتے ہوئے اور تکبر کرتے ہوئے ہنستے ہیں۔جیسا کہ تو اس زمانے میں دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے۔ہم اعتدال کی حد تک اسباب سے نہیں روکتے۔لیکن ان میں ہمہ تن ڈوب جانے اور اللہ کارساز کو بھلا دینے سے منع کرتے ہیں۔جو ان اسباب کی طرف پوری طرح جھک گیا تو وہ گمراہ ہو گیا۔

پھر بات یہ ہے کہ اگر یہ ترک اسباب اللہ حکمت والے کی تعلیم سے ہو تو یہ عظیم جلیل خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشان ہے اور نیک فطرت کے نزدیک بری بات نہیں۔اور ان کی مثالیں تو نے سن لی ہیں جو میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔جان لے کہ اولیاء اللہ کے بعض افعال ایسے ہیں

مـن تمايل عليها كل التمايل فقد طغىٰ ثم معـذلـك ان كان ترك الاسباب بتعليم مـن الـلّـه الحكيم فهى اٰية من اٰيات اللّٰه الجليل العظيم ۔ وليس بقبيح عند العقل السـليم ۔وقـد سـمعت امثالهافيمامضىٰ واعـلـم ان لاولـيـاء الـلّـه بـعـض افـعـال لاتـــدركهـــاالـــعـقـول ولايـعـتـرض عـليهـاالاالـجـهـول۔انسيـت قصة رفيق مـوسے وهـى اكبر من قصتےٖ كمالايخفےٰ انـه قتـل نفسـأزكية بـغيـرنفـس۔ ومنع فـمـاانتهىٰ وخرق السفينة وظن انه يغرق اهـلهـاوجاء شيئاامرا۔ ثم هٰهنانكتة لطيفة وهـوان الاسبـاب خـلـقـت لـلاوليـاء ولـولاوجـودهـم لبطلت خواص الاشياء ومـانـفـع شـئـى من۔ حيل الاطبـاء وانهم لاهـل الارض كـالـشـفـعـاء وان وجودهم حـرزهم ولولاوجودهم لمات الناس كلهم بـالوباء فليس الدواء فى نفسه‹٧› شىء بل يـاتـى الفضل من السماء كماقال لى ربى فـى وحـى مـنه لولاالاكرام لهلـك المقام

جن کی تہہ تک عقلیں نہیں پہنچ سکتیں ۔ اور ان پر سوائے جہلا کے کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ کیا تو حضرت موسیٰؑ کے ساتھی کا قصہ بھول گیا ہے؟ اور وہ قصہ تو میرے قصہ سے بڑھ کر ہے۔ جیسا کہ یہ مخفی نہیں کہ اس نے ایک بے گناہ نفس کو قتل کیا بغیر کسی بدلے کے ۔ اسے روکا گیا مگر وہ باز نہیں آیا اور کشتی کو پھاڑ دیا۔ اور موسیٰؑ نے خیال کیا کہ وہ اس میں سوار ہونے والوں کو غرق کر رہا ہے۔ اور یہ عجیب امر تھا۔ پھر یہیں پر ایک باریک نکتہ یہ ہے کہ اسباب اولیا کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اگر ان اولیاء کا وجود نہ ہوتا تو چیزوں کے خواص باطل ہو جاتے ۔ اور حکماء کا کوئی حیلہ بھی نفع نہ دیتا۔ اور اولیاء اللہ زمین میں بسنے والوں کے لئے شفاعت کرنے والے ہیں ۔ ان کا وجود اہل ارض کے لیے تعویذ کی مانند ہے۔ اگر ان کا وجود نہ ہوتا تو سارے لوگ وبا سے مر جاتے ۔ دوا بذات خود کوئی چیز نہیں بلکہ فضل سب کا سب آسمان سے آتا ہے۔ جیسا کہ میرے رب نے مجھے اپنی وحی میں کہا کہ اگر تیرا خیال نہ ہوتا تو اس بستی والوں سب کو ہلاک کر دیتا۔ اس میں عبرت ہے اس کے لیے جو ڈرتا ہے ۔ یہ اللہ کی جاری عادت ہے کہ بعض لوگوں کو اس کے اولیاء کے کلام سے آزمایا جاتا ہے۔ نہ وہ تدبر کرتے ہیں اور نہ فہم رکھتے ہیں۔ اس طرح اللہ ان اولیاء کے کلام کے ذریعہ بہتوں کو گمراہ ٹھہراتا اور بہتوں کو ہدایت دیتا ہے۔ اسی طرح ابتدا سے اس نے مقدر کیا اور فیصلہ کیا۔ وہ کسی کو گمراہ نہیں

وان فی ذلک لعبرۃ لمن یخشیٰ۔ ثم جرت عادۃ اللّٰہ ان بعض الناس یبتلون بکلم اولیاء ہ ولایتدبرون ولا یفھمون ویضل اللّٰہ بھم کثیراویھدی بھم کثیراو کذلک قدروقضیٰ۔ ولا یضلون الاالذین فی قلوبھم کبرفھم لکبرھم ینطحون۔ ولایخافون یوم الحساب۔ ویصرون علیٰ مایقولون ومالھم بہ علم ولا یتقون ویسبون رسل ر بھم بغیرعلم ویعترضون علیٰ قولھم الاخفیٰ۔ ولایھدون الی نورھم لشقوۃ سبقت ۔ولذ نوب کثرت ولمعاصی بلغت الی المنتھیٰ۔ فلایرون الاعیوبھم ولا یوفّقون۔ ویغشّی اللّٰہ ابصارھم لئلایبصروا۔ ویصم اذانھم لئلایسمعواویختم علی قلوبھم لئلایفھموا فینظرون الیھم وھم لایبصرون۔ ذلک بماقدمت ایدیھم وبماتمایلواعلی الد نیاوداسواتحت اقدامھم دارالعقبیٰ۔ یسبون ولا یظلمون الاانفسھم ویبارزون اللّٰہ الاعلے ﴿۸﴾ وان

ٹھراتا مگران کوجن کے دلوں میں تکبر ہے۔پس وہ اپنے کبر کی وجہ سے سینگ لڑاتے ہیں ۔اوروہ حساب کے دن سے نہیں ڈرتے ۔وہ اپنی کہی ہوئی باتوں پر اصرارکرتے ہیں۔نہ اُن کے پاس علم ہے اور نہ وہ تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔وہ بغیرعلم کے اپنے رب کے ماموروں کوگالیاں دیتے ہیں ۔اوران اپنی سمجھ سے بالاتر اولیاء کے اقوال پراعتراض کرتے ہیں۔وہ اپنی پہلی بدبختی کی وجہ سے اپنے نور کی طرف ہدایت نہیں دیئے جاتے کیونکہ ان کے گناہ بڑھ گئے ہیں اوران کی معصیت انتہا کو پہنچ گئی ۔وہ سوائے اولیااللہ میں عیوب کے کچھ نہیں دیکھتے اس لیے وہ توفیق نہیں دیئے جاتے ۔اللہ نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال رکھاہے تا کہ وہ بصیرت نہ حاصل کرسکیں ۔اس نے ان کے کانوں کو بہرہ کرر کھاہے تا کہ وہ سن نہ سکیں ۔ان کے دلوں پر مہر لگارکھی ہے تا کہ سمجھ نہ سکیں۔وہ ان (اولیاءاللہ) کی طرف نظر کرتے ہیں مگر وہ دیکھتے نہیں ۔یہ وہ ہے جو ان کے ہاتھوں نے کمایا چونکہ وہ دنیا پر جھک گئے اور آخرت کوانہوں نے اپنے پاؤں کے نیچے لتاڑ دیا۔وہ گالیاں دیتے ہیں مگراپنے ہی نفسوں پر ظلم کرتے ہیں اورغنی خدا سے جنگ کرتے ہیں ۔ان کی یہ گالیاں ان پرحسرت اورآگ کا گڑھابن کر پڑتی ہیں اوروہ ظلم اورسرکشی کی وجہ سے اس گڑھے کے قریب ہو جاتے ہیں ۔جواس کے قریب ہوگیایقیناًوہ ہلاک ہوگیا۔وہ کہتے ہیں کے ہم نے کوئی نشان نہیں دیکھااور نہ ہم نے کوئی عجیب

سبهم الاحسرة عليهم وحفرة من
النارفيقربون الحفرة ظلماً وطغوى ومن
دنامنهافقد تردى. يقولون مارئينامن اية
ومارئينامن امرعجيب. ياسبحان اللّٰه
ماهذه الاكاذيب مالهم لايخافون ايام
الحسيب وقد روء امنى اكثرمن مائة الف
اٰيات وخوارق معجزات فنسى كل منهم
ماراى. فكيف اذاسئلوايوم اقيامة
وكشف ماكتمواواتواربهم بنفس تتعرے.
ان لعن الصادقين المرسلين ليس بهين
فسوف يرون ثمرة مايبذرون ويرون من
اخذومن نجىٰ. وان اللّٰه ياتى ينقص
الارض من اطرافهافيرى الفاسقين مارىٰ
فى قرون اولى. وان لحوم اوليائه
مسمومة فمن اكلهابالاغتياب والبهتان
عليهم فقد دعااليه الردى. وسيبدے
السم اثاره ولايفلح الفاسق حيث اتى.
وان اللّٰه غيورلنفوسهم
كماهوغيورلنفسه فلايترك من عادىٰ
فانتظرواالمدى. ان اشقے الناس من

بات دیکھی ہے۔ اللہ کی پناہ !اتنا بڑا جھوٹ ۔ان کو کیا
ہوگیا ہے کہ وہ یوم حساب سے نہیں ڈرتے ۔انہوں نے
میرے ایک لاکھ سے زیادہ نشانات ،خوارق اور معجزات
دیکھے ہیں ۔پس جو کچھ انہوں نے دیکھا کیا وہ سب بھول
گئے! افسوس وہ کیا جواب دیں گے جب ان سے قیامت
کے دن اُن کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور وہ ظاہر کر
دیا جائے گا جو وہ چھپاتے ہیں ۔وہ برہنہ نفس کے ساتھ
خدا کے حضور پیش ہوں گے ۔سچے مرسلوں کو لعن طعن
کرنا آسان نہیں ۔پس عنقریب وہ دیکھ لیں گے جو وہ بوتے
ہیں۔اور وہ دیکھ لیں گے کہ کون پکڑا گیا اور کون نجات
پا گیا۔اللہ تعالیٰ زمین کو اس کے اطراف سے
گھٹاتا چلا آرہا ہے۔پس خدا فاسقوں کو وہ کچھ دکھائے گا جو
کہ پہلے زمانے کے لوگوں کو دکھاتا رہا۔اولیاء کا گوشت زہر
ناک ہوتا ہے۔جس نے غیبت اور بہتان سے اس کو
کھایا پس اس نے اپنی طرف ہلاکت کو دعوت دی ۔یہ زہر
عنقریب اپنے اثرات ظاہر کرے گا اور فاسق جہاں سے بھی
آئے کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔اللہ تعالیٰ ان اولیاء کے لئے
ایسی غیرت رکھتا ہے جیسی کہ وہ اپنے لیے۔جو ان سے دشمنی
کرتے ہیں وہ انہیں نہیں چھوڑتا ،پس انجام کا انتظار کرو۔وہ
بدبخت انسان ہے جو ان سے عداوت رکھتا ہے اور سعادت
مند ہے وہ جو ان سے دوستی رکھتا ہے۔خدا گواہ ہے کہ میں
اللہ کی طرف سے ہوں اور وہ میرے لیے کھڑا ہے۔پس

عاداهم و ان اسعدهم من والى -وانى واللّٰه من عنده وهو لى قائم فمارايك ايّهاالعزيز(۹)اتقبل اوتاْبى- ومـاانكرنى الاالذى خاف الناس اوكان من الذين يستكبرون- اومافكرحق فكره فتخلّف مع الذين يتخلّفون -اولم يصبرعلےٰ مابتلاه به اللّٰه فعثروصارمن الذين يهلكون - احسب الناس ان يتركوا ان يقولوامناوهم لايفتنون -وقد ردف الابتلا ء- نفوسهم واموالهم واعراضهم ليعلم اللّٰه انهم كانوا يصدقون وما كانوا كحطب يتشظى ثم اعلم ايهاالعزيزانى لست كرجل يخاف الاسباب من تلقاء نفسه ويسلك مسلك الحمقى بل اعلم رعية الاسباب شئى لايترك ولايلغى- الابعدايحاء اللّٰه الوهاب وماكان لبشران يترك الاسباب من غيروحى انجلےٰ- فلاتعجل علّى من غيربصيرة ولاتجعلنى درية لرماحك وغرضالعائيريرمى- انك لاتعلم دخيلة

تمہاری کیارائے ہے اے میرے دوست! تو قبول کرتا ہے یاانکارکرتا ہے؟ ہاں میرا انکارکوئی نہیں کرتا بجز اس شخص کے جولوگوں سے ڈرتا ہے یاوہ جوتکبر کرتا ہے۔یاوہ جنہوں نے غورہی نہیں کیا جیسا کے غورکرنے کا حق ہے۔اور پیچھے ہٹ جانے والوں کے ساتھ پیچھے ہٹ گئے۔یاوہ اللہ کی آزمائش پرصبرنہیں کرسکا پس اس نے لغزش کھائی اوران میں سے ہو گیا جو ہلاک کیے گئے۔کیالوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ چھوڑ دیئے جائیں گے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور وہ آزمائے نہیں جائیں گے۔اور یقیناً اس کے بعدان کے نفسوں پر، مالوں پر، اورعزتوں پر ابتلاء آئے۔تا کہ اللہ جان لے کہ وہ صادق تھے اوراس لکڑی کی طرح نہ تھے جوآگ جلاتے وقت چورا چورا ہوجاتی ہے۔ پھر جان لے اے عزیز! کہ میں وہ شخص نہیں ہوں جوکہ اپنی طرف سے اسباب کی مخالفت کرتا ہے اور نادانوں کے راستے پر چلتا ہے بلکہ میں جانتا ہوں کہ رعایت اسباب ایسی چیز نہیں کہ جس کو ترک کیا جائے یا اسے لغوسمجھا جائے۔مگراللہ بخشنے والے کی وحی کے بعد۔انسان کے شایاں نہیں کے وہ اسباب کوترک کرے سوائے واضح وحی کے۔پس بغیربصیرت کے میرے بارے میں جلدی نہ کراور مجھے اپنے نیزے کانشانہ نہ بنااور نہ اس اندھے تیر کا جو ہوا میں پھینکا جاتا ہے۔تو میرے اندرون کونہیں جانتااور نہ ہی میری باطنی حالت کا تجھے علم ہے۔تیرے شایاں نہیں کہ تو مجھ پرعیب لگائے قبل اس کے

امری وخبیئ باطنی فلیس لک ان تزری قبل ان تدری و کذلک من السعداء یُرْجٰی۔ وقدارسلنی (۱۰) ربی الذی لایترک المخلوق سدیً۔ وانی واللّٰہ صدوق وما کنت ان اتمنیٰ ففکرو کذلک من الکرام اتمنّی۔ ولاتجادلنی فی ترک التطعیم وقل رب ذدنی علما۔ وللّٰہ تصرفات فی مخلوقہ بالاسباب ومن دون الاسباب ویعلمہا اولوالنہیٰ۔ بل ھذا کاللب وذالک کالقشر فلاتقنع بالقشر کالقدریۃ واطلب سراقدارہ لیعطیٰ۔

ان اللّٰہ یفعل مایشاء۔ ولاتدرکہ الابصارولاتحدہ الأراء ولایحتاج الی مادۃ وھیولیٰ۔ وانہ قادرعلیٰ ان یشفی المرضی من غیردواء۔ ویخلق الولد من غیراباء۔ وینبت الزرع من غیران یسقیٰ۔ وما کان لدواء ان ینفع من غیر امر ربناالاعلیٰ۔ یودع التاثیر فیمایشاء وینزع عمایشاء ولہ الامرفی الارض والسموات

کہ حقیقت کو جان لے۔اور سعادت مندوں سے ایسی ہی امید کی جاتی ہے۔ مجھے میرے اس رب نے بھیجا ہے جو کہ اپنی مخلوق کو ضائع نہیں کرتا اور اللہ کی قسم میں سچا ہوں اور میں جھوٹی خواہش نہیں رکھتا۔پس غور کر کیونکہ بزرگوں سے یہی تمنا کی جاتی ہے۔مجھ سے طاعون کی دوا کو ترک کرنے کے بارے میں مت جھگڑ بلکہ اللہ سے دعا کر اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔اور اللہ کے تصرفات اس کی مخلوق میں اسباب کے ساتھ اور بغیر اسباب کے ہیں۔اہل عقل ان دونوں کو جانتے ہیں۔پس یہ اصل مغز ہے اور وہ اسباب محض چھلکا ہیں۔پس تو قدریہ فرقے کی طرح صرف چھلکے پر قناعت نہ کر۔اور خدا کی تقدیروں کے بھیدوں کو طلب کر کہ تجھے وہ عطاء کیے جائیں۔

بے شک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔اللہ کو آنکھیں دیکھ نہیں سکتیں اور نہ ہی آرا اس کا احاطہ کر سکتی ہیں۔نہ وہ مادہ اور نہ ہی ڈھانچے کا محتاج ہے۔وہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ مریض کو بغیر دوا کے ہی شفاء دے دے اور بغیر باپ کے بچہ پیدا کر دے۔اور بغیر سیراب کیئے کھیتی اُگا دے۔کسی دوا میں یہ طاقت نہیں کے ہمارے رب اعلیٰ کے حکم کے بغیر فائدہ پہنچائے۔وہ جس دوا میں چاہتا ہے تاثیر رکھ دیتا ہے اور جس سے چاہتا نکال لیتا ہے۔اسی کا حکم زمین اور بلند آسمانوں میں ہے۔جو اس کے مکمل تصرف پر ایمان نہیں لاتا اور اس کے اس حکم کو نہیں پہچانتا کہ مخلوقات کے ذروں میں سے کوئی ذرہ اس کا

العلى ومن لم يومن بتصرفه التام ولم يعرف امره الذى لم يابه ذرة من ذرات الانام .فماقدره حق قدره (۱۱) وماعرف شانه وما اهتدىٰ. ومن ذالذى حدقوانين قدرته. اواحاط علمه بسنته اتعلم ذالک الرجل على الارض اوتحت الثرى .اتقول كيف تُبْرءُ المرضى بغير دواء ذالک امر بعيد . وقد برءک اللّٰه ولم تک شيئاثم يفنى ثم يعيدوذالک فعل قد جرے فیک فكيف عنه تحيد . فاتق الله ولاتنكر قدرته العظمىٰ .وان الطاعون ترمى بشرر يقعص على المكان. فباى دواء يرجى الامان. وانّ الدواء ظنون والظن لايغنى من الحق يافتيان اتذكر التطعيم انه شیء لايغنى من لهب بسط جناحه علىٰ جميع البلدان فماعندكم من تدبير يمنع قضاء اسماء ويردهذالثعبان. وانها بلية ترے القوم منها صرعىٰ. وقد ضل الذين زعموا انهم احصوا سنن الله وانهم بقوانينه يحيطون.

انکار نہیں کر سکتا تو اس نے اس کی شناخت کا حق ادا نہیں کیا۔ نہ اس نے خدا کی شان کو پہچانا اور نہ ہدایت حاصل کی۔ ایسا کون ہے جس نے خدا کی قدرت کے قوانین کی حد بندی کی ہو یا اس کا علم اللہ کی سنت کا احاطہ کر سکتا ہو۔ کیا تو زمین پر یا زمین کے نیچے ایسے شخص کو جانتا ہے؟ کیا تو یہ کہتا ہے کہ مریض بغیر دوا کے کیسے صحت یاب ہو سکتا ہے؟ اور یہ امر بعید ہے۔ حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا اور تو کچھ نہیں تھا۔ اور وہ فنا کرے گا اور لوٹائے گا اور یہ فعل تمہاری ذات میں جاری ساری ہے۔ تو کس طرح اس سے منحرف ہوتا ہے؟ پس اللہ کا تقویٰ کر اور اس کی عظیم قدرت کا انکار مت کر۔ طاعون ایسی چنگاریاں پھینکتی ہے جو کہ فوراً اُسی جگہ مار دیتی ہیں۔ کون سی دوا سے امان کی امید کی جاتی ہے؟ اور دوا تو فقط ظن ہے اور اے نوجوان! ظن حق کے مقابلے میں کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ تو طاعون کے ٹیکے کی بات کرتا ہے جبکہ وہ شعلوں کی مانند شہروں پر پروں کو پھیلائے ہوئے ہے۔ اس طاعون کے مقابلے میں وہ ٹیکہ کچھ شے نہیں ہے۔ پس تمہارے پاس کونسی تدبیر ہے جو کو آسمانی فیصلے کو روک سکے اور اس اژدھے کو واپس لوٹا دے؟ یہ وہ بلا ہے جس سے قوم کی قوم پچھاڑی گئی ہے۔ یقیناً وہ لوگ گمراہ ہو گئے جنہوں نے یہ خیال کیا کہ انہوں نے اللہ کی سنتوں اور اس کے قوانین قدرت کا احاطہ کر لیا ہے۔ وہ پاک ہے اور اس سے بلند ہے جو اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ وہ نرے اندھے ہیں۔ اور سیدھے راستے سے گمراہ ہو گئے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ

سبحانه وتعالیٰ عمایصفون۔ وان ھم الاکالعمی اواضل سبیلابل الحق ان سنته ارفع من التحدید والاحصاء۔ وله عادات فیخرق بعض ﴿۱۲﴾ عاداته للاحباء والاتقیاء۔ ویبدی لھم مالایتصورولایرے۔ ولولاذالک لَشَقِیَ طَلّابه۔ ونکر جنابه۔ ومات عشاقه فی الحجب والغشاء والعمی۔ وواللّٰه لولاخرق العادت۔ لضاعت ثمرات العبادات وماتت عباده تحت مکائد اھل المعادات۔ ولصارالمنقطعون خاسرین فی الدنیاوالاخری۔ ولضاعت نفوسھم من الھجران۔ وماتواومالھم عینان وماکان احدلمثلھم اشقیٰ۔ وان اللّٰه جَنّتھم وجُنّتھم۔ وانھم ترکواله عیشھم وراحتھم فکیف یترک الحِبّ من کان له بل یسعی فضله الی من مشیٰ والخلق عمی کلھم لایعرفون اولیاء ہ فیعّرفھم بأیات یجلیھا کالضحیٰ۔ ولولاترک العادات فمامعنی الایات الاتفکرون

اللہ کی سنت حدود اور شمار سے بالاتر ہے۔اس کی کچھ عادات ایسی ہیں جنہیں وہ اپنے متقی اور محبوب لوگوں کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ان کے لیے وہ کچھ ظاہر کرتا ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور نہ اسے دیکھا جاسکتا ہے۔اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اس کے طالب ناکام اور اس کی ذات سے ناآشنا ہو جاتے۔اور اس کے عاشق پردے، حجاب اور نابینائی میں مرجاتے۔اور اللہ کی قسم اگر اللہ کی خارق عادات نہ ہوتیں تو عبادتوں کے سارے ثمرات ضائع ہو جاتے اور اس کے بندے اپنے دشمنوں کی تدبیروں کے نیچے مارے جاتے۔اور یہ انقطاع الی اللہ والے لوگ دنیا وآخرت میں خسارے میں رہنے والے ہوتے۔ان کے نفس جدائی میں ضائع ہوجاتے۔وہ مرجاتے اور ان کی آنکھیں نہ ہوتیں اور ان کی مانند بدبخت اور کوئی نہ ہوتا۔یقیناً اللہ ہی انکی جنت اور ان کی ڈھال ہے۔انہوں نے اس کی خاطر اپنی راحتیں اور عیش وعشرت چھوڑ دیے۔پس خدا ان محبوبوں کو کس طرح چھوڑ دے گا؟ بلکہ اللہ کا فضل اس کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔جو اس کی طرف چل کر جاتا ہے۔مخلوق سب اندھی ہے وہ اس کے اولیاء کو نہیں پہچانتی۔خدا اپنے روشن نشانات سے ان کی پہچان کرواتا ہے۔اگر یہ ترک عادات نہ ہوتا تو پھر نشانات کے کیا معنی ہیں؟ اے مسلمانوں کی اولاد اور ہمارے نبی مصطفےٰؐ کی امت! کیا تم اس دن کا فکر نہیں کرتے جس دن تم لوگوں کو مدہوش پاؤ گے مگر وہ مدہوش نہیں ہوں گے۔اور تمہارا معبود وہ

یاولد المسلمین وامة نبینا المصطفیٰ
علیه سلام الله الی یوم ترے الناس فیه
سکاری۔ وماهم بسکاری۔ وان الهنا اٰله
واحد قدیم ازلی وقد کفر من شک
﴿۱۳﴾ وبالسوء تظنّی۔ ولکنه معذالک
یتجددلاصفیائه۔ ویبرزفی حلل جدیدة
لاولیاء ہ۔ کانه اٰله اٰخر لایعرفه احد من
الوری فیفعل لهم افعالالایری نظیر ھافی
ھذه الدنیا۔ولایخرق عادته الالمن خرق
عادته وتزکّیٰ۔ ولاینزل لاحدالالمن نزل
من مرکب الامّاره ورکب الموت لابتغاء
الرضی۔ وخرعلیٰ حضرته واحرق جذبات
النفس ومحی۔ وانه یبدل عاداته
للمبدّلین۔ ویتجدد للمتجدین۔ ویهب
وجوداجدید المن فنی۔ وھذاھوالمطلوب
لکل مومن ومن لم یرمنه شیئافماراء ی۔
وانه یتجلی لعباده المنقطعین بقدرة نادرة
ویقوم لهم بعنایة مبتکرة فیری لهم ایات
مامسها احدومادنی۔ واذاقبلوا علیه
بتضرع وابتهال۔ سعی الیهم ونجّاهم من

واحد یکتا قدیم اور ازل سے موجود خدا ہے۔جس نے اس میں
شک کیا یا بدگمانی کی وہ یقیناً کافر ہوگیا۔لیکن وہ اپنے برگزیدہ
بندوں سے نئے نئے طرز کا معاملہ کرتا ہے اور اپنے اولیاء کے
لیے نئے نئے لباسوں میں آتا ہے جیسے کہ وہ کوئی اور خدا ہے
جس کو مخلوق میں سے کوئی نہیں پہچانتا۔وہ ان کے لیے ایسے کام
کرتا ہے جس کی مثال اس دنیا میں نہیں دکھائی جاسکتی۔وہ
بندے کے لیے اپنی خارق عادت نہیں دکھاتا جب تک کہ بندہ
اس کے لیے اپنی عادت کو نہ چھوڑ دے اور پاکیزگی اختیار نہ
کرلے۔وہ اس کے لیے نیچے اترتا جو اس کی رضا حاصل کر
نے کے لیے اپنے نفس امارہ کی سواری سے اتر جائے اور موت
پر سوار ہوجائے اور اس کے در پر گر جائے۔اپنے نفسانی
جذبات کو نیست و نابود کردے۔خدا اپنی عادات بدلنے والوں
کے لیے اپنی عادت کو بدل دیتا ہے۔اور وہ اپنے اندر تبدیلی
لانے والوں کے لیے نئے نئے پیرائے میں آتا ہے۔جو اس
میں فنا ہوجائے اس کو ایک نیا وجود عطا کردیتا ہے۔یہی ہر
مومن کا مطلوب ہے۔جس نے خدا کی کوئی نشانی نہیں دیکھی تو
پھر اس نے کچھ نہیں دیکھا؟ خدا انقطاع الی اللہ والے بندوں
کے لیے نادر قدرت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ان کے لیے نئی
نئی عنایات کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔ان کو ایسے نشانات
دکھاتا ہے جو ان سے پہلے کسی نے ان کو چھوا بھی نہیں ہوتا اور نہ
وہ اس کے قریب پھٹکے ہوتے ہیں۔ جب وہ تضرع
اور آہوزاری کے ساتھ خدا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو وہ ان کی

کــل نــکـــال ،ومــن کــل مــن آذی۔ واذااستـفتـحـوابـجـهـدهـم واقبـالـهم علی الـحـضـرـة قـضـی الامرلهم بخرق العادة وخـاب کـل مـن آذاهـم ومـااتقی۔ وکیف یستـوی ولــی الـلّٰـــه(۱۴) وعـدوه الاتـری۔الـذیـن طـحـنتهـم رحی المحبة۔ ودارت عـلیهم لحبهم انواع دورالمصیبة فهلایهلـکـون۔ ولایـجـمـع اللّٰـه علیهم مـوتیـن موت من ید ہ وموت من ید عدوه لـئلایضحک الضاحکون ۔ وکذلک من بـدوخـلـق الـعـالـم قضیٰ ۔ ان یهلکم فهم عباده۔ وان ینصر هم فماالعدووعناده انه کتـب لهـم الـعزوالعلے۔ قوم اخفیاء تحت ردائـه لایـعـرفهـم الـخلق من دون ادرائه واللّٰه یعرف ویری ۔فیقوم لهم کالشاهدین ۔ویری لهم ایات فی الارضین ویهدی من یبتـغـی الـهـدی۔ یتجالدلهم العدا۔ ویخلق لهـم اسبابالایخلق لغیرهم۔ ویامرملائکه لیـخدموهم بایصال خیرهم فینصرعبده مـن حیث لایحتسب ولائیتظنی ۔اتلومنی

طرف بھاگ کر آتا ہے اور ان کو ہر دکھ سے اور موذی انسان سے نجات دیتا ہے۔ جب وہ اپنی جدوجہد اور توجہ سے اللہ کی درگاہ میں فتح چاہتے ہیں تو وہ خارق عادت طریقے سے ان کے لیے فیصلہ کر دیتا ہے اور ہر اس شخص کو نا کام کر دیتا ہے جو انہیں تکلیف دیتا ہے اور تقویٰ کی راہ اختیار نہیں کرتا۔ اور کیا تو نہیں جانتا کہ ولی اللہ اور اس کے دشمن کس طرح برابر ہو سکتے ہیں؟ جو لوگ خدا کی محبت کی چکی میں پس جاتے ہیں اس کی محبت کی وجہ سے ان پر انواع واقسام کی مصیبتوں کے ادوار وارد ہو جاتے ہیں مگر وہ پھر بھی ہلاک نہیں کئے جاتے ۔ اللہ ان پر دو موتیں اکھٹی نہیں کرتا۔ ایک اپنے ہاتھ سے موت اور دوسری اس کے دشمنوں کے ہاتھ سے موت تا کہ ہنسنے والے اس پر نہ ہنسیں۔ یہ معاملہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے اسی طرح چلا آرہا ہے۔ اگر وہ ہلاک کر دیئے جائیں تو وہ اس کے بندے ہیں ۔ اور اگر خدا ان کی مدد کرے تو دشمن اور ان کی دشمنی کچھ نہیں بگاڑ سکتی ۔ بے شک اس نے اولیاء اللہ کے لیے عزت اور بلندی لکھ دی ہے۔ یہ لوگ اس کی چادر کے نیچے پوشیدہ ہیں ۔ اور مخلوق ان کو نہیں پہچان سکتی جب تک کہ خدا انہیں نہ بتلائے۔ اللہ ان کو دیکھتا اور جانتا ہے۔ وہ ان کے لیے گواہ کے طور پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ زمین میں بسنے والوں کو ان کے نشانات دکھاتا ہے۔ اور ان کو ہدایت دیتا ہے جو ہدایت کے متلاشی ہوتے ہیں ۔ وہ ان کے لیے دشمنوں سے جنگ کرتا ہے اور ان کے لیے ایسے اسباب پیدا کرتا ہے جو ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے

لترک الاسباب مع اننی امرت من رب الارباب فلااعلم علی ماتلومنی مالک تبصرثم تتعامیٰ۔ وانی مامنع الناس من التطعیم ولاینفع ترکہ الاایای ومن اتبعنی بقلب سلیم وعمل عمل اصالحا لرضاالرب الرحیم ﴿۱۵﴾وانسلخ من نفسہ کماتنسلخ الحیّۃ من جلد ھا وبعد من کل اثم واثیم۔ اولئک الذین حفظوا من ھذااللظی۔ انسیت عجائب امرہ تعالیٰ فی خلق المسیح وحفظ الکلیم وخلق یحیی اوتزعم ان ربنالیس برب کان فی قرون اولی۔ اتظن ان موسیٰ عند عبورہ من غیرالسفینۃ۔ القیٰ نفسہ وقومہ الی التھلکۃ۔ ولابدلک ان توء من بھذِہ الوقعۃ۔ وتقربان موسی مارکب الفلک وماآوی الی جسرلرعایۃ الاسباب المعتادۃ العادیۃ۔ وترک محل الامنۃ۔ وترک سنن اللّٰہ وعصی۔ ففکرایھاالذی سلّلت علّی المدیٰ۔الیس ھذامحل الزریۃ کماانت علّی تتزرّی۔ اتعلم کم من

پیدانہیں کرتا۔ وہ اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ ان کو خیر پہنچانے میں ان کی خدمت کریں۔ وہ اپنے بندے کی وہاں سے مدد کرتا ہے جہاں سے کسی کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ کیا تو مجھے ترک اسباب پر ملامت کرتا ہے حالانکہ مجھے میرے رب نے یہ حکم دیا ۔ پس میں نہیں جانتا کہ تو مجھے کس بات پر ملامت کرتا ہے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم آنکھیں رکھتے ہوئے اور پھر بھی بینائی سے محروم ہو؟ میں نے لوگوں کو طاعون کے ٹیکے لگوانے سے منع نہیں کیا۔ اس کے ترک کرنے کا فائدہ سوائے مجھے اور نیک دل سے میری پیروی کرنے والوں اور اللہ کی رضا کی خاطر عمل صالح کرنے والوں کے کسی کو نہیں ہوگا۔ یا میرا وہ پیروکار جو اپنے نفس امارہ سے اس طرح باہر نکل جاتا ہے جیسا کہ سانپ اپنی کینچلی سے اور وہ ہر گناہ اور گناہ گار سے دور ہو جاتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس بھڑکتی ہوئی آگ سے محفوظ ہیں۔ کیا تو حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش اور کلیم اللہ موسیٰؑ کی حفاظت اور حضرت یحییٰؑ کی پیدائش کے بارے میں اللہ کے عجائب کو بھول گیا؟ یا کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ ہمارا رب وہ رب نہیں رہا جو کہ پہلے زمانہ میں تھا؟ کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ موسیٰؑ نے بغیر کشتی کے سمندر کو عبور کرتے وقت اپنی جان اور اپنی قوم کو ہلاکت میں ڈال دیا تھا؟ تیرے لیے یہ ضروری ہے کہ تو اس واقعہ پر ایمان لائے اور اس بات کا اقرار کرے کہ موسیٰؑ نہ تو کشتی پر سوار ہوئے تھے اور نہ انہوں نے مروجہ اسباب کی رعائیت کی خاطر کسی پل کی پناہ لی تھی۔ یا یہ کہ انہوں نے امان کی جگہ چھوڑی اللہ کی سنت کو

سفائن جمع موسیٰ علی البحر لرعایت الاسباب۔ فاخرج لنا انکنت قرء ت فی الکتاب۔ ولاتھم فی وادی الھویٰ۔ ذالک ماعلمنامن کتاب اللّٰہ فلااعلم الیٰ این تمتشی ۔ومن این تتلقے ۔ مانجدفی صحف اللّٰہ بیانک ومانرٰے۔ اتعجب من ایات اللّٰہ (١٦) وکان اللّٰہ علٰے کل شیء مقتدرا۔ الاتری ان نارالوباء مشتعلة وموت الناس کالقلاص متتابعة۔ والطاعون فی الافتناص لایغادرذکراًولاانثیٰ۔ فلوکنت کذوباالاخذ نی رعب العقوبة۔ و ماجترء ت علٰے مثل ھذاعند ھذہ الطوائف المخدوبة والخلیقة المشغوبة۔ ولوکنت متقوّلاومزورالاٰرٓاء ة الکرامة۔ ماکانت لے جرء ة ان اتفوہ بکلمة عند قیام ھذہ القیامة وان غضب اللّٰہ شدید ترتعدمنہ فرائص الملاء الاعلےٰ۔ وماکان لکاذب ان یفتری علےٰ حضرة الکبریاء فی وقت ترمی النارمن اسماء ویقعص الناس علی المثوی۔ ویمسی

چھوڑتے ہوئے نافرمانی کی۔ پس فکر کر اے شخص! جس نے مجھ پر چھری تان لی ہے۔ کیا موسیٰؑ کا یہ عمل قابل اعتراض نہیں کہ تو مجھ پر اعتراض کرتا ہے؟ کیا تو بتا سکتا ہے کہ موسیٰؑ نے کتنی کشتیاں رعایت اسباب کے لیے سمندر پر جمع کی تھیں؟ اگر تو نے قرآن میں ایسے پڑھا ہے تو ہمارے لئے بھی وہ آیت نکال اور خواہش کی وادی میں سرگرداں نہ ہو۔ یہ وہ ہے جو ہم نے قرآن سے سیکھا ہے۔ پس میں نہیں جانتا کہ تو کدھر جارہا ہے؟ اور تو نے کہاں سے یہ نئے الفاظ سیکھے ہیں۔ جو تو بیان کرتا ہے وہ ہمیں قرآن میں سے کہیں نہیں ملا اور نہ دیکھا۔ کیا تو اللہ کے نشانات پر تعجب کرتا ہے؟ حالانکہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ آتش وبا بھڑک رہی ہے؟ اور لوگوں پر موت پے در پے قطار والے اونٹوں کی طرح وارد ہو رہی ہے۔ اور طاعون اپنے شکار میں نہ مرد اور نہ عورت کو چھوڑتی ہے۔ پس اگر میں جھوٹا ہوتا تو مجھے تو طاعون کی عقوبت کا ڈر ہوتا۔ ان بے وقوفوں کے گروہ اور جھگڑالو مخلوق کی موجودگی میں میں کبھی اس طرح کی جراءت نہ کرتا۔ اگر میں جھوٹا اور دروغ گو ہوتا کہ لوگوں کو اپنی کرامت دکھاؤں تو اس قیامت کے ہوتے ہوئے یہ کلمہ منہ سے نکالنے کی جراءت نہ کرتا۔ بے شک اللہ کا غضب اس قدر شدید ہے کہ اس سے حکام اعلیٰ کے شانے تک کانپ اٹھتے ہیں تو ایک جھوٹے کی یہ مجال نہیں کہ وہ اس وقت اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھے جب کہ آسمان سے ایسی آگ پھینکی جارہی ہے جو لوگوں کو اسی جگہ مار دیتی ہے۔ انسان شام کو زندہ ہوتا ہے اور

انسان حیا ویصبح فاذا ھو من الموتی۔اعند ھذا القعاص ۔ یفتے العقل ان یقوم احد کالخراص یفتری علی قدیر یعلم ویری۔ الیس العذاب قام امام الاعین وشاع فی القریٰ۔وذُعی الناس من کل قوم لھذاالقریٰ۔ وانی بشرت فی ھذہ الایام﴿۱۷﴾من ربّی الوھاب۔ فامنت بوعدہ ورضیت بترک الاسباب وما کان لی ان اعصے ربی اواشک فیمااوحی۔ ولاابالی قول الاعداء فان الارض لاتفعل شیئاالامافعل فی السماء۔ وان معی ربی فما کان لے ان افکر فکراوانہ بشّرنی وقال لاابقے لک فی المخریات ذکرا۔وقال یعصمک اللّٰہ من عندہ وھوالولی الرحمان۔ ان یعزحسن الی سواد فیترائے الحسنان۔ ھذاربنا المستعان۔ فیکف نخاف بعدہ اھل العدوان۔ فلاتعیرنی علیٰ ترک التطعیم۔ وان ربی بکل خلق علیم ۔ الاتعلم ماجری علیٰ ام موسیٰ۔ اذالقت طفلھافی البحر وقلبھاتتشظّٰی

جب صبح ہوتی ہے تو وہ مردوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ کیا اس ہلاکت کے وقت کسی کی عقل یہ فتویٰ دے سکتی ہے کہ کوئی شخص اٹکل پچو باتیں کرتے ہوئے اللہ پر افترا اور دروغ گوئی باندھے اس خدا پر جو دانا بینا ہے؟ کیا عذاب آنکھوں کے سامنے نہیں کھڑا اور بستی میں نہیں پھیلا؟ اس عذاب کی ضیافت کے لیے ہر قوم سے لوگوں کو بلایا گیا۔ مجھے ان ایام میں عطا کرنے والے خدا نے یہ بشارت دی اور میں اس کے وعدے پر ایمان لے آیا اور میں ترک اسباب کے لیے راضی ہو گیا۔ یہ میرے شایاں نہیں تھا کہ میں اپنے رب کی نافرمانی کروں اور اس میں شک کروں جو میری طرف وحی کی گئی۔ میں دشمنوں کی باتوں کی پرواہ نہیں کرتا کیونکہ زمین پر کچھ نہیں ہوتا جب تک کہ آسمان پر فیصلہ نہ ہو۔ بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے اس لیے مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں کسی قسم کی فکر کروں۔ اس نے مجھے بشارت دی ہے اور کہا کہ میں تیرے لیے رسوائی کا کوئی ذکر باقی نہیں چھوڑوں گا۔ اور پھر کہا کہ اللہ تجھے اپنی طرف سے بچائے گا اور وہ رحم کرنے والا دوست ہے۔ ہاں اگر حُسن کو سیاہی کی طرف منسوب کیا جائے تو حُسن دوبالا ہو جاتا ہے۔ یہ ہمارا رب ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اس کے بعد ہم کس طرح دشمنوں سے خوف کھائیں۔ پس مجھے طاعون کے ٹیکے کو ترک کرنے کا طعنہ مت دے۔ بے شک میرا رب ہر پیدائش کا جاننے والا ہے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ حضرت موسیٰ کی والدہ کے ساتھ کیا گزری؟ جب اس نے اپنے طفلِ شیر خوار کو دریا

وآمنت بوعدربهاوماوهمت كمن تظني اتعلم بای دواء کان عیسے یبرء الاکمه والمبروص فتصفح الفرقان والصحيحين وارنا النصوص۔اواخرج لنا کتاباآخرمن کتب اولی ۔اتکفیک هذه الشواهداوناتيک بامثال اخریٰ (۱۸)فان فکّرت فیماتلوت علیک من الامثال ذکرا۔ فستعلم انک قدبلغت منی عذرا۔ هذاوساکشف علیک امرالم تستطع علیه صبرا۔

اَلْبَیانُ الشَافِیُ فِےُ هذاالبَاب وَتفُصِیلُ مَاالجاَ نِی اِلٰی تَرْکِ التَّطْعِیم وَالتّوکّل علیٰ رَبِّ الْاَرْبَابِ

اعلم ان موضوع امرناهذاهوالدعوالذی عرضت علے الناس وقلت انی اناالمسیح الموعود والامام المنتظرالمعهود۔ حکمّنی الله لرفع اختلاف الامة۔ وعلمنی من لدنه لادعوالناس علی البصیرة فماکان جوابهم الاالسب والشم والفحشاء۔

میں بہادیا اوراس کا دل پارہ پارہ ہو گیا تھا۔ وہ اپنے رب کے وعدہ پر ایمان لائی تھی ۔ اوراس طرح کمزوری نہیں دکھائی جس طرح تم سمجھے ہو۔ کیا تجھے علم ہے کہ وہ کونسی دواتھی جس سے حضرت عیسیٰؑ کوڑیوں اور برص والوں کوٹھیک کردیتے تھے؟ پس تو قرآن اور **صحیحین** کو کنھگال اور ہمیں اپنی دلیل دکھا۔ یا ہمارے لیے پہلی کتابوں میں سے کسی اور کتاب سے دلیل لا۔ کیا تیرے لیے اتنی مثالیں کافی ہیں یا ہم تیرے لیے اور مثالیں بیان کریں ؟ پس اگر تو ان مثالوں کے ذکر پر غور کرے گا جو میں نے بیان کی ہیں تو پھر حقیقت جان لے گا اور مجھے اس ترک دوا کے معاملے میں معذور سمجھے گا۔ اس کو قبول کرا اور اس کے علاوہ میں اس امر کو عنقریب ضرور واضح کروں گا جس پر تو صبر نہیں کر سکا۔

اس باب میں کافی شافی بیان اور تفصیل ھے اس کی جس نے مجھے طاعون کا ٹیکہ نہ لگوانے اور اللّٰہ پر توکل کرنے پر مجبور کیا۔

جان لو! ہماری اس بحث کا اصل موضوع میرا وہ دعوی ہے جو میں نے لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور میں نے کہا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور میں ہی وہ موعود منتظر امام ہوں۔ اللہ نے مجھے حکم مقرر کیا ہے تا کہ میں امت کے اختلاف کو دور کروں ۔ اور اس نے اپنے پاس سے مجھے علم سکھایا تا کہ لوگوں کو علی و جہ البصیرت دعوت دوں ۔ مگر ان

والتكفير والتكذيب والايذاء وقدسبوني بكل سب فماردت عليهم جوابهم. وماعبئت بمقالهم وخطابهم. ولم يزل امرشتمهم يزداد. ويشتعل الفسادروا ايات فكذبوها.(١٩)وانسواعلامات فانكروها. وصالواعلييے بمطاعن مفتريات ومعائب منحوتات واغروازمع الناس عليّ للتوهين ودعواالنصارے لتائيد هم وغيرهم من اعداء الدين وافتیٰ علماء هم لتكفيرنا. وتوالى الاشاعات لتغييرناوقطع العلق كل من آخا. ومطرناحتى صارت الارض سواخي. وضحك عليناسفهاء هم من غير علم وماأتقوا خلّاقهم. وكادان يشق ضحكهم اشداقهم. ورقصهم العلماء كقراد يرقص قرده. ويضّحك من عنده فتبعهم الحمقى كالمحرج ومشواخلفهم كالاعرج خلف الاعرج. وما احتفل محفل وماانتقض مجلس الابالّلعن عليّ وعلى المبائعين وتفسيق الصالحين

کا جواب بجز گالی گلوچ، بدزبانی اور تکفیر وتکذیب اور تکلیف دینے کے کچھ نہ تھا۔ جو جتنی گالیاں دے سکتے تھے انہوں نے مجھے دیں۔ مگر میں نے ان کا کوئی جواب نہ دیا اور نہ ان کی باتوں اور خطابوں کی کوئی پرواہ کی۔ مگر ان کی دشنام طرازی بڑھتی ہی گئی۔ انہوں نے فساد کا اشتعال پیدا کیا۔ انہوں نے نشانات دیکھے مگر ان کو جھٹلایا۔ انہوں نے علامات کا مشاہدہ کیا مگر پھر بھی ان کا انکار کیا۔ انہوں نے جھوٹے طعنوں اور مصنوعی عیوب کے ساتھ مجھ پر حملہ کیا۔ انہوں نے کمینے لوگوں کو میری توہین کے لیے ابھارا۔ انہوں نے عیسائیوں اور ان کے علاوہ دین کے دشمنوں کو اپنی تائید کے لیے بلایا۔ ان کے علماء نے ہماری تکفیر کے فتوے دیئے۔ انہوں نے ہماری سرزنش کے لیے پے در پے کتابیں شائع کیں۔ یہاں تک کہ ہماری برادری نے بھی ہر طرح کے تعلقات اخوت ختم کر دیئے۔ مصائب کی اتنی بارش ہم پر برسائی کہ ان سے زمین تر ہوگئی۔ ان کے بے قوف لوگ بغیر کسی علم کے ہم پر ہنسے اور اپنے خالق سے نہ ڈرے۔ قریب تھا کہ ان کی اس ہنسی سے ان کی باچھیں شق ہو جاتیں۔ ان کے علماء نے ان کو ایسے نچایا جیسا کہ بندر والا اپنے بندر کو نچاتا ہے۔ اپنی باتوں سے مجمع کو ہنساتے ہیں۔ پس احمقوں نے پالتو کتے کی طرح ان کی پیروی کی۔ وہ ان کے پیچھے چلے جیسے کہ لنگڑا لنگڑے کے پیچھے چلتا ہے۔

.ومـااطـلـعناعلٰے حلقة منهم الاوجدنا هم
ضخّابين ولاعنين. وانامع اتباعناالقلائل
اوذيـــنـــامـــن افـــواجهـــم كـــل الايـــذاء
وربـمـــاوقـفـنـابيـن انياب الـمـوت مـن
مـكـرتـلـك الـعـلـمـاء وسقنـابهتـانـا(٢٠)
وظـلـمـاالـى الـحكام. واغرے المكفرون
عـلـيـنـاطـوائف زمـع الـنـاس واللسئام.
ومـكـرواكـل مـكـرلاستيـصـالـنا.ولاطفاء
انـــوارصـــدق مـــقـــالـــنـــا. وصبّـت
عـلـيـنـاالـمـصـائـب .وعـادانـاالحاضرو
الـغـائـب. فـمـاتـزعـزعـنـاوماضطربنا.
وانـتـظـرنـاالـنـصـرمـن القديرالذى اليه
انبـنـاوفسقـونـى وجـهـلـونـى بـالكذب
والافـتـراء وبـالـغـوافـى الـسـب الـے الانتهاء.
وانـــى لاجبتهـم بـقـول حـق لولاصـيـانـة
الـنـفـس مـن الفحشاء. وسعواكل السعى
لابتـلٰـى ببـلـية ويغير على نعمة نلتهامن
الـــرحـــمـــن .فـخُـذلـوافـى كـل مـوطـن
ونـكـصـواعـلـٰے اعـقـابهم من الخذلان.
وكـلـمـاالـقـواعلـيے شبكةخديعة مخترعة

ان کی کوئی محفل منعقد نہ ہوتی تھی یا اس وقت تک برخاست نہیں ہوتی تھی جب تک کہ وہ مجھ پر اور میری بیعت کرنے والوں پر لعنت نہ بھیج دیں اور صالح لوگوں کو فاسق نہ قرار دے دیں۔ہمیں ان کے کسی ایک ایسے حلقے کا بھی علم نہیں کہ جس میں وہ شور نہ مچاتے ہوں اور لعنت نہ بھیجتے ہوں۔ انہوں نے ہمیں اور ہمارے قلیل **متبعین** کو اپنی فوجوں کے ذریعہ ہر قسم کی ایذادی ۔اور قریب تھا کہ ان علما کے مکروں کی وجہ سے ہم ان کے دانتوں کے نیچے آ کر موت کے منہ میں چلے جاتے ۔انہوں نے ہمیں بہتان اور ظلم کے ذریعے حکام کی طرف دھکیلا ۔ان مکفرین علماء نے ہم پر کمینے اور سفلہ لوگوں کے گروہوں کو ابھارا۔ ہماری بیخ کنی کے لیے انہوں نے ہر تدبیر اختیار کی ۔ ہماری باتوں کے انوار کو مٹانا چاہا۔اور ہم پر ہر قسم کے مصائب دے مارے ۔ ہر حاضر اور غائب شخص نے ہماری دشمنی کی مگر کوئی ہمیں اس راہ سے نہ ہٹا سکا اور نہ ہمیں کوئی اضطراب میں ڈال سکا۔ہم نے اس قادر خدا کی مدد کا انتظار کیا جس کی طرف ہم رجوع کرتے ہیں ۔انہوں نے جھوٹ اور افترا کے ذریعے فسق اور جہالت میری طرف منسوب کی ۔اور انہوں نے گالیوں اور لغو باتوں کی انتہا ہی کر دی ۔ اگر میں اپنے نفس کو فحش سے نہ بچاتا تو میں بھی ان کو ترکی بہ ترکی جواب دیتا۔انہوں نے کوشش کی پوری کوشش کہ ہمیں مصائب سے آزمائیں ۔اور

فرّجهاربی عنی بفضل من لدنه ورحمة۔ وکان اخرامرهم انهم جعلوااسفل السافلین۔ وانتصفنامن کل خصم مهین۔ من غیران نرافع الی قضا ةاونتقدم الی الحاکمین۔ واردواذلتنافاصبنارفعة وذکراحسناً ﴿۲۱﴾ وارادواموتنا واشاعوافیه خبرا۔ فبشرناربناثمانین سنة من العمراوهواکثرعداد۔ ط واعطاناحزباًوولدا وسکنا۔ وجعل لناسهولة فی کل امرونجّانامن کلّ غمروکنت فیهم کانیّ اتخطّی الحیوات۔ اوامشی بین سباع الفلوات فمشی ربی کخفیرامامی ولازمنی فی تلک الموامی۔ فکیف اشکرربی الذی نجانی من الافات علی کل ونی هذاحسرات یااسفاعلیهم انهم لایفکرون ان الکاذبین لایوءیدون من الحضر ة۔ ولایتکلّمون بکلام البروالحکمة۔ ولایرزقون من اسرارالمعرفة وهل تعلم کاذباً شهدت له السموات والارض بالایات البینة۔

ہر اس نعمت سے مجھ کو محروم کر دیں جو خدائے رحمٰن سے میں نے حاصل کی ہے۔ مگر وہ ہر میدان میں رسوا ہو گئے اور اس رسوائی سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے ۔ جب کبھی انہوں نے تراشیدہ منصوبے کا دام بچھایا تو خدا نے اپنے فضل سے اور رحمت سے اس سے مجھے نجات دے دی ۔ ان کے اس عمل کا انجام یہ ہوا کہ وہ اسفل السافلین بنا دیئے گئے ۔ ہم نے ہر ذلیل دشمن کے ساتھ انصاف کا معاملہ کیا اور بغیر عدالتوں میں گئے ہوئے یا حکام کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے ان سے انصاف کا معاملہ کیا ۔ انہو ں نے ہماری ذلت کا ارادہ کیا مگر ہم نے بلندی اور اچھا ذکر پا لیا ۔ انہوں نے ہماری موت کا ارادہ کیا اور میری موت کی خبر کو شائع کیا ۔ پس ہمارے رب نے ہمیں لگ بھگ اسی سال یا اس سے زیادہ کی زندگی کی خوش خبری دی ۔ اور ہمارے خدا نے ہمیں ایک جماعت، بیٹے اور ہر قسم کا سکون عطا کیا ۔ اور ہر امر میں ہمیں سہولت عطا کی ۔ اور ہمیں ہر ایک بدخواہ سے نجات دی ۔ میں ان کے درمیان ایسے رہا جیسے کہ میں سانپوں میں پھر رہا ہوں یا ایسے جیسے میں وحشی درندوں کے درمیان چل رہا ہوں ۔ میرا رب رہنما کی صورت میں میرے آگے آگے چلا اور ان بیابانوں میں میرے ساتھ ساتھ رہا ۔ پس میں کس طرح اپنے رب کا شکر ادا کر سکتا ہوں جس نے باوجود ہر قسم کی کمزوری اور درماندگی

واضمحلت به قوة اشيطٰن وتخافت صوته من السطوة الحقانية۔ وطفق يريد الغيبوبة كحية تاوى الىٰ جحرها عندرمى الصخرة۔ ثم مع ذلک تدعواظلمة الزمان۔ امامامن الرحمٰن وقد انقضٰى من راس المائة قريباً من خمسها۔ ودنت الملت لضعفها من رمسها۔ وداست الغفلة قلوب الناس وصاراكثرهم كالكلاب۔ وتوجهوا(۲۲)الى الاموال والعقاروالانشاب۔ ونسواحظهم من ذوق العبادات واقبلواعلى الدنياوزينتهاومابقى الدين عندهماالاكالحكايات۔ ومن تامل فى تشتّت اهواء هم وتفرّق ارائهم علم بالجزم انهم قوم اغلقت عليهم ابواب المعرفة۔ وانقطع صفاء التعلق بالحضرة الاقليل من الذين يدعون الله ان يرفع حجب الغفلةولكن كثيرامنهم نبذواحقيقة التوحيدمن ايدهم ومابقى

کے مجھے ان آفات سے نجات دی۔ ہائے افسوس ان پر کہ وہ یہ نہیں سوچتے کہ جھوٹوں کی خدا کی طرف سے تائید نہیں کی جاتی۔ نہ وہ نیکی اور پُرحکمت کلام سے بات کرتے ہیں۔ نہ انہیں معرفت کے اسرار کا رزق دیا جاتا ہے۔ کیا تو کسی ایک ایسے جھوٹے کو جانتا ہے جس کے لیے آسمان اور زمین نے کھلی نشانیوں کی گواہی دی ہو؟ اور اس کی وجہ سے شیطانی قوت کمزور ہوجائے؟ اور اس کے حقانی دبدبے سے شیطانی آواز پست ہوجائے۔ یا اس کی وجہ سے شیطان نے روپوش ہونا شروع کردیا ہو جس طرح سانپ پتھر مارنے کے وقت اپنے بل کی طرف بھاگ کر پناہ لیتا ہے؟ علاوہ ازیں زمانے کی ظلمت ایک ایسے امام کی متقاضی ہے جو خدائے رحمٰن کی طرف سے آئے۔ اور صدی کے سر کا تقریباً پانچواں حصہ گزر چکا ہے۔ ملت اسلامیہ اپنی کمزوری کی وجہ سے قبر کے سرہانے پہنچ چکی ہے۔ اور دلوں کی غفلت نے لوگوں کو پامال کردیا ہے۔ اور اکثر ان میں سے کتوں کی طرح ہوگئے ہیں۔ ان میں سے اکثر مال جائیداد اور دنیاوی سامان کی طرف متوجہ ہوگئے ہیں۔ اور انہوں نے ذوق عبادات سے اپنا حصہ ہی بھلا دیا۔ وہ دنیا اور اس کی زینت کی طرف جھک گئے۔ اور دین میں ان کے پاس قصے ہی رہ گئے۔ جو کوئی ان انواع واقسام کی خواہشات اور ان کی متفرق آرا پر غور کرے گا وہ یقیناً جان لے گا کہ یہ وہ قوم ہے جس پر معرفت کے دروازے بند کردیئے

الایمان الا علی الالسنة یسبّون عبداً جاء
هم فی وقته ویحسبون انهم یحسنون.
وختم اللّٰه علٰی قلوبهم فهم لایفهون.
یظنون انهم علی الحق. وان هم
الا یخرصون. تجد هم کأناس رقود
والمتمایلین علی الجحود. خدعوا عن
الحقائق بالرسوم وشغلوا عن الیقین
بالموهوم. انهم مروا بنا معترضین قبل
ایفاء الموضع حقه. ورؤا ابدرنا ثم
ارادوا شقه. وانّی (۲۳) جئتهم عند
الضرورة الحقة. وفساد الامة. فکانت ادلة
صدقی موجودة فی انفسهم مارأوها من
الغباوة. ثم من الشقوة انهم ما فکروا فی
راس المائة البدریة التی تختص
بالمسیح الموعود عند اهل البصیرة.
واتفقت علیها شهادات اهل الکشف
والاحادیث الصحیحة واشارات
النصوص القرانیة. ولما اصروا علی
الانکار اقبلت علی المنکرین. وقلت
عندی شهادات من اللّٰه فهل انتم من

گئے ہیں ۔ان کا اللہ سے صفائی کا تعلق کٹ گیا ہے سوائے
تھوڑوں کے جو اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ان غافلوں کی
غفلت کے پردوں کو اٹھا دے ۔لیکن ان میں سے اکثر لوگوں
نے توحید کی حقیقت کو اپنے ہاتھوں سے پھینک دیا۔ ان
کا ایمان باقی نہیں رہا مگر صرف زبان پر۔وہ اس بندے کو
گالیاں دیتے ہیں جو ان کے پاس اپنے وقت پر آیا اور پھر بھی
وہ یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ وہ نیک کام کرتے ہیں ۔اللہ نے
ان کے دلوں پر مہر لگا دی پس وہ سمجھتے نہیں ۔وہ یہ ظن رکھتے ہیں
کہ وہ حق پر ہیں حالانکہ وہ حق پر نہیں ۔وہ محض اٹکل پچو
دوڑاتے ہیں ۔تو انہیں سوئے ہوئے لوگوں کی طرح پائے گا
اور وہ انکار پر جھکے ہوئے ہیں ۔وہ رسومات کو حقائق سمجھنے پر
دھوکا دیئے گئے ۔اور وہ یقین کے بجائے متشبہات میں مشغول
ہو گئے ۔وہ ہمارے پاس سے اعراض کرتے ہوئے گزرے
قبل اس کے کہ اس اعتراض کی تحقیق کرتے ۔انہوں نے
ہمارے ابھرتے چاند کو دیکھا پھر بھی اس کو پھاڑنے کا ارادہ
کیا۔حالانکہ میں ان کے پاس ضرورت حقہ اور امت میں فساد
کے وقت آیا ہوں ۔ میری صداقت کے دلائل ان کے اپنے
نفسوں میں موجود تھے مگر محض غباوت کی وجہ سے انہوں نے ان
کی طرف نگاہ نہیں اٹھائی ۔پھر شقاوت کی وجہ سے انہوں نے
چودویں صدی کے سر پر بھی غور نہیں کیا جو کہ اہل بصیرت کے
نزدیک مسیح موعود سے مخصوص تھی ۔اور اس پر اہل کشف کی

المتقبلی۔ فجحدوابھاواستیقنتھاانفسھم فیااسفاعلی القوم الظالمین ھنالک تمنیت لوکان وباء ینبہ المعتدین۔ واوحی الیّ ان الطاعون نازل وقد دعتہ اعمال الفاسقین۔ فواللّٰہ مامضیٰ الاقلیل من الزمان حتیٰ عاث الطاعون فی ھذہ البلدان۔ فعزوہ الیٰ سوء اعمالی۔ وقالوانا تطیّرنابک وضحکواعلیٰ اقوالی۔ وقالواانامن المحفوظین۔ لایمسناھذااللظی۔ ولایموت احدمن علمائنابالطاعون۔ فانانحن الصلحون واھل التقیٰ۔(۲۴) وامـاانت فستطعن وتموت فانک کیذبان ۔فقلت کذبتم بل لنامن الطاعون امان۔ ولاتخوفونی من ھذہ النیران۔ فان النارغلامنابل غلام الغلمان۔ فمالبثو الاقلیلا حتی زارواالمنون۔ ومات بعض اجل علماء ھم من الطاعون وکنت اخبرت بھذاقبل موت ذالک المطعون فان شئت فانظر ابیاتامن قصیدتی الاعجازیۃ ۔التی

گواہیاں اور احادیث صحیحہ اور قرآنی نصوص کے اشارے بھی متفق ہیں۔ جب انہوں نے انکار پر اصرار کیا تو میں منکروں کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے کہا کہ میرے پاس اللہ کی طرف سے شہادتیں موجود ہیں کیا تم قبول کرنے والے ہو؟ پس انہوں نے اس کا زبان سے انکار کیا مگر ان کے دل کو یقین تھا کہ یہ سچا ہے۔ پس ہائے افسوس اس ظالم قوم پر۔ اس وقت میں نے تمنا کی کہ کاش کوئی وبا ہی ان زیادتی کرنے والوں کی سرزنش کرے۔ پس میری طرف وحی کی گئی کہ طاعون نازل ہونے والی ہے۔ اور اس طاعون کو فاسقوں کے اعمال نے خود دعوت دی ہے۔ بخدا ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ اس ملک میں طاعون نے تباہی پھیلا دی۔ مگر اس طاعون کو بھی انہوں نے میری طرف منسوب کر دیا کہ یہ میری بد اعمالی کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمہاری نحوست کا پھل ہے۔ اور انہوں میرے اقوال کا مذاق اڑایا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس طاعون سے محفوظ ہیں اور یہ آگ انہیں نہیں چھوئے گی۔ اور یہ کہ ہمارے علماء میں سے کوئی بھی طاعون سے نہیں مرے گا۔ پس بے شک ہم صالح اور متقی ہیں۔ مگر تم تو طاعون سے مرو گے کیونکہ تم بڑے جھوٹے ہو۔ تب میں نے کہا کہ تم جھوٹے ہو بلکہ اس طاعون سے ہم امن میں ہیں۔ تم مجھے اس آگ سے مت ڈراؤ کیونکہ آگ ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی بھی غلام ہے۔ پس تھوڑا ہی عرصہ گزرا کہ انہوں نے

کتبناهافی هذه الصفحه علی الحاشیه☆ ومانظمت تلک القصیدة الالهدالحرب الذی خذلهم اللّٰہ بتلک الأیة ﴿۲۵﴾وماخاطبت الاایاهم اتماماللحجة۔ بل سَمَّیْت بعضهم فی تلک القصیدة لئلایکون امری غُمّةً علیٰ اهل البصیرة والنصفة۔ فواللّٰہ مامضیٰ شهر کامل علیٰ هذه الانباء المشاعة ۔حتی اخذالطاعون کبیر هم الذی اَغْریٰ علیّی اشرار البلدة۔ وکانوا اٰذونی من کل نهج وبالغوافی الاهانة۔ واشاعوااورا قاًمملوةً من السّبّ و الفحشاء والبهتان والفریة۔ ومعذلک طلب منی ا لُذُهم قبل هذه الواقعة ۔اٰیة کنت وعدتهاللفئة المنکرة۔ واشاع ذلک فی جریدة هندیة یسمیٰ بالفیسة۔ وماطلب منی تلک الایة الابالسخریة۔ فاراه اللّٰہ ماطلب وکان غافلامن الاقدارالسماویة کذلک یتجالد اللّٰہ قومایعادون اهل الحضرة ۔ وان فی

موتوں سے ملاقات کرلی۔ اور ان کے بعض بزرگ علماء طاعون سے مرگئے ۔اور میں نے طاعون سے مرنے والے ان علماء کی خبر پہلے ہی دے دی تھی ۔پس اگر تو تحقیق کرنا چاہتا ہے تو میرے اعجازی قصیدہ کے چند اشعار کی طرف نگاہ دوڑا جو میری اس کتاب کے حاشیہ پردرج ہیں ۔ح 1☆ میں نے یہ قصیدہ صرف اس گروہ کے لیے لکھا تھا۔ جنہیں اللہ نے اس بربادی کے نشان کے ذریعے ذلیل ورسوا کیا۔ میں نے ان علما کو صرف اس لیے مخاطب کیا تا کہ ان پر اتمام حجت ہو سکے۔ بلکہ بعض کا تو اس قصیدہ میں نام تک بھی لکھ دیا تا کہ اہل بصیرت اور اہل انصاف کے نزدیک کوئی امر پوشیدہ نہ رہے ۔اللہ کی قسم ان شائع کردہ خبروں کا ایک پورا ماہ بھی نہیں گذرا تھا کہ طاعون نے ان کے بڑوں کو آلیا جنہوں نے اس ملک کے شریروں کو مجھ پر ابھارا تھا۔ وہ مجھے ہر طریقے سے ایذا دیتے تھے اور میری اہانت میں مبالغہ سے کام لیا۔ انہوں نے گالیوں ،فحش کلامی ،بہتان اور جھوٹ سے بھرے ہوئے اوراق شائع کیے ۔باوجود اس کے اس واقعہ سے قبل ان کے بڑے شریر نے مجھ سے نشان کا مطالبہ کیا جو میں نے منکر گروہ کے لیے وعدہ کیا تھا کہ اس کو دکھلاؤں گا۔ جسے میں نے ہندی اخبار پیسہ میں شائع کیا تھا۔ اُس نے یہ نشان مجھ سے صرف ہنسی اور ٹھٹھہ کرنے کے لیے طلب کیا۔ پس اللہ نے اس کو وہ دکھا دیا جو اس نے طلب کیا۔ وہ آسمانی تقدیر سے غافل تھا۔ اسی طرح اللہ

ذلک لعبرة لاهل السعادة. وما كان لبشران يفرمن الله فمن حارب اولياء ه فقدالقٰى نفسه الى التهلكة. ومن تاب بعد ذلک فيتوب اللّٰه عليهم فانه كريم واسع الرحمة. وان لم يكفوالسنتهم ولم يمتنعواولم يزدجرواويعودوا ﴿٢٦﴾ويسبواويعتدوا. فيعوداللّٰه اليهم ببليةهى اكبر من السابقة وانه ينزل البلايابالتوالى ولايبالى فتوبوااليه ياذوى الفطنة ومايفعل الله بعذابكم ان تركتم سبل الفحش والمعصية والله غفوررحيم.

فِیْ بَیانِ مَاظَهَرَبَعْدَذالِکَ مِنَ الایات والمعجزات وَالتائیدات

ثم بعداعم الطاعون طوائف هذه البلاد. ووقع الناس صرعى كالجراد. وافترسهم هذالمرض كالاسد الغضبان.اوكذئب عائث فى قطيع الضان وكم من دارخربت وصال الفناء على اهلها.

تعالیٰ اس قوم سے زبردست جنگ کرتا ہے جو اہل اللہ سے دشمنی کرتی ہے۔ اس میں سعادت مندوں کے لیے عبرت ہے۔کسی انسان کی یہ مجال نہیں کہ وہ اللہ سے بھاگ جائے۔پس جو اس کے اولیاء سے جھگڑا کرتا ہے یقیناً وہ اپنے نفس کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔اور جو اس کے بعد توبہ کرتا ہے تو اللہ اس پر رجوع برحمت ہوتا ہے۔ بے شک اللہ کریم اور وسیع رحمت والا ہے۔ اگر وہ اپنی زبانیں نہیں روکتے اور باز نہیں آتے اور زیادتی سے نہیں رکتے اور رجوع نہیں کرتے گالیاں دیتے اور زیادتی کرتے ہیں تو اللہ ان پر ایسی آفت نازل کرے گا جو پہلی آفت سے بڑی ہوگی۔ وہ ان پر پے در پے بلائیں نازل کرے گا۔اور بلکل پرواہ نہیں کرے گا۔پس اے عقل والو!اس کی طرف رجوع کرو۔ اگر تم فحش اور معصیت کا راستہ چھوڑ دوگے تو اللہ تعالیٰ تم پر عذاب ڈال کر کیا کرے گا؟ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

وہ نشانات آیات ،معجزات اور تائیدات جو اس کے بعد ظاہر ہوئے ان کا مفصل ذکر

پھر اس کے بعد طاعون اس کے ملک کے ہر گروہ میں عام ہو گئی۔اور لوگ ٹڈیوں کی طرح گرنا شروع ہو گئے۔اس مرض نے ان کا شکار اس طرح کیا جس طرح کہ غضبناک شیر یا جیسے درندہ صفت بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ پر حملہ کرتا ہے۔ کتنے ہی گھر ویران ہو گئے۔ ہلاکت نے اس ملک کے

والارض زلـزلـت۔ وصبت الافة علـى و عـرهـا و سهلهـا۔ ومـاتـرک هذاالداء مـقـامـاًبل جاب الاقطـار۔ وتـقـصـى الـديـار۔ووطـاء البدووالحضر۔ وادرک کـلـمـن حـضـر۔ ومـاغـادراهـل حـلـل ولااطـمـار۔ ودخـل کل دارٍ۔ الالذى عصم مـن رب غـفـاروکـذلـک حضر(۲۷)افواج مـنهم مادبة الطاعون۔ ورجعوابمائدة من الـمـنـون۔ وجـاء واکاضيافٍ دارهذالوباء۔ فـقـدمـت اليهم کاس الفناء۔فالحاصل ان الـطـاعـون قـدلازم هـذه الـديـارملازمة الـغـريـم۔ اوالـكـلـب لاصـحـاب الرقيم۔ ومـاظـن ان يـعـدم قـبـل سنين۔وقد قيل عـمـرهـذه الافة الـى سبعين۔وانهـاهـى النارالتى جاء ذکرهافى قول خاتم النبين۔ وفـى الـقـران الـمـجـيـد من رب العلمين۔ وانهـاخـرجـت مـن المشرق کماروى عن خيرالمرسلين و ستحيط بکل معمورة من الارضين۔ وکذلک جاء فى کتب الاولين۔ فـانـتـظـر حتـى ياتيک اليقين۔ فلاتسئل

باشندوں پر حملہ کر دیا۔ زمین ہلائی گئی اور سخت اور نرم زمین پر آفات نازل ہو گئیں ۔اس مرض نے کوئی مقام نہیں چھوڑا بلکہ اس ملک کے اطراف میں پہنچ گئی۔اس نے اس ملک کی حدود میں گاؤں اور شہروں کو لتاڑا اور ہر حاضر شخص کو پہنچی ۔نہ اس نے خوش پوشاک والوں کو اور نہ ہی گدڑی والوں کو چھوڑا۔ وہ ہر گھر میں داخل ہو گئی سوائے جس کو اللہ نے محفوظ رکھا۔اس طرح فوجوں کی فوجیں طاعون کے دستر خوان پر حاضر ہو گئیں۔اوراس دسترخوان کا مائدہ موت تھا جو ان کو ملی ۔وہ اس وبا کے گھر میں مہمانوں کی طرح آئے اوران کے سامنے موت کا پیالہ پیش کیا گیا۔حاصل کلام یہ کہ طاعون اس ملک کے ساتھ اس طرح چمٹ گئی جس طرح کے قرض دار چمٹ جاتا ہے یا جس طرح اصحاب کہف کا کتا ان کے ساتھ چمٹ گیا تھا۔اور میں نہیں گمان کرتا کہ کئی سالوں سے پہلے یہ معدوم ہو جائے گی ۔اور کہا جاتا ہے کہ اس آفت یعنی طاعون کی عمر ۷۰ سال تک ہوتی ہے ۔یقیناً یہ وہ آگ ہے جس کا ذکر خاتم النبینؐ کے قول میں بھی آیا ہے۔اور قرآن مجید میں رب العالمین نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔اور جیسا کہ خیر المرسلین حضرت محمدؐ نے فرمایا تھا ویسے ہی یہ مشرق سے نکلی ہے ۔اور عنقریب زمین پر ہر آبادی کو گھیر لے گی ۔اسی طرح پہلوں کی کتابوں میں بھی اس کا ذکر آیا ہے۔ پس انتظار کر یہاں تک کہ تجھے یقین آجائے ۔پس اس کے امر کے بارے میں سوال نہ کر کیونکہ وہ مشکل ہے اور

عن امر هافانه عسير۔ وغضب الرب
كبيروفی كل طرف صراخ وزفير۔ وليس
هومرض بل سعير۔ وتلک هی دابة
الارض التی تكلم الناس فهم يجرحون۔
واشتدتكليمهافيغتال الناس ويقعصون
بماكانوابايات اللّٰه لايومنون كماقا ل
اللّٰه عزوجل ﴿۲۸﴾ وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ
مُهْلِكُوْهَاقَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
اَوْمُعَذِّبُوْهَاعَذَاباًشَدِيْداً فكذالک
تشاهدون۔ وذالک بان الناس
كانولايتقون۔ وكانوايشيعون الفسق فی
ارض اللّٰه ولايخافون۔ ويزدادون
اثماوفحشاء ولاينتهون۔ واذاقيل
اسمعواماانزل اللّٰه لكم فكانواعلىٰ
اعقابهم ينكصون فاخذهم اللّٰه بعقابه
هذالعلهم يرجعون ۔ وترى قلوب
اكثرالناس تمايلت علىٰ الدنيافهم
عليهاعاكفون۔ وتموجت جذبات نفوسهم
وانفجرت منهاعيون۔ واذاقيل لهم
لاتعصواامرربكم واطيعو امع الذين

خدا کا غضب بہت بڑا ہے ۔ اور ہر طرف سے چیخ وپکار اورفریادوں کی آوازیں ہیں ۔ یہ بیماری نہیں بلکہ جہنم کی آگ ہے۔ یہ وہ دابتہ الارض ہے جو لوگوں سے کلام کرتا ہے اور وہ لوگ اس سے مجروح ہوجاتے ہیں۔ اس کا کاٹنا شدت اختیار کر گیا ہے ۔وہ لوگوں پر حملہ کرتی ہے اور ان کو فوراً مارڈالتی ہے کیونکہ وہ اللہ کے نشانوں پر ایمان نہیں لاتے ۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’کوئی ایسی بستی نہیں مگر ہم اس کو ہلاک کرنے والے ہیں قیامت سے قبل یا اس کو عذاب دینے والے ہیں شدید عذاب‘‘ اسی طرح تم مشاہدہ کرتے ہو۔ یہ اس لئے کہ لوگ تقویٰ اختیار نہیں کرتے ۔وہ اللہ کی زمین میں فسق کو ترویج دیتے ہیں اور اس سے نہیں ڈرتے۔ وہ فحش اور گناہ میں بڑھتے ہیں اور نہیں رکتے ۔جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس کو سنو جو اللہ نے تمہارے لیے نازل کیا ہے تو وہ اپنی ایڑیوں کے بل پسپا ہو جاتے ہیں ۔تو اللہ نے اپنے اس عذاب سے انہیں پکڑ لیا تاکہ وہ رجوع کریں۔اورتو دیکھتا ہے کہ اکثر لوگوں کے دل دنیا کی طرف جھک گئے ہیں ۔وہ صرف اسی دنیا پر بیٹھے ہوئے ہیں ۔ان کے جذبات نفسانی موجیں مار رہے ہیں اور ان سے فسق کے چشمے پھوٹتے ہیں ۔جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اپنے رب کے حکم کی نافرمانی نہ کرواوران لوگوں کی طرح اطاعت اختیار کرو جو اطاعت کرتے ہیں اور یقیناً طاعون نے تمہیں ہلاک کر دیا ہے۔تو وہ جوب دیتے ہیں کہ تو

اطاعون وقد ارداکم الطاعون۔
قالواماانت الادجال ولم یحیطوبامری
علماًولم یصبرواکالذین یتفکرون وقد
روءا یات الارض ثم لا یتقون بل ھم قوم
یجتحرون ۔وقد بلغ الزمان الی منتھاہ
وتبین اکثرماکانوایتنظرون ثم
لاینظرون۔اھذاہ علم الدجاجلہ فارونی
کمثلھاان کنتم تصدقون ام کنتم اشقیاء
نی کتب اللّٰہ فماجعل اللّٰہ(۲۹) نصیبکم
الاالدجالین مالکم کیف تحکمون۔ بل
ظھر وعداللّٰہ فی وقتہ
صدقاوحقاًفبوساللذین لایقبلون۔ قوم
لدُّیؤثرون الظلمٰت علی النوروھم
یعلمون ۔وکاین من ایۃ رء واھاباعینھم ثم
ینکرون۔ الم یرواان الارض ملئت
ظلماوزوراوان العدامن کل حدب
ینسلون وقال بعضھم مارایـنامن ایۃ
۔یاسبحٰن اللّٰہ ماھذہ الاکاذیب وترک
خوف الحسیب۔ وان فصل القضایا۔
یکون بالشواھداوالالایا۔ فارھم ربی

دجال ہے۔انہوں نے میرے معاملہ کا احاطہ علم کے ذریعے نہیں کیا اور نہ فکر کرنے والوں کی طرح معاملہ میں صبر سے کام لیا۔انہوں نے آسمان اور زمین کی نشانیاں دیکھیں پھر بھی تقویٰ نہیں اختیار کیا۔ بلکہ وہ دلیر ہوگئے ہیں۔یقیناً زمانہ اپنی انتہا کو پہنچ گیا اور وہ ظاہر ہوگیا جس کا اکثر وہ انتظار کرتے تھے پھر بھی وہ اس کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔کیا دجالوں کی یہ نشانی ہوتی ہے؟ پس مجھے اس کی مثل دکھاؤ اگر تم سچے ہو۔یا اس کے برعکس تم اللہ کی کتاب میں بدبخت قرار دیئے گئے ہو؟ پس اللہ نے تمہارے مقدر میں دجال ہی لکھ دیئے ہیں ۔تمہیں کیا ہوگیا ہے کس طرح کا فیصلہ کرتے ہو! بلکہ اللہ کا وعدہ اپنے وقت پر پوری سچائی اور صدق سے ظاہر ہوگیا۔پس بدبختی ہے ان لوگوں کے لیے جو قبول نہیں کرتے ۔یہ قوم سخت جھگڑالو ہے اور جانتے بوجھتے اندھیرے کو روشنی پر ترجیح دیتی ہے۔حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ کتنے ہی نشان انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے پھر بھی انکار ہی کیا۔کیا وہ نہیں دیکھتے کہ زمین ظلم اور جھوٹ سے بھر گئی ہے ؟اور دشمن ہر بلندی سے دوڑ پڑا ہے۔اور بعض ان میں سے کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی نشان نہیں دیکھا۔اللہ کی پناہ !یہ اتنا بڑا سفید جھوٹ۔ اورانہوں نے محاسبہ کرنے والے خدا کا خوف چھوڑ دیا ہے۔مقدمات کا فیصلہ گواہوں یا قسموں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔پس میرے رب نے ان کو زمین وآسمان سے شواہد

شـــواهــدمــن الارض والســمــوات فـعـمواوصمواوماخافوايوم المكافات۔ثم اقسم بـالـلّٰه الذی خلق الموت والحیات انـی لـصـدوق ومـاافتـریـت عـلی اللّٰـه ومـاتبعـت الشبهـات۔ وانـی اناالمسیح الـمـوعـود والامـام الـمـنتظـرالمعهود۔ واوحـی الـی مـن الـلّٰـه کاالانوارالساطعة فاذکرالناس ایام اللّٰه بالبصیرة۔ وبُشّرث ان وقـــت البـــردقـــدمـــضـــی وزمـــان(۳۰)الـزهـروالـثـمـاراتی۔ وکـادان تـنجاب الثلوج وتخرج المروج وحان ان یـنبـذالـذیـن اتبتـذواالـحق ظهریّا۔ وملأ وافیمادوّنوه امرافریً ا۔ وکان مرجوامنهم ان یــنبّهـوهــمـمهم۔ ویوجهواالیے التعاون کـلـمهم۔ویساعدوابمایصل الیے امکانهم ویـقوم به بیانهم فخالفوناالابسرالقلب بل لـجهـراللسان وحدواالسنهم الی حدکان فی الامکان۔کانهم سباع اوحیوات۔ وکان السنهم رماح اومرهفات۔ وماکان جوابهم الاان یـقـولـوانــه دجـال من الدجـالین۔

دکھائے۔ وہ اندھے اور بہرے ہو گئے اور انہوں نے یوم مکافات کا ذرہ بھی خوف نہیں کھایا۔پھر میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں جو کہ موت وحیات کا خالق ہے کہ میں سچا انسان ہوں۔ میں نے اللہ پر افترا نہیں باندھا اور نہ ہی میں نے شبہات کی پیروی کی۔اور کہ میں مسیح موعود اور وہ امام ہوں جس کا انتظار تھا۔اللہ نے میری طرف روشن انوار کے ساتھ وحی کی۔پس میں لوگوں کو ایام اللہ سے علی وجہ البصیرت ڈراتا ہوں۔ مجھے خوشخبری دی گئی کہ خزاں کا وقت گذر گیا اور پھولوں اور پھلوں کا موسم آ گیا ہے۔قریب ہے کہ برف پگھل جائے اور سبزہ نکل آئے ۔وہ وقت آ گیا ہے کہ ان لوگوں کو پھینک دیا جائے جنہوں نے حق کو پیٹھ پیچھے پھینک دیا۔اور انہوں نے کتابوں کو جھوٹ سے بھر دیا۔ مجھے ان سے امید تھی کہ وہ اپنی ہمتوں کو بروئے کار لائیں گے۔اور اپنے کلمات سے میری مدد کریں گے اور جس حد تک ممکن ہوسکتا تھا مدد کریں گے۔ اور اپنے بیانوں کے ساتھ مجھے تقویت دیں گے۔لیکن انہوں نے ہماری مخالفت دل سے نہیں بلکہ محض زبان سے کی۔اور جس حد تک امکان تھا انہوں نے اپنی زبانوں کو تیز کیا۔گویا کہ وہ درندے اور سانپ ہیں ۔جیسے کہ ان کی زبانیں نیزہ یا تیز دھار تلوار کی طرح ہیں۔ان کا جواب اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ یہ دجالوں میں سے ایک دجال ہے۔مگر انہوں نے پہلے گذرے ہوئے مفتریوں میں سے کسی کی مثال بیان نہیں کی

وماتذ كروامن درح من المفترى ۔ اوضعت
لهم قبول فى الارض اوارى الله لهم من
الأى الموعود ةللعالمين۔ ومن اراق كاس
الكرى۔ ونصنص ركاب السرى۔
ونظرالى زمن مضىٰ فلايخفى عليه مأل
المتقوّلين۔ اتعلمون رجلاوردحمى
الحضرة كالسارقين ودخل حرم اللّٰه
كاللصوص الخائنين۔ ثم كانت عاقبة
امره كالصادقين ‹۳۱›اتحسبون الافتراء
كارض دمث دمثها كثير من الخطا۔
واهتدت اليهاابابيل من القطا۔ كلابل
هوسم زعاف من اكله فقعص من
غيرمكث وفنى ۔وكيف يستوى رجل
خاف مقام ربه فعلم من لدنه واعطى
ايات كبرے ونوراوصلاحاونهى۔ وارسل
الى خلق اللّٰه ليهدى هم الى سبل
الهدے ورجل اخريمشى كالصوص فى
الليل۔ ومال عن الحق كل الميل وسرے
ايجاس خوف اللّٰه واستشعاره۔ وتسربل
لباس الافتراء وشعاره وقصرهمه على

جن کو زمین میں قبولیت حاصل ہوئی ہو۔ یا اللہ نے اس کے لئے کوئی موعود نشان جہانوں کو دکھائے ہوں۔ مگر جنہوں نے اپنا نیند کا پیالہ بہادیا (خواب غفلت سے بیدار ہو گئے :ناقل) اور رات کو اپنی سواری کو چلادیا (شب بیداری کرتے ہیں: ناقل) اور گذرے ہوئے زمانے پر نظر ڈالی تو ان کے لئے مفتریوں کا انجام مخفی نہیں رہا۔ کیا تم ایک بھی ایسے شخص کو جانتے ہو جو کہ اللہ کی حدود میں چوروں کی طرح داخل ہو جائے اور حرم الٰہی میں خیانت کرنے والے چوروں کی طرح گھس جائے پھر اس کا انجام بھی صادقوں کی طرح ہوا ہو؟ کیا تمہارا خیال ہے کہ افترا کرنا آسان کام ہے جیسے کہ انسان نرم زمین پر چل رہا ہو جس پر پہلے بھی بے شمار چلے۔ اور کیا پتھر کھانے والے پرندوں کے جھنڈ اس نرم زمین کی طرف جا رہے ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ یہ افترا کرنا تو زہر قاتل ہے۔ جس نے اس افتراء کو کھایا وہ فوراً بغیر توقف کے مرگیا اور فنا ہو گیا۔ ایک شخص جو اپنے رب کے مقام سے ڈرتا ہے اور اس کی طرف سے علم دیا گیا اور اسے خدا کی طرف سے بڑے بڑے نشان، نور، صلاحیت اور عقل عطا کی گئی اور وہ مخلوق کی طرف بھیجا گیا تا کہ انہیں سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرے۔ ایسا شخص کس طرح اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو رات کو چوروں کی طرح چلتا ہے؟ اور حق سے ہر طرح سے دور ہوتا ہے؟ اللہ کا خوف اس کے دل میں سرایت کر گیا مگر وہ اس کو چھپا رہا ہے۔ اور

الدنيا التي يتجنّها۔ ولا يقصد الاخرة ولا يجتليها كلا لا يستويان۔ وللصادقين قد كتب الفرقان وعد من الله الرحمٰن۔ في كتابه القران۔ فلا حاجة لاعدائي الى ان يشرعوا رماحهم او ينتقلدو اسلاحهم او يكفروا او يفسقوا فان هذه كلها من قبيل الفحشاء۔ وان الموت منقض على كل راس من السماء فلم لا يختارون سبيل الاتقياء۔ وما في ايديهم الا الظن وقد اهلك (۳۲) اليهود ظنونهم من قبل هوء لاء فكفروا بعيسىٰ ابن مريم وخاتم الانبياء ۔اتنكرونني بمثل هذه الروايات كلّا بل تعرفون الصادق والكاذب بالعلامات۔ وكل شجر يعرف بالثمرات۔ ارئيت سارقاً وافى باب الامارة۔ وسرق ما لأباعين النظارة ثم ما اخذ بعد هذه الغارة فيكف لا يوخذ من يغير دين الله ويقوض مبانية۔ ويحرف بحسب هواه معانيه ۔ ليبرء المسلمون من الحق۔ ويلحقوا بمن يناويه ويطمر كالبق۔ اتظن هذا الامر من

افتراء کا جامہ پہنتا ہے اور اس کی قمیص زیب تن کرتا ہے۔ وہ اپنی ہمت کو صرف دنیا کے لیے کر دیتا ہے جسے وہ حاصل کرتا ہے۔ نہ وہ آخرت کا قصد کرتا ہے اور نہ ہی وہ اسے نظر آتی ہے؟ ہر گز نہیں وہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ یقیناً صادقوں کے لیے امتیاز لکھا گیا ہے اور قرآن مجید میں ان کے لیے رحمٰن خدا کا وعدہ ہے۔ پس میرے دشمنوں کو کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنے نیزوں کو ہلائیں یا مسلح ہو کر نکلیں یا میری تکفیر کریں یا مجھے فاسق قرار دیں کیونکہ یہ سب فحش طریقے ہیں۔ آسمان سے موت ہر ایک سر پر کھڑی ہے۔ پھر وہ تقویٰ کا راستہ کیوں نہیں اختیار کرتے۔ ان کے ہاتھوں میں سوائے ظن کے کچھ نہیں اور ان لوگوں سے پہلے یہودیوں کو ان کے ظنوں نے ہی ہلاک کیا۔ پس انہوں نے حضرت عیسیٰؑ اور خاتم الانبیاءؐ کا انکار کیا۔ کیا تم ان روایات کی مثل میرا انکار کرتے ہو؟ ہر گز نہیں بلکہ تم صادق اور کاذب کو علامات سے پہچانتے ہو۔ اور ہر درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ کیا تو نے کوئی چور دیکھا ہے جو کہ امیر **شخص** کے دروازے پر پہنچ گیا اور لوگوں کے سامنے اس نے مال چرایا اور اس غارت گری کے باوجود نہیں پکڑا گیا؟ تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ شخص جو اللہ کے دین کو بدلتا ہے اور اس کی بنیادوں کو اکھیڑتا ہے اور اس کے معانی میں اپنی خواہش کے مطابق تحریف کرتا ہے تا کہ مسلمانوں کو حق سے بیزار کرے اور انہیں دشمنوں سے ملائے

الـمـمـكـنـات كلّابـل هومن المحـالات۔ ولـوكـان الـلّٰـه لايـغـضـب عـلـى الـمفترين لـضـاع الـديـن ولـم يبق دليـل عـلى صدق الـصـادقيـن۔ وارتـفـع الامـان واشتبـه امـرالـديـن۔ ولـلّٰـه غيرة كالبحار الزاخرة۔ والـجـبـال الـشـامـخة امواجـهـاملتطمة۔ وافـواجـهـامـزد حـمة۔ فيـسـل سيـفـه عـلـى المتقولين۔ لئلايتكدربهم عين المرسلين فـي اعيـن الـجـاهـلين وكل ذلـك كتبت في الكتب۔ فردالعداردالغضب ۔ فاغلقت دونهـم ﴿۳۳﴾الابـواب۔ ومـا كـلـمـت احـدالاالـذي انـاب۔ وكـانـت انـفـاسـي متـصـاعـدة لهـجـوم الحزن۔ وعبراتي متـحـدرة الـقـطـرات من الـمـزن۔ ثـم تسعـرالطاعون ولاكاوائل الزمان۔ وكان يـاكـل قـرى وامصارا كالنيران۔ هنالـك اوحـى الـيّ مرة اخـرىٰ۔ وقيـل ان الامان لـلـذي سـكـن دارك ولازم الـتـقـوى۔ وامـاالـفـاظ الـوحـي فهـوقـولـه تعالىٰ اِنِّيْ اُحَـافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّار۔ الاالذين علوامن

اور پسو کی طرح اچھلتا ہے وہ نہیں پکڑا جائے گا؟ کیا تو سمجھتا ہے کہ یہ امر ممکنات میں سے ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ یہ امر تو محال ہے۔ اور اگر اللہ مفتریوں پر اپنا غضب نازل نہ کرتا تو دین ضائع ہو جاتا اور سچوں کی سچائی پر کوئی دلیل باقی نہ رہتی۔ اور دین سے امان اٹھ جاتا اور امر دین مشتبہ ہو جاتا۔ اور اللہ کی غیرت تو ٹھاٹھیں مارتے سمندروں بلند وبالا پہاڑوں، تھپیڑے مارتی موجوں اور بپھری ہوئی فوجوں کی طرح ہے۔ پس وہ جھوٹوں پر اپنی تیز تلوار چلاتا ہے تاکہ ان کی وجہ سے جاہلوں کی نظر میں مرسلوں کا چشمہ گدلا نہ ہو۔ اور یہ تمام باتیں میں نے اپنی کتب میں لکھی ہیں۔ پس میرے دشمنوں نے اس کو پورے غضب کے ساتھ رد کیا۔ تب میں نے اپنے دروازے ان کے لیے بند کر دیئے۔

پھر میں نے کسی سے بات نہیں کی ہاں! جس نے رجوع کیا۔ اور غم کی وجہ سے میری سانس پھول جاتی تھی۔ میرے آنسو ایسے بہتے تھے جس طرح کہ بادل سے قطرے ٹپکتے ہیں۔ پھر طاعون بھڑک اٹھی لیکن پہلے زمانوں کی طرح نہیں بلکہ وہ بستیوں اور شہروں کو آگ کی طرح کھانے لگی۔ اس وقت دوسری دفعہ مجھے وحی کی گئی اور کہا گیا کہ (اس طاعون سے) امان صرف اس کے لیے ہے جو تیرے گھر میں سکونت پذیر ہے اور متقی ہو۔ اور وحی کے الفاظ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میں ان سب کی جو تیرے گھر میں ہیں حفاظت کروں گا۔ سوائے ان کے جو تکبر کے ساتھ سرکشی کرتے

استکبار۔ وقال انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم افطرواصوم۔ وقال لولاالاکرام لهلک المقام وکان هذافی ایام اذاالصخورمن الطاعون تتواقع۔ وبلایاهاالی الخلق تتابع۔ وبشر نی ربی بان هذه العصمة ایة لک من الایات۔ لیجعل فرقانا بینک وبین اهل المعادات۔ ثم بعد ذالک الوحی الذی نزل من اللّٰه الکریم صدرمن الحکومت حکم التطعیم۔ لهذاالاقلیم۔ فماکان لی ان اعرض عن حکم الرحمان ‹۳۴›بل کُنت انتظرایة عند هذالتکلان۔ لیزداد جماعتی ایماناولیکمل العرفان۔ وطعنی علی ذالک کل من یعبد صنم الاسباب۔ وقالو انّ فی التطعیم خیرا فکیف تترک طریق الخیر والصواب فاشعت فی کتابی السفینة ۔انا لطعن لایرد علیّ الابعد المقابلة واماقبلهافلیس هومن شان اهل العقل والفطنة ۔فلوثبت فی اخرالامران العافیة کلهافی التطعیم۔

ہیں۔‘‘اور فرمایامیں رسول کے ساتھ کھڑاہوں ۔اس کو ملامت کروں گا جو تیری ملامت کرے گا۔ میں روزہ رکھتااور توڑتا ہوں (یعنی طاعون کبھی تیز ہوگی اور کبھی کم: ناقل)۔او رپھر فرمایا اگر تیری عزت کا پاس نہ ہوتا تو سب کو نیست کر دیتا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب کہ طاعون کے پتھر پے در پے پڑ رہے تھے۔اور یہ بلا مخلوق پر حملہ آور تھی۔اور مجھے میرے رب نے خوش خبری دی تھی کہ یہ حفاظت تیرے لیے نشانوں میں سے ایک عظیم الشان نشان ہے تا کہ یہ تیرے اور تیرے دشمنوں کے درمیان فرق کرنے والا ہو۔خدا کی اس وحی کے بعد حکومت وقت کی طرف سے اس ملک کے باشندوں کے لیے طاعون کا ٹیکہ لگوانے کا حکم صادر ہوا۔پس میرے لیے یہ کسی صورت میں جائز نہ تھا کہ میں اس رحمٰن خدا کے حکم سے اعراض کرتا۔ بلکہ اس توکل کے وقت میں نشان کے انتظار میں رہا تا کہ یہ میری جماعت کے ایمان کو بڑھائے اوران کوعرفان میں کامل کرے۔لیکن ہر وہ شخص جو کہ اسباب کے بت کی عبادت کرتا ہے میرے اس توکل پر اس نے مجھے طعنے دیئے ۔وہ کہتے ہیں کہ طاعون کا ٹیکہ لگوانے میں ہی بھلائی ہے۔پس تم کیوں بھلائی اورصواب کے طریقے کو چھوڑتے ہو؟ تب میں نے اپنی کتاب کشتی نوح میں یہ شائع کیا کہ یہ طعنے میری طرف منسوب نہیں کیے جاسکتے مگر مقابلے کے بعد۔اس مقابلے سے پہلے مجھے طعنے دینا عقلمندوں اور ذی فراست کے شایان شان نہیں ۔پس

فلست من اللّٰه العزيزالحكيم ۔وكان هذاالاعلان امراحفظه الصبيان وعرفه النسوان ۔ وذكرفى الاندية ۔ وورد مجالس الاعزة ۔ وارتقع به الاصوات فى الشوارع والازقة ۔ حتي وصل الخبرالى الحكومة ۔فتعجب كل من سمع من توكلنافى هذه النيران المشتعلة ۔فبعضهم الحقونے بالمجانين۔ وبعضهم حسبونى كخرف فارغ من العقل والدين فسمعناقول المعترضين وتوكلناعلى اللّٰه المعين۔ وقلت لاتعيّرونى قبل الامتحان۔ وانتظروالى اخرالاوان وسعى الحكومة كل السعى لترفع من الخلق هذه العقوبة وليلفف المجانيق المنصوبة ‹۳۵›ويقوض الخيام المضروبة۔ وماكان هذاالانار من السماء۔ فكلماارادواطفائهازادت نيران الوباء۔ واحاطت بالاقطاروالانحاء۔ وانعم اللّٰه عليناالعصمة من هذه النار۔ وعصم كل مومن تقى كان فى الدار۔ وما اختتم

اگر انجام کار یہ ثابت ہو گیا کہ کُل عاقبت صرف طاعون کے ٹیکہ لگوانے میں ہے تو پھر میں جھوٹا ہوں اور اللہ کی طرف سے نہیں۔ میرا یہ اعلان ہر بچے کو حفظ ہو گیا اور عورتیں بھی اس سے آشنا تھیں۔ مجلسوں میں اس کا ذکر ہوا۔ بڑے لوگوں کی محفلوں میں اس کا ذکر کیا گیا۔ اس کی آواز کا شوارع اور گلیوں میں تذکرہ ہونے لگا۔ یہاں تک کہ یہ خبر حکومت تک پہنچ گئی۔ پس ہر وہ شخص جس نے اس بھڑکتی ہوئی آگ میں ہمارے توکل کی بات سنی تو اس نے تعجب کیا۔ بعض نے تو مجھے پاگلوں کے ساتھ منسوب کر دیا۔ بعض نے مجھے بیہودہ انسان خیال کیا جو کہ عقل اور دین سے فارغ ہے۔ میں ان معترضین کی باتوں کو سنتا رہا لیکن میں نے اللہ مددگار پر توکل کیا۔ اور میں نے کوئی جواب نہ دیا اور اتنا کہا کہ مجھے امتحان سے پہلے ہی برا بھلا مت کہو اور آخری وقت تک انتظار کرو۔ حکومت نے پوری کوشش کی کہ اس عذاب کو مخلوق سے دور کر دے اس نے اس کو ختم کرنے کے لیے منصوبوں کی مجانیق قائم کیں۔ اس طاعون کے خیموں کو اکھیڑنے کے لیے پوری کوشش کی۔ مگر یہ آگ تو آسمان کی آگ تھی۔ جب کبھی انہوں نے اس کو بجھانے کا ارادہ کیا تو اس آگ کی وبا بڑھتی ہی گئی۔ اس آگ نے ہر طرف کو گھیر لیا۔ اللہ نے ہمیں اس آگ سے بچاتے ہوئے ہم پر احسان کیا۔ میرے گھر میں موجود ہر متقی مومن کو بھی اس نے محفوظ رکھا۔ لیکن یہ معاملہ یہیں ختم نہیں ہوا بلکہ اس کے مقابلہ میں طاعون کے ٹیکے کا

الامر الی ذالک بل ظهرت مضرة التطعیم بالمقابلة۔ وزجینا الایام بالخیر والعافیة۔ ونرے ان نفصل هذه المقابلة للنظارة۔

تَفْصِیْلُ مَاذَکَرْنَاهُ بِالْاِجْمَالِ

قدسبق فیما تقدم ان بعض الناس جادلونی فی امر ترک التطعیم۔ وقالوا اتجعل نفسک من الذین یلقون بایدیهم الی التهلکة ویمیلون عن النهج المستقیم۔ فالصواب الاخذ بالاحتیاط۔ وتقدیم الحیل التی تقدر بها علی درء هذا الداء ولاشحاط فقلت لاتعجلوا علیّ ولابد لکل مجادل ان ینتظر الی اخر الزمان لیظهر الله ای فریق اقرب الی العافیة (۳۶) والامان۔ ولا یقضی امر بطالة اللسان۔ بل الحق هو الذی یتحقق عند الامتحان۔ ومن استعجل بالملامة فیصبح کالندمان۔ ومن اکل غیر نضیج فسیکون ما اکله اٰفة علی المعدة والاسنان۔ واشعت کلما قلت فی

نقصان ظاہر ہوا ۔ہم نے یہ دن خیر وعافیت سے گذارے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس مقابلہ کو دیکھنے والوں کے لیے تفصیل سے بیان کروں ۔

اس کی تفصیل جس کا ھم نے مجملاً ذکر کیا ھے

پس یہ سب کچھ گذر چکا ہے جو ہم نے بیان کیا کہ بعض لوگوں نے مجھ سے طاعون کا ٹیکہ نہ لگوانے کے بارے میں جھگڑا کیا۔ اور انہوں نے کہا کہ کیا تو اپنے آپ کو ان لوگوں میں سے بناتا ہے جو کہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور سیدھے راستے سے ہٹ جاتے ہیں ۔پس بہتر طریقہ تو احتیاط کا ہے ۔اور ان ذرائع کو استعمال کرنا جن سے یہ مرض اور بیماری دور ہو جائے ان کو مقدم کرنا چاہیے۔ پس میں نے کہا کہ مجھ پر جلدی نہ کرو۔ ہر ایک جھگڑا کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ آخر وقت تک انتظار کرے تا کہ اللہ تعالیٰ ظاہر کردے کہ کونسا گروہ عافیت اور امان میں زیادہ قریب ہے۔ اور معاملے کا فیصلہ زبان درازی سے نہیں کیا جاتا بلکہ حق تو وہ ہے جو کہ امتحان کے وقت ثابت ہو جائے ۔جس نے ملامت کرنے میں جلدی کی تو وہ نادم ہو گا۔ جس نے کچے پھل کھائے تو عنقریب جو اس نے کھایا وہ اس کے معدے اور دانتوں پر آفت لائے گا۔ یہ جو میں نے کہا وہ میں نے اپنی کتاب کشتی نوح میں شائع کر دیا تھا۔ مجھے کیا حق پہنچتا ہے کہ میں وحی اور سکینت کے نازل ہونے کے

كتابى السفينة۔ وما كان لى ان لااشيع
بعد نزول الوحى والسكينة وما اعلم
رجلاالابلغه هذاالخبر۔ وما اعرف
اذناالاقرعهاهذاالاثر۔ حتى ان هذاالنباء
وصل الى الدولة واركانها۔ وشاع فى كل
بلدة وسكانهاوزادالناس طعناوملامة۔
ورئينامن السنهم قيامة۔ فخاطبتهم
وقلت انانحن المنجدون۔ وانانحن
بشرناوانا المحفوظون۔ فلولم يصدق
هذاالقول فلست من الصادقين۔ وليس
كمثلے كاذب فى العالمين ۔ وينسف
الطاعون لى ربى ولوانه جبال۔ وينزفة
ولوانه سيل مغتال۔واناا كثرامناوعافية
من الاخرين۔ فانتظرواحتے حين ۔ثم
قولواماتقولون(۳۷) ان رئيتمونامن
الاخسرين۔واناسنزحى الايام ان شاء الله
امنين فما سمع كلامنااحد من الاعداء۔
وضحكواعليناوسخروامناواوذيناكل
الايذاء ومازلناغرض سهام ۔ ودرية رماح
كلام ۔حتى اتى الوقت الموعود

بعداس کوشائع نہ کروں۔ میں کسی ایسے شخص کونہیں جانتا جسے
میری یہ خبر نہ پہنچی ہو۔نہ کوئی ایسا کان ہے جسے اس خبر نے نہ
کھڑ کھڑایا ہو۔ یہاں تک کہ یہ خبر حکومت اور اس کے اراکین
تک جا پہنچی ۔ یہ ہر شہر اور اس کی آبادی میں شائع ہوئی ۔لوگوں
کی ہمارے لیے ملامت اور طعن بڑھ گئی ۔ان کی زبانوں سے
ہم نے قیامت دیکھ لی ۔پس میں ان سے مخاطب ہوا اور میں
نے کہا کہ بے شک ہم مدد یافتہ ہیں اور ہمیں خوشخبری دی گئی
ہے اور ہم محفوظ ہیں ۔اگر میری یہ بات سچ ثابت نہ ہوتو میں
صادقوں میں سے نہیں۔ اور میری مثل جہاں میں کوئی کاذب
نہیں ہوگا۔ میرا رب میرے لیے طاعون کو جڑ سے اکھیڑ دے گا
خواہ وہ پہاڑوں جیسی بلند کیوں نہ ہو۔ اگر وہ ہلاک کرنے
والے سیلاب کی مانند ہوگی تو اس کو خشک کردے گا۔اور
میں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ امن اور عافیت میں
ہوں گا۔پس تھوڑا سا انتظار کرو۔اگر تم مجھے خسارہ والوں میں
سے پاؤ تو پھر جو دل میں آئے کہو۔اگر اللہ نے چاہا تو ہم یہ ایام
امن سے گزاریں گے۔مگر ہمارے دشمنوں میں سے کسی نے
بھی ہمارے کلام کونہیں سنا۔اور ہماری ہنسی اڑائی اور ہمیں طرح
طرح کے دکھ دیئے ۔ہم ان کے تیروں اور ان کے کلام کے
نیزوں کا نشانہ بن گئے ۔ یہاں تک کہ موعود وقت آپہنچا۔اور
وعدہ دی گئی تقدیر شروع ہوگئی ۔اور وہ یہ ہے کہ جب طاعون
اپنے مضبوط قلعوں میں متمکن ہوگئی جس کی ساری دیواریں
پکی تھیں ۔اور حکومت نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔اور

وبداالقدرالمعهود۔ وهوان الطاعون
لماتمكن من حصاره ۔ واحدق بجميع
اسواره۔ اوجست الحكومت فی
نفسهاخيفة وطلبت للتطعيم زمرة حاذقة
فقلت فی نفسی انهافعلت كلمافعلت
بمصلحة ولكنهاحرب بمشيةٍ مقدر ة فان
القيام فی جنب قدرالله قعود۔ والتيقظ
رقود۔والسّعی سكون۔ والعقل جنون
۔والرای خرافة ۔ والاصلاح مفسد ة۔ وكان
القوم يجهلوننا۔ ويخطئون ۔ ويكذبون
بنباء ناولايصدقون فكناننتظر مايفعل
الله بناوبهم۔ وكان الناس يتحدثون علی
رغم ماقلنالهم۔ فلمااكثر الكلام۔ وقيل
اين الالهام۔ اذافراستی مااخطاء ت
وكياستی ‹۳۸› كالشمس اشرقت۔ واٰيتی
تبينت ودرايتی تزينت۔ ووجوه اسودت
ووجوه ابيضت۔ ومارخی ربی للمنكرين
حبل الانظار بل اراهم عاجلامانكروه
بالاصرار۔ ومابطاء الوقت حتی شاعت
الاخبارفی مضرة التطعيم ۔ وقيل انه

اس نے طاعون کے ٹیکے کے لیے بڑے ماہر ڈاکٹر طلب کیے۔تب میں نے اپنے آپ سے کہا کہ حکومت نے جو کیا وہ نیک ارادہ سے کیا ہے۔لیکن یہ تو مقدر مشیت الٰہی کے ساتھ جنگ ہے۔ دراصل اللہ کے مقابلہ پر کھڑا ہونا بیٹھ جانے کے، بیداری سونے کے اور کوشش کرنا ٹھر جانے کے عقل جنون کے رائے بے ہودگی کے اور اصلاح فساد کے مترادف ہے۔ ہماری قوم ہماری طرف جہالت منسوب کرتی تھی اور ہمیں خطا کار قرار دیتی تھی۔انہوں نے ہماری خبر کی تکذیب کی اور اس کی تصدیق نہ کی۔پس ہم انتظار میں تھے کہ اللہ ہم سے اور ان کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے؟ لوگ اس کے خلاف ہی بات کرتے تھے جو ہم نے ان سے کہا۔پس جب بات بڑھ گئی اور کہا گیا کہ الہام کہاں چلا گیا۔تب میری فراست نے خطا نہ کھائی۔میری دانائی سورج کی طرح چمک اٹھی ۔میرا نشان ظاہر ہوگیا اور میری دانشمندی مزین ہوگئی۔تب کچھ چہرے سیاہ اور کچھ چہرے سفید ہو گئے۔میرے رب نے منکروں کی مہلت کی رسی کو ڈھیل نہ دی ۔بلکہ ان کو فوراً وہ دکھا دیا جس کے انکار پر انہیں اصرار تھا۔تھوڑا ہی وقت گذرا تھا کہ طاعون کے ٹیکہ کے مضر ہونے کی خبر اخبارات میں شائع ہوگئی اور یہ کہا گیا کہ یہ ٹیکہ مردوں کو نامرد بنا دیتا ہے اور عورتوں کو بے اولاد۔اور یہ بھی کہا گیا کہ یہ کان کی سماعت اور آنکھوں کی بینائی کو بھی اچک لیتا ہے۔اسی طرح کی اور بہت سی باتیں کی گئیں جن کے

يجعل المرء عنيناً والامراة كالعقيم۔ وقيل انه يذهب بسماعة الاذان ونورالابصار۔ وكذالك قيل اقوال اخرى ولاحاجة الى الاظهار وبلغت اخبارالموتى واحدابعدواحد۔ وتواترالامرولم يبق حاجة الى شاهد۔ وقيل ان مضرته للناس كالاسدالمصحروالنمرالموغر۔ وانه اقعص فى بعض افاق كالمبادرالى ضرب اعناق۔ وكمثل موثرالقتل على استرقاق وتوافق تلك الاخبار كل وفاق۔ فلم نلتفت الى اقوال العامة۔ ولم نقم لهاوزناوان هذاهونهج السلامة۔ وقلنا ان اكثر الاخبار تاتى بالاراجيف۔ فنصبر حتىٰ ننقدالامر كالصياريف۔ مع انناسمعناباذانناحكايات فى هذاالباب(٣٩) وروايات لاتردولاتنسب الى كذاب بالاستعجاب ورايناالعامة عند سماع التطعيم فى الخوف المزعج۔ والفرق المحرج ومعذلك وضعناهم

اظہار کی یہاں ضرورت نہیں۔اور یکے بعد دیگرے اموات کی خبریں آنے لگیں۔یہ کام اس تو اتر سے ہوا کہ کسی گواہ کی ضرورت باقی نہ رہی۔کہا گیا کہ یہ ٹیکہ لوگوں کے لیے اتنا ہی خطرناک ہے جتنا کہ جنگلی شیر اور غضبناک چیتا۔اور یہ کہ بعض جگہوں پر یہ اتنی جلدی مارتا ہے جیسے کہ گردن کاٹی جاتی ہے۔یہ اس کی مثل ہے جو کہ بجائے غلام بنانے کے قتل کو ترجیح دیتا ہے۔اور یہ خبریں ہر طرف سے یکساں آتی تھیں۔لیکن اس سلسلے میں ہم نے عام لوگوں کی باتوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دی اور نہ ہی ان کی ہمارے نزدیک کوئی اہمیت تھی۔بے شک سلامتی کا راستہ یہی ہے۔اور ہم نے کہا کہ اکثر خبریں تو جھوٹ پر مبنی ہوتی ہیں۔پس ہم نے صبر کیا یہاں تک کہ ہم نے صراف کی مانند اس معاملہ کو پرکھا۔باوجود اس کے ہم نے اس ضمن میں اپنے کانوں سے بعض حکایات اور روایات کو سنا جن کو تعجب کے انداز میں نہ رد کیا جاسکتا ہے نہ کسی جھوٹے کی طرف منسوب کیا جاسکتا ہے۔اور ہم نے دیکھا کہ عام لوگ طاعون کے ٹیکہ کے بارے خوف، بے قراری اور بے تابی سے سنتے تھے۔باوجود اس کے ہم نے اہل عقل کی طرح ان کی باتوں کو قابل اعتنا نہیں سمجھا۔اور نہ ان کی کوئی پرواہ کی۔اس دوران ہم شش و پنج میں مبتلا رہے۔اور عوام الناس کی باتوں کی تہہ تک پہنچنے کے لیے جدو جہد کرتے رہے۔یہاں تک کہ ہمارے پاس حکومتی جرائد آئے جن میں وہ عظیم

موضع الدواب وماعبئنابهم ولاباقوالهم كاولى الالباب. وبينانحن فى هذاالدفع والذب. والاستدراک على العامة. والسعى والخب .اذاتتناجرائدمن الحكومة فيهاانباء عظيم. وخبراليم. فارتعدت الفرائص عند سماعه. وظلع فرس السعى بسطاعه. فقرء ناالخبر كمايقرء المخرونون. وقلناانالله انااليه راجعون. وهذاهوالخبرالذى اشعته قبل هذاالنعى الاليم .وقلت ان العافية معنالامع اهل التطعيم .وانه اية من الايات. ومعجزة عظيمة من المعجزات .فنسربهاو معذلک نبكى على الثيبات الباكيات. واليتامى الذين ودعواباء هم قبل وقتهم بتلک المعالجات فيااسفاعلى يوم عرضوافيه للتطعيم. وليت شعرے لواتونی مومنين لحفظوامن هذاالبلاء العظيم ومادراک ماهذه الافةثم مادراک ماهذه الافة . فاعلم ان فى ارضناهذه قرية(۴۰)يقال

اوردردناک خبر تھی۔جس کے سننے سے شانے کانپ اٹھے۔ہماری کوشش (محنت) کا گھوڑا اس خبر کی شدت سے لنگڑا ہوگیا۔ہم نے اس خبر کو غمناکی کی حالت میں پڑھا۔اور ہمارے منہ سے نکلا کہ ''ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے'' یہ وہ خبر تھی جس کی اطلاع ہم نے اس دردناک موت کے نقارہ بجنے سے پہلے دے دی تھی۔اور میں نے کہا تھا کہ عافیت ہمارے ساتھ ہے نہ کے طاعون کا ٹیکہ لگوانے والوں کے ساتھ۔اور یہ نشانوں میں سے ایک بڑا نشان ہے۔اور معجزات میں سے ایک عظیم معجزہ ۔اگر چہ یہ نشان ہمیں خوش کرنے والا تھا۔باوجود اس کے میں رویا بیواؤں اور یتیم بچوں کے لیے اور میں رویا ان کے لیے جن کے آبا اس علاج کی وجہ سے ان کو وقت سے پہلے چھوڑ کر چلے گئے۔کتنا منحوس تھا وہ دن جس دن ان لوگوں نے اپنے آپ کو ٹیکے کے لیے پیش کیا تھا۔کاش کہ وہ میرے پاس مومن بن کر آتے تو اس عظیم بلا سے محفوظ رکھے جاتے۔ اور تجھے کیا معلوم کہ یہ آفت کیا تھی؟ تو نہیں جان سکتا کہ یہ آفت کیا تھی؟ پس جان لے کہ ہمارے اس ملک میں ایک بستی ہے جس کا نام ملک وال ہے ۔اتفاق سے طاعون کا ٹیکہ لگانے والا عملہ مردوں کے ایک گروہ کے ساتھ اس بستی والوں سے ملا۔اور نرمی اور حیلہ سازی سے انہوں نے لوگوں کو ٹیکہ لگوانے کے لیے بلایا۔جو لوگ اس ٹیکہ کو لگوانے کے لیے تیار ہوئے ہلاکت اور تباہی

لهاملكوال۔ فاتفق عملة التطعيم
وافوااهلهامع حزب من الرجال ودعوهم
الى هذاالعمل بالرفق والاحتيال۔ فقيض
القدر لتتبيرهم وتدميرهم انهم
حضرواتلك العملة وكانو اتسعة
عشر نفراعدة واما اسماء هم فاقرؤا
الحاشيةفعرضوانفسهم للتطعيم جرء ة
ليكونوانموذجالمن يخشاه شبهة۔
فلمادخل سم التطعيم عروقهم
صهراكبادهم واذاب فوادهم
وخبطواقلقين۔ ثم لماهجرواتغيرت
حواسهم واترعت من الموت كاسهم۔
فاصبحوافى دارهم جاثمين۔ وردوامانات
الارواح الى اهلها☆وملئت البيوت بكاء
وجزعاوصارت الاقارب
كالمجانين۔هناك قامت القيامت فى
تلك القرية وارتفعت اصوات النوادب
بالكلم المولمة۔ وكلمن كان فى القرية
سعوااليهم متعجبين ومتاسفين
وانثالواالى بيوتهم موجفين وباكين۔

ان کا مقدر بن گئی ۔یہ ٹیکہ لگوانے والوں کی تعداد انیس(۱۹)تھی۔ان کے ناموں کو حاشیہ میں درج کیا جاتا ہے۔☆ان لوگوں نے جرأت کے ساتھ اپنے آپ کو ٹیکہ لگوانے کے لیے پیش کیا تا کہ وہ ان لوگوں کے لیے نمونہ بن سکیں جن کو اس کے بارے میں شبہ تھا اور وہ یہ ٹیکہ لگوانے سے ڈرتے تھے۔پس جب اس طاعون کے ٹیکے کا زہر ان کی رگوں میں داخل ہوا تو ان کے دلوں اور جگروں کو پگھلا دیا اور وہ بے قراری میں گر گئے۔ پھر جب دوپہر آ گئی تو ان کے حواس متغیر ہو گئے۔ان کی زندگی کا پیالہ موت سے بھر دیا گیا۔اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے منہ گر گئے۔انہوں نے روحوں کی امانت ان کے اہل کے سپرد کر دی ح ۲☆۔گھر چیخ و پکار اور آہ و بکا سے بھر گئے اور ان کے عزیز و اقارب پاگل ہو گئے۔وہاں اس بستی میں قیامت برپا ہو گی۔جگر پھاڑ دینے والے کلمات کے ساتھ نوحوں کی آوازیں بلند ہو گئیں۔بستی کا ہر باسی افسوس اور تعجب کے انداز میں دوڑ کر گیا۔وہ ان کے گھروں میں خوف زدہ اور روتے ہوئے داخل ہوئے۔ان کی عورتوں اور بچوں پر جو گذری اس کے بارے میں تو سوال ہی مت کرو۔ان کے آنسو سیل رواں کی طرح جاری ہو گئے۔انہوں نے اپنے گریبان پھاڑ ڈالے۔ان کے دل پارہ پارہ ہو گئے۔کرب ان کے اندر بھڑک اٹھا۔انہوں نے ہر دوست اور قریبی کو پکارا۔انہوں نے طاعون کے ٹیکہ پر لعنت بھیجی جب انہوں

واما امر علی نسوانهم وصبیانهم فلاتسئل عن شانهم انهم اسالوا الغروب۔ وعطوا الجیوب۔ ومزقوا القلوب وسعروا الکروب وتذکر کل حمیم الحمیم۔ ولعنوا التطعیم بمارء والاحیاء هم صرعی ۔ وتفجع کلمن سمع هذه الفاجعة العظمیٰ (۴۱) وطارت عقول القربیٰ وصارنهارهم کلیل اغسیٰ۔ وما کان فی القریة رجل الاانتهی الی فنائهم۔ وتصدی لاستنشاء انباءهم۔ والله مانصفنا الشهربعدنباء تقدم ذکره للطلباء حتی ظهرت هذه الواقعة من القضاء۔ وصدقت وحی الله وکلماعثرت علیه من حضرة الکبریاء ولمااطلعت عملة التطعیم علی هذه الحوادث الواقعة۔ بادروا الی نائب السلطنة۔ واسرجواجواد الاوبة۔ بهتواماظهرمن الاقدارالسماویة۔ وبعدذلک ثنی الله عنان الحکومة عن الاصرارعلیٰ هذه الاعمال المشتبهة۔ بل انفت الدولة من شدة کانت فی الازمنة

نے اپنے زندوں کو مردہ پایا۔ جس کسی نے بھی اس عظیم حادثہ کے بارے میں سنا اس کا جگر پھٹ گیا۔ ان کے عزیز و اقارب کی عقل نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ اور ان کا دن کالی سیاہ رات میں بدل گیا۔ بستی میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا مگر ان کے گھر پہنچ گیا اور ان کے حالات پوچھنے لگا۔ اللہ کی قسم اس خبر کی اشاعت میں ابھی نصف مہینہ بھی نہیں گذرا تھا جس کا ذکر ہم نے طالبین حق کے لیے کیا تھا کہ قضائے الٰہی سے یہ واقعہ رونما ہو گیا اور اللہ کی وحی سچی ثابت ہو گئی جس کی مجھے خدا کی طرف سے اطلاع دی گئی تھی۔ جب طاعون کا ٹیکہ لگانے والے عملہ کو ان واقعات وحادثات کی خبر ملی تو وہ فوراً ارکان سلطنت کی طرف گئے۔ انہوں نے واپسی کے لیے فوراً اپنے گھوڑوں کی زین کسی۔ آسمانی قدر کو ظاہر ہوتے ہوئے دیکھ کر وہ مبہوت ہو گئے۔ اس واقعہ کے بعد اللہ نے حکومت کو ان مشکوک اعمال یعنی طاعون کا ٹیکہ لگوانے پر اصرار کرنے سے باز رکھا۔ بلکہ جس شدت سے پہلے حکومت یہ ٹیکہ لگوانے کا کہتی تھی اس کو اسی نے ناپسند کرنا شروع کر دیا۔ کیونکہ اس کی وجہ سے اس کی رعیت میں ایک لمحے میں انیس (۱۹) جانیں ضائع ہو گئیں۔ اس نے برقی تار کے ذریعہ طاعون کا ٹیکہ لگانے سے منع کر دیا۔ پھر حکومت نے نرمی اور محبت کا طریقہ اختیار کیا۔ اور اس نے وہ طریقہ ترک کر دیا جو کہ عوام کی نظر میں جبر کے مشابہ تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس حکومت نے شفقت

السابقة وذلك بماضاعت به نفوس
تسعة عشرمن الرعية. فی ساعة واحدة.
ومنع التطعيم بالرسائل البرقية. ثم اخذ
طريق الرفق والتوء دة .وترك طريق
يشابه الجبر فی اعين العامة. ولاشك
ان هذه الدولة ماالت شفقة وماتركت فی
جهد هادقيقة. وماختار التطعيم
الابعدماراء ت فيه منفعة ﴿۴۲﴾ والحق ان
الامر كان كذالك الی ان خالفناه من
وحی السماء. فاراد اللّٰه ان يصدق
قولناوينجينامن السن الجهلاء. فعند
ذالك ابطل نفع التطعيم واحدث مضرة
فيه ليظهرصدق ماخرج من فيه . ولولم
يكن كذلك فكيف كان من الممكن ان
يظهر الاية ويتحقق لناالحفظ والحمائة.
واللّٰه ان لم يهلك اهل تلك القرية
لهلكت والحقت بالكاذبين .لانی كنت
اشعت العافية معنا وهذ هو معيار صدقنا
عندالطالبين. ولوظهر عكسه فهومن
امارت كذبی فليكذبنی عند ذلك من

کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔اس کوشش میں کوئی دقیقہ
فروگذاشت نہیں کیا۔اس نے طاعون کا ٹیکہ لگوانے کے عمل
کو اس وقت تک اختیار نہیں کیا تھا جب تک کہ اسے اس میں
کوئی فائدہ نظر نہیں آیا۔اور حق یہ ہے کہ اصل معاملہ اسی
طرح تھا ہم نے اس کی مخالفت آسمانی وحی کی وجہ سے کی
ہے۔پس اللہ نے ارادہ کیا کہ ہماری بات کو سچ ثابت کرے
اور ہمیں جاہلوں کی زبان سے رہائی بخشے۔ان حالات میں
طاعون کے ٹیکے کا فائدہ اللہ نے زائل کر دیا۔اور اس میں
نقصان کا پہلو ظاہر کر دیا تا کہ اس صدق کو ظاہر کر دے جو کہ
اس کے منہ سے نکلا تھا۔اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ کس طرح ممکن
تھا کہ نشانات ظاہر ہوتے اور ہمارے لیے اللہ کی حفاظت اور
حمایت کس طرح سچی ثابت ہوتی۔اللہ کی قسم اگر اس بستی کے
رہنے والے ہلاک نہ کیے جاتے تو میں ہلاک ہو جاتا اور
جھوٹوں کے ساتھ جا ملتا کیونکہ میں نے یہ شائع کیا تھا کہ
عافیت ہمارے ساتھ ہے۔اور طالبوں کے نزدیک یہ ہماری
صداقت کا معیار ہے۔اگر نتیجہ اس کے برعکس ظاہر ہوتا تو وہ
میرے جھوٹے ہونے کی نشانی ہوتا۔اس وقت ہر ایک
مکذب میری تکذیب کرتا۔یہ **کُشتی** لوگوں کی آنکھ میں
نشان کی حیثیت رکھتی تھی۔میں اس دوران معلق تھا کہ آیا اس
جنگ میں زندہ کیا جاؤں گا یا قتل۔پس اللہ نے ارادہ کیا کہ
مجھے غالب کرے جیسا کہ اس نے اس سے قبل کئی موقعوں پر
مجھے غلبہ دیا۔پس حکومت کا اس میں کوئی گناہ نہیں بلکہ یہ تو

كان من المكذبين و كانت هذه المصارعة كدرية فى اعين النا س و كنت كمعلق اما ان احيئ واما ان اقتل فى هذاالباس. فاراداللّٰه ان يغلبنى كماغلبنى من قبل فى مواطن. فليس علے الحكومة ذنب بل كانت اية عند ربى فاظهر واعلن. ولابدمن ان نقبل ان هذه الحادثة داهية عظمیٰ ومصيبة كبرىٰ. وترتعدالفرايص الى هذااليوم بتصورهذه الواقعة ﴿۴۳﴾ولانجدمثلهافى الايام السابقة. وما كان بال قوم شقت هذه الفجعة جنوبهم وكوى الجزع قلوبهم. و كيف كان لطم الخدودوضرب الصدورعند تلك البلوىٰ. اذاماالحق فى ساعة احياء هم بالموتى. ومع ذلك لاجناح على الحكومة البريطانية. فانهااختارت ذلك بصحة النية بعد التجربة الكثيرة وبذ ل الاموال لدفع هذالمرض اكثرمماتبذل الدول الاخرىٰ. فى مثل هذه المواضع المقلقة لانجاء الرعية.

میرے رب کی نشانی تھی جو کہ ظاہر ہوئی اور اس کا اعلان ہوا۔ یہ ضرور ہے کہ پہلے ہم یہ قبول کریں کہ یہ حادثہ ایک عظیم مشکل اور بہت بڑی مصیبت ہے۔ اور اس واقعہ کے تصور سے آج تک شانے کانپ رہے ہیں۔ پچھلے زمانے میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس قوم کا کیا حال ہوگا جس کے گریبانوں کو اس واقعہ نے پھاڑ دیا۔ اور اس داغ نے ان کے دلوں کو چاک کر دیا؟ وہ کیسی حالت تھی جب رخساروں پر طمانچے مارتے تھے اور سینوں کو پیٹتے تھے۔ جب یہ مصیبت ان پر نازل ہوئی؟ جب آن واحد میں ان کے زندے مردوں سے جا ملے۔ باوجود اس کے گناہ حکومت برطانیہ کا نہیں تھا۔ کیونکہ اس نے یہ طریقہ (ٹیکہ کا عمل) اچھی نیت اور کثیر تجربہ کے بعد اختیار کیا تھا۔ اور اس مرض کو ختم کرنے کے لیے اور اس دل پھاڑنے والی مصیبت کے وقت رعیت کو نجات دلانے کے لیے اس نے اس سے زیادہ مال خرچ کیا جتنا کہ دوسری حکومتیں خرچ کریں۔ اسی طرح حکومت کے ارا کین بھی محل اعتراض نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ حکومت اور اس کے ارا کین نہیں جانتے تھے کہ اس کا کیا نتیجہ ظاہر ہونے والا ہے۔ اس حادثہ نے ان کے جگر جلا دیئے۔ اور ان کے دلوں کو نرم کر دیا۔ اس مصیبت نے انہیں دردناک کر دیا۔ اور اس آفت نے انہیں زخمی کر دیا۔ یہ جو اچانک اس بستی پر مصیبت آئی اس تک عقل نہیں پہنچ سکی۔ اس لیے حکومت نے ان کے ورثاءؑ کے لیے وظیفے مقرر کر دیئے۔ اور بہت

وكذلك لايعوداعتراض الى اركان السلطنة۔ فان الدولة وارکانهاماكانوايعلمون ماظهرمن النتيجة۔ وقد اتقدت لهذه الحادثة اكبادهم۔ ورق فوادهم۔ والمهم هذه الداهية واوجعهم هذه المصيبة۔ بمافجأ القرية بلاء۔ وماسبق اليه دهاء ولاجل ذلك فرضت الدولة وظائف لورثاء هم۔ واستهم مع الاسف الكثيروقامت لايوائهم۔ وبذلت العنايات لارضاء هم۔ وكان التطعيم عندهافي اول امره كمائدة(۴۴) تتجلب لهاالافواه۔ وتتلمظ لهاالشفاه۔ ولكن بعد ذلك اخذ ت بالتوجه التام طريق الاحتياط والاحتماء۔ واوجبت مراعاته الٰى الانتهاء وكذلك جرت عادة هذه الحكومت۔ فانهاتفعل كلماتفعل بكمال الحزم والتور ة وانهاتتعهدرعاياهاكالابناء۔ ولاترضٰى بامرفيه مظنة الايذاء۔ ولذالك وجب شكرهابماتساعد مساعد ة الامهات۔ واين

زیادہ افسوس کے ساتھ ان کی اشک شوئی کی اوران کے ساتھ مہربانی کاسلوک کیا۔ان کی رضا کی خاطر عنایات خرچ کیں ۔ابتدا میں حکومت کے نزدیک طاعون کا ٹیکہ ایسا آسمانی مائدہ تھا جس سے منہ میں پانی آجاتا ہے اوراس کی مٹھاس سے ہونٹ چمٹ جاتے ہیں ۔لیکن اس کے بعد حکومت نے پوری توجہ کے ساتھ احتیاط اور حمایت کا طریقہ اختیار کیا۔اور اس نے مراعات کی انتہا کردی ۔اسی طرح اس حکومت کی عادت ہے۔اور یہ جو بھی کام کرتی ہے اس کو کمال احتیاط اور محبت سے کرتی ہے۔ اور یہ حکومت اپنی رعایا کی حفاظت اس طرح کرتی ہے جس طرح اس کے بیٹے ہوتے ہیں ۔اور اس کام کو پسند نہیں کرتی جس میں ایذا کا شائبہ تک ہو۔اس لیے اس کا شکر واجب ہے کہ اس نے ماں کی طرح مدد کرنے کی کوشش کی۔ اس طرح کی حکومت کہاں پائی جاتی ہے؟ چاروں طرف ڈھونڈ کر دیکھو لو۔اور میں دیکھتا ہوں کہ ہر عاقل اس کے احسان کی وجہ سے اس کی تعریف کرتا ہے۔اور جان وروح سے اپنے آپ کو اس پر فدا کرتا ہے۔ یہ اس کے احسانات اور اچھے سلوک کی وجہ سے ہے۔پس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس نعمت پر۔اس لیے ہر مسلمان مرد اور عورت پر اس حکومت کا شکر واجب ہے کیونکہ یہ سیاست سے اور انصاف سے ہماری عزتوں اور مالوں کا تحفظ کرتی ہے۔ ہر مومن پر حرام ہے کہ اس سے جہاد کی نیت سے مقابلہ کرے۔ یہ جہاد نہیں بلکہ فساد کی بدترین

کمثل هذه الحکومة فاطلبوافی
الاقطاروالجهات. واری کل عاقل یثنی
علیهاالمنتهاویفد یها بمهجته وذالک
لاحسانها وکثرة حسنتها فالحمدلله
علی هذه النعمة. ولذالک وجب علےٰ کل
مسلم ومسلمة شکرهذه الدولة.
فانهاتحفظ نفوسنا واعراضنا
واموالنابالسیاسة والنصفة. وحرام علی
کل مومن ان یقاومهابنیة الجهاد.
وماهوجهاد بل هواقبح اقسام الفساد.
وهل من شان فتوة الاسلام ان نعتاض
احسان المحسن بالحسام. ثم اعلم ان
لانتکلم بشیء فی شان (۴۵) التطعم. بل
نعترف بفوائده وبمافیه من النفع العظیم.
ونقربان فیه شفاء للناس ولاخوف
ولاباس. ولذلک لماشاهد ت الحکومة
ان صول الطاعون بلغ الٰی غایته. وهوله
انتهی الی نهائته. اٴثرت التطعم علی کل
تدبیرواعدت له الوسائل بصرف مال
کثیر. واجتهدت فی بذل وسعها تفجعا

قسم ہے۔اور کیا یہ مرد مسلمان کی شان ہے کہ وہ محسن کے
احسان کا بدلہ تلوار سے دے؟ پس جان لو کہ میں طاعون کے
ٹیکے کے بارے میں کوئی اعتراض نہیں کرتا بلکہ ہم تو اس کے
فوائد اور نفع عظیم کے معترف ہیں۔اور ہم اس کا اقرار کرتے
ہیں کہ اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے اور کوئی خوف اور
اندیشہ نہیں ۔اسی طرح جب حکومت نے مشاہدہ کیا کہ
طاعون کا حملہ اپنی انتہا کو پہنچ گیا ہے اور اس کے خوف کی کوئی
انتہا نہیں رہی تو اس نے تمام تدابیر پر طاعون کے ٹیکے کو ترجیح
دی۔اس کے لیے کثیر مال خرچ کر کے وسائل مہیا کیے۔اس
حکومت نے اپنی وسعت کے مطابق پوری کوشش کی تا کہ
طاعون زدہ مخلوق کی دردمندی کی خاطر طاعون کی تلوار کو نیام
میں ڈال دے۔اور یہ طاعون کے ٹیکے کا عمل کئی سال جاری
رہا۔اور ہمیں اس کے ضرر کی کوئی ٹھوس خبر نہ ملی تھی ۔ بلکہ
صاحب رائے تو اس دوا کی تعریف ہی کرتے تھے۔اور یہ
خیال کرتے تھے کہ یہ سریع تاثیر والی دوا ہے۔اور کہ یہ امور
شفا میں زیادہ دخل دینے والا ہے ۔یہ معاملہ اسی طرح
تھا جب تک کہ میں نے اپنی کتاب کشتی نوح لکھی ۔اور میں
نے اس کتاب میں اللہ قدوس کے حکم سے طاعون کا ٹیکہ
لگوانے کی مخالفت کی ۔اور میں نے کہا کہ عافیت بہت عمدہ
باقی رہنے والی اور دردناک عذاب سے بہت دور ہے۔اور
یہ سب کچھ ہمارے لیے ہے نہ کہ ٹیکہ لگوانے والوں کے
لیے۔پس اگر میرا کلام سچا ثابت نہ ہو تو میں اللہ عظیم کی طرف

لـلـخـلـق الـمـطـعـون۔ لـتـغـمد بـه ظـبـی الـطـاعـون۔ وكـان هـذا الـعمل جاريا من سـنوات۔ وما سمعنا مضرتد من ثقات۔ بل كـان اهـل الاراء يثـنـون عـلـى هذاالدواء۔ ويـحسبـونـه اسـرع تـاثيـراوادخل فـی امـورالشفاء۔ وكان الامر هٰكذاالی ان الّفت كتابی سفينة نوح۔ وخالفت التطعيم فيه بـامـر الـلّٰـه السبـوح ۔ وقلت ان العافية اصفاها وابقاها وابعدها من العذاب الاليم هی كلها معنالا مع اهل التطعيم ۔ فان لم يـصـدق كـلامـی هـذا فـلسـت من اللّٰـه الـعظيـم ۔ فـارتـفـع الاصـوات بـالطعن والـمـلاقه۔ وقالوا اتخالف هذا(۴۶) العمل وهو مناط السلامة۔ واماتذكر من وحيک فهوليس بشئی وسترجع بالندامة اوتقيم عـليـک وعـلـی من معک عذاب القيامة وان الـعـافية كلها فی التطعيم وقد جربه المجربون ۔ فمن عمل به فلاخوف عليهم ولاهـم يطـعـنـون۔ هـنـالک رق قلبی۔ وفـاضـت دمـوع عيـنـی۔ بـما رائيت زی

سے نہیں ہوں ۔ اس پر طعنوں اور ملامت کی آوازیں اٹھنے لگیں ۔ انہوں نے کہا کہ کیاتو اس عمل کی مخالفت کرتا ہے؟ حالانکہ اس پر سلامتی کا دارومدار ہے۔اور جوتو اپنی وحی کا ذکر کرتا ہےتو وہ کچھ چیز نہیں ۔اور عنقریب تو نادم ہوکر لوٹے گا۔یا تجھ پراور جو تیرے ساتھ ہیں ان پر قیامت جیساعذاب نازل ہوگااور کہ ساری عافیت صرف طاعون کا ٹیکہ لگوانے میں ہے ۔اوراس کوتجربہ کرنے والوں نے خوب تجربہ کرکے دیکھا ہے۔پس جواس پرعمل کرے گااس پر کوئی خوف نہیں اور نہ اس کوطاعون ہوگی ۔اس وقت میرے دل پر رقت طاری ہوگئی ۔میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے جب میں نے لوگوں کو غیر مسلموں کے لباس میں دیکھا کہ وہ لوگوں کے حیلوں پرایمان لاتے ہیں اور رب العالمین کے وعدے پر یقین نہیں رکھتے ۔وہ صاحبان تجربہ کے پاس پناہ ڈھونڈتے ہیں اور اللہ کی پناہ تلاش نہیں کرتے ۔ان کی بات مانتے ہیں جوظن کی پیروی کرتے ہیں اس کی بات نہیں مانتے جس کے حکم کے نیچے موت ہے۔پس میں نے اللہ کے حضور اس کا شکوہ کیا کہ وہ مجھے اس سے بری کرے جو میرے بارے میں کہا گیااور مجھے تہمتوں سے نجات دے تا کہ میرے مخالفین کے منہ بند ہوجائیں اور عافیت کی برکات ہماری طرف لوٹیں ۔اور کہ طاعون کا ٹیکہ لگوانے کا عمل باطل کرے اور اس میں کوئی آفت ظاہر کرے ۔اور تا کہ لوگ دیکھ لیں کہ مجھے غلطی پر سمجھنے والے خود غلطی پر تھے۔تا کہ لوگ

الناس غير زى المسلمين۔ ورئيت انهم يوء منون بحيل الناس ولا يومنون بوعد رب العلمين ۔ ياوون الى اولى التجاريب ۔ولا ياوون الى الله القريب۔ ياخذون عن الذين يظنون ولا ياخذون عن الذى تحت امره المنون ۔ فشكوت الىٰ الحضرة۔ ليبرء نى ممّاقيل وينجينى من التهمة۔ وليبكت المخالفين وير دا لينا بركات العافية۔ ويبطل عمل التطعيم ويظهر فيه شيئاً من الافة۔ ويرى الناس انهم خطئوافى التخطية۔ وليعلم الناس ان الشفاء فى يده لافى ايدى الخليقة ۔ فلم از ل ادعوا وابتهل واقبل على الله ذى الجبروت والقدرة۔ حتى بانت امارة الاستجابة ﴿۴۷﴾وصدق النباء المكتوب۔ واستنجز الوعد المكذوب۔ وافتحم التطعيم فناء الانام ۔ افتحتام الضرغام ۔ وءرى الناس مضرته بالعينين۔ وناب العيان مناب عدلين۔ واشرق الحق كاللجين۔ وقضينا الدين۔ بالدين هذا

جان لیں کہ شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے نہ کہ مخلوق کے ہاتھ میں ۔پس میں عجز وزاری کے ساتھ دعا کرتا رہا۔اور خدائے قادرو جبروت کے آستانے پر گرارہا یہاں تک کہ میری دعاؤں کی قبولیت کے نشان ظاہر ہوگئے ۔اور لکھی گئی خبر سچ ثابت ہوئی۔اور وہ و عدہ پورا ہوگیا جیسے جھٹلایا جا تا تھا۔ طاعون کا ٹیکہ لوگوں کے صحن میں داخل ہوگیا جس طرح کہ شیر داخل ہوتا ہے۔اور لوگوں نے اپنی دونوں آنکھوں سے اس کا نقصان دیکھ لیا ۔دونوں آنکھوں نے دو گواہوں کی طرح اس کا مشاہدہ کیا۔اور حق چاندی کی طرح واضح ہو گیا۔اور ہم نے قرض کو قرض کے ساتھ ادا کر دیا۔زمانے نے جو ملک وال میں کیا تھا اس کی یہ حقیقت ہے۔یہ کچھ نہیں مگر ان لوگوں کے لیے تنبیہ ہے جو اللہ عزوجل کا انکار کرتے ہیں۔ہم ان سے اعراض کرتے تھے جیسا کہ بڑے لوگوں کی شان ہے کہ وہ ذلیل لوگوں سے اعراض کرتے ہیں ۔لیکن اللہ نے ارادہ کیا کہ وہ ہمارے درمیان کھول کر فیصلہ کرے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۔پس اس نشان کے بعد خاموش ہوجا اللہ تجھے اپنی عافیت میں رکھے ۔اللہ تجھے ہدایت دے تو گمراہی کے راستے کی طرف مت جا۔ اے شیخ! جو تو نے میرا عذر سنا ہے اور جو میرے رب کا نشان دیکھا ہے وہ تیرے لیے کافی ہے ۔اس نشان سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جس چیز میں چاہتا اس میں تاثیر ڈال دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اس سے تاثیر سلب کر لیتا ہے۔اصل

اصل ماصنع الدهر فی ملکووال۔ وان هو الاتبنیة للنفوس الابیة من اللّٰہ ذی الجلال۔ وکنا اعرضنا عنهم اعرض العلیة عن الارذلین۔ ولکن اللّٰہ اراد ان یفتح بیننا وهو خیر الفاتحین۔ فاسکت عافاک اللّٰہ بعد هذه الایة۔ ولاتذهب ارشدک اللّٰہ الی طرق الغوایة۔ وحسبک یاشیخ ماسمعت من اعتذاری۔ ثم مارئیت من ایة جباری۔ وثبت من هذه الایة ان اللّٰہ یودع التاثیرمایشاء ویسلبه مایشاء۔ والاصل امره المجرد والاسباب له الافیاء۔ والتطعیم نافعا کان اومضرالانبحث فیه بعد ظهور الایة۔ فان الافحام قد انتهی الی الغایة وماکان لاحدان یعزیها الی نوب الزمان۔ فانها اردفت بنباء الرحمٰن۔

﴿۴۸﴾وانها لیست بایة بل اٰیات۔ وکلهامشرقه کالشمس بینات۔

فالاوّل۔نباٴ اشعته قبل ظهور الطاعون وسیله۔ وقبل ان یجلب برجله وخیله۔

حکم اللہ کا ہوتا ہے اور اسباب تو اس کے لیے محض سایہ کے طور پر ہیں۔ طاعون کا ٹیکہ نفع بخش تھا یا مضر اس نشان کے ظاہر ہونے کے بعد ہم اس پر بحث نہیں کرتے۔ کیونکہ اتمام حجت اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔ اب کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ اس کو حوادث زمانہ سے منسوب کرے۔ کیونکہ یہ طاعون تو خدائے رحمٰن کی دی ہوئی خبر کے بعد آئی ہے۔ وہ صرف ایک نشان نہیں بلکہ کئی نشان ہیں۔ ان میں ہر ایک نشان سورج کی طرح چمکتا ہے اور واضح ہے۔ پس پہلی خبر یہ ہے جو میں نے طاعون کے سیلاب آنے سے قبل دی تھی۔ اس سے بہت پہلے کہ وہ اب پیادہ یا گھوڑوں کے ساتھ حملہ آور ہو۔ پس اس کے بعد طاعون ہندوستان پر اس طرح حملہ آور ہوئی جیسے کہ قتل و غارت گری کرنے والا لشکر۔ اس نے قیامت برپا کردی اور لوگوں کو **چُورا چُورا** کر کے رکھ دیا۔ دوسری خبر وہ ہماری کفالت اور حفاظت کے وعدہ کی خبر تھی۔ اور اس امر کی طرف کہ طاعون کے ٹیکے کو ترک کر کے اللہ کی طرف رجوع کروں۔ اس لیے میں نے اس کے حکم کی اطاعت کی اور ایک غلام کی طرح اس کا حکم مانا۔ یہ میرے شایاں نہیں تھا کہ میں اپنے بزرگی والے رب کے حکم کو کراہت کی نظر سے دیکھتا۔ تیسری خبر ہمارے بعض مخالف علماء کو درندے کی طرح پڑ جانے والی طاعون کے بارے میں تھی۔ اس کا ذکر میں نے پہلے کر دیا ہے اس بیان کو یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔ جو کچھ میں نے کہا تھا وہ اس قدر مشہور تھا کہ اس کا ذکر

فاغار الطاعون بعد ذلک علی الهند
کالصعلوک ۔ واقام الحشرود ک
الناس کل الدکوک ۔

والنباء الثانی۔ هووعد تکفلنا ووعد
العصمة۔ والامر بترک التطعیم والر
جوع الی حضرة العزة۔ ولذالک اطعت
الامر ووقفت موقف العبید۔ وماکان لی
ان انف من امر الرب المجید ۔

والنباالثالث ۔عیث الطاعون فی
بعض العلماء من لاعداء ۔ وقد ذکرته
ولاحاجة الی اعادة الانباء ۔ وکلماقلت
امر مشتهروعلی الالسن دائر۔ وکل من
خالف فهو الان حائر ۔ ومن منن الله انه
وقانی فی کل موطن وصمة طیش
السهام واخداج الوحی والا لهام ۔
واماالطبیب فلایا من العثار ۔ ولو شرب
من العلوم البحار۔

سیماالتطعیم الذی یخشیٰ علی الناس
من اثر سمه۔ والتشخیص ناقص(۴۹)
والعقول بمعزل عن فهمه ۔ وربمایسمع

ہرزبان پر جاری تھا۔ ہروہ جس نے میری مخالفت کی تھی اب وہ
حیران ہے۔اللہ کے احسانوں میں یہ بھی ہے کہ اس نے مجھے
ہرموقعہ پر باطل ہونے سے، تیروں کا نشانہ بننے سے،اور میری
وحی اور الہام کے ناقص ہونے سے بچایا۔ جہاں تک ڈاکٹر کا
تعلق ہے تو وہ لغزش سے مبرّا نہیں خواہ اس نے سمندروں کا
علم ہی کیوں نہ پیا ہو۔خاص طور پر طاعون کا ٹیکہ وہ ہے جس
کے زہر کے اثر سے لوگوں کو ڈرایا جاتا تھا۔اور ابھی اس کی
تشخیص بھی ناقص ہے۔اور عقلیں اس کے سمجھنے سے بہت دور
ہیں ۔بسا اوقات ڈاکٹر کو مریض کے وارثوں سے یہ بھی
سننا پڑ جاتا ہے کہ تو غرق ہو جائے تو نے کیا کیا اور ایک جان
ضائع کر دی ۔بسا اوقات ڈاکٹر بڑی خطا کھا سکتے ہیں ۔اور
مریض کو ایک دردناک عذاب کا ہدیہ دے سکتے ہیں ۔پس
مریض اس دنیا کے سمندر کے پانی کو پھاڑتی ہوئی کشتی کی طرح
عبور کر جاتا ہے۔اور یکے بعد دیگرے اس جہان سے رخصت
ہو جاتے ہیں۔پس اس وقت وہ بھاگتے ہیں۔اور اتاری ہوئی
اپنی زین کو کستے ہیں۔اور اپنے باندھے ہوئے گھوڑوں کو کھول
دیتے ہیں ۔اسی طرح ان ڈاکٹروں کے راستے میں آفات
ہیں۔ان کے ہر قدم پر خطا ہے۔اور اس طرح کی مثالیں ہم ہر
ڈاکٹر کے بارے میں سنتے ہیں جاہل ہو یا دانا۔کون ہے جو
خطا سے مبرأ ہے؟ یا اس کو صرف کامیابی ہی ملی ہے۔میں نے
اس پیشے کے بارے میں کافی کتابیں پڑھی ہیں ۔مجھے اس کا
اتنا شوق تھا جیسے کہ بھوکے کو روٹی کا۔پس میں نے دیکھا کہ یہ

الطبيب من ورثاء مريضه ويحك
ماصنعت. والنفس اضعت وربما
يخطئى الاطبئاخطاء عظيما. ويهدون
الى المريض عذابا اليما. فيعبر المرضى
بحر الدنيا كالسفن المواخر. ويموت
الواحد منهم بعد الاخر. فعند ذلك
يفرون. ويشدون سروجهم المحطوطة.
ويحلون افراسهم المربوطة. كذلك فى
سبيلهم آفات. وفىٰ كل خطو ة خطيات.
وانانسمع امثال ذلك فى طبيب جاهل
واريب ومن ذالذى ما اخطاقط. اوله
الاصابة فقط. وانى قرء ت كتبامن هذه
الصناعة. واشتقت اليهاشوق الخبز عند
المجاعة. فرايتها فرس البراز لاطرف
الوهاد. وعند عضال زرعها اقل من
الحصاد. ثم رزقت رزقاحسنا من وحى
اللّٰه اللطيف الشريف. فوجد ت الطب
بجنبه كالكنيف. واذاجاء نى الوحى
بكماله. وكشف الدجى بجماله قلت(۵۰)
ياوحى ربّى اهلاوسهلا رحب واديك
وعز ناديك انت الذى يهب للعمى

صرف میدان کے گھوڑے ہیں تنگ راستے کے نہیں۔ خطر
ناک بیماری وقت یہ حکمت فصل کے کاٹنے سے بھی کم تر
ہے۔ پھر میں نے اللہ کی لطیف اور بزرگ وحی سے رزق
حاصل کیا بہت اچھا رزق۔ اس کے مقابلہ میں میں نے طب کو
محض گندگی پایا۔ اور جب وحی مجھ پر پورے کمال کے ساتھ
اتری اور اس نے اپنے جمال سے تاریکی کو دور کردیا تو میں نے
کہا اے میرے رب کی وحی خوش آمدید۔ تیری وادی بہت وسیع
ہے۔ تیری صحبت عزت اور بزرگی والی ہے۔ تو وہ ہے جو
اندھے کو آنکھیں عطا کرتی ہے اور گونگے کو مناسب کلام بخشتی
ہے۔ تو مردوں کو زندہ کرتی ہے اور نشانات دکھاتی ہے۔ تیری
اور طب کی آپس میں کیا نسبت ہے! طب تو محض ایک مکھی کی
طرح ہے۔ تو دلوں کو عاشق بنادیتی ہے۔ بےقراری کو دور کرتی
ہے اور سکینت نازل کرتی ہے۔ اور تو بچانے والی کشتی سے
مشابہ ہے۔ ان اوراق پر قربان جاؤں جو تیرا آئینہ ہیں (یعنی
جن پر تو درج ہوتی ہے) قربان جاؤں ان قلموں پر جو تیرے
لکھنے کا سبب بنتی ہیں۔ تیرے صحیفوں نے ہر ضرورت کے وقت
ہمارے لیے تیرے اوراق کھولے۔ اور بہت اچھے انداز میں
کھولے جیسے کہ وہ تازہ پھل ہیں یا بنی سنوری کنواری
عورتیں۔ پس حاصل کلام یہ کہ میں نے جو کچھ پایا وہ رحمٰن خدا
کی وحی سے حاصل کیا۔ میں نے اپنی کمزور اونٹنی کو اس وحی کے
تازیانے سے اپنے دشمنوں کی طرف چلایا۔ کیونکہ انسان کے
حیلے رحمٰن کی وحی کا مقابلہ نہیں کرسکتے کیونکہ وحی غالب آجاتی

العيون۔ وللصم الكلام الموزون۔ ويحي الاموات۔ ويرى الايات۔ مالك وللطبابة۔ وان هى الا كالذبابة۔ انت الّذى يصبى القلوب ويزيل الكروب وينزل السكينة ويشابه۔ السفينة طوبى لاوراق هى مراء تك وواهاً لاقلام هى ادواتك۔ وصحفك نشرت لنا اور اقها عند كل ضرورة كانها ثمرات۔ اوعذارى متبرجات۔ فالحاصل انى وجدت كلماوجدت من وحى الرحمان۔ ونسأ ث نضوى المجهود۔ بسوطه الى اهل العدوان۔ وان حيل الانسان۔ لاتبارزوحى الرحمان۔ الايغلب الوحى ويهدهامن البنيان۔ الم تركيف فعل ربنا بالمخاصمين۔ الم يجعل تطعيمهم مليمهم واكر منابالفتح المبين وسمعتم كيف اعتاض الناس منه بالراحة النصب۔ وبالصحت الوصب۔ وبالحيات الحمام۔ وبالنور الظلام۔ ومازال التطعيم يطرح بهم كل مطرح۔ وينقلهم(۵۱) الى مصرع من مسرح حتى زهقت نفوقسهم۔ وهم كالمبهوت واخر

ہے اور اس حیلے کو بنیاد سے اکھیڑ دیتی ہے ۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ ہمارے رب نے ہمارے دشمنوں کے ساتھ کیا کیا؟ کیا ان کے طاعون کے ٹیکے کو ان کے لیے ملامت نہیں بنا دیا؟ اور ہمیں کھلی فتح کے ساتھ عزت دی۔ اور تم نے سن لیا کہ اس طاعون کے ٹیکے سے کیسے لوگوں نے راحت کے بدلے رنج پایا ؟ اور صحت کے بدلے بیماری ؟ زندگی کے بجائے موت کا پیالہ پیا اور روشنی کے بجائے تاریکی کو گلے لگایا۔ طاعون کا ٹیکہ ان کو ہر میدان میں پچھاڑتا رہا۔ اس نے ان کو چراگاہ سے خواب گاہ کی طرف منتقل کر دیا۔ یہاں تک کہ ان کی جانیں ضائع ہو گئیں ۔ وہ مبہوت ہو کر رہ گئے ۔ اور گھروں سے قبروں کی طرف نکالے گئے۔ یہ تدبیر کرنے والے لوگوں کی آنکھوں میں دشمن کی طرح ہو گئے ۔ اور طاعون کے ٹیکہ نے آن واحد میں انہیں موت کے منہ میں دھکیل دیا۔ اور وہ پروانوں کی طرح بکھر گئے ۔ جو لوگ بچ گئے وہ طرح طرح کی اور بیماریوں میں مبتلا ہو گئے ۔ ان کی حالت چارپایوں جیسی ہوگئی۔ طاعون نے نہ ان کے نوجوانوں کو چھوڑا اور نہ بوڑھوں کو۔ جنہوں نے اس ٹیکے سے اجتناب کیا وہ طاعون کے ٹیکوں کی مجلسوں سے بھاگ گئے ۔ اور انہوں نے اس سے ایسی نفرت کی جیسے کہ وحشی جانور انسان کو دیکھ کر بدک جاتے ہیں ۔ ہم نہیں جانتے کہ اللہ نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ پس یہ فائدے ہیں اس طاعون کے ٹیکے کے اور یہ اس کا عظیم نفع ہے۔ پس تم اپنے رب کریم کے وعدے کا

جوامن البيوت وبقى المدبرون فى اعين الناس كالممقوت. والتطعيم جعل كلهم فى ساعة امواتا. فصدرو اشتا تا. والذين لم يموتوا فابتلو ببعض عوارض. كانو اكبهائم فماترك الطاعون البكرفيهم ولاالفارض. والذين اجتنبوا فهم طلعوا من مجالس التطعيم طلوع شارد ونفرو انفار ابد مانعلم ماصنع الله بهم. فهذه فوائد التطعيم وهذا نفعه العظيم. فلاتنكرو اوعد رب كريم وانه رحمة وسلام قول من رب رحيم. واما التطعيم فكم من بيوت به خلت. وكم من عيون اغرورقت. مابال قرية يبكون يتاميهابذكر الاباء. وماماتوا الابسم هذا لدواء. والذين شن الغارة عليهم الفناء كان اكثرهم من السن فى فتاء. فويل لقرية حم فيهاماتوقعته وظهر مااشعته وكان اسرع من ارتدا دالطرف. حتى تغيرت اعينهم. وضرے عليهم الموت ﴿٥٢﴾ كالطرف. وعن لعملة التطعيم كرب. وماكان الابالله حرب.

انکار مت کرو۔ بے شک وہ رحمت ہے اور رب رحیم کی طرف سے سلامتی کی بات ہے۔ جہاں تک طاعون کے ٹیکے کا تعلق ہے کتنے ہی گھر اس سے خالی ہو گئے۔ اور کتنے ہی آنکھوں کے چشمے اس سے خشک ہو گئے۔ اس بستی کا کیا حال ہوگا جس کے یتیم اپنے آباؤ اجداد کو یاد کر کے روتے ہیں۔ اور وہ نہیں مرے مگر اس دوا کے زہر سے۔ جن پر یہ فنا آئی ان میں اکثر جوان تھے۔ پس افسوس ہے اس بستی کے لیے جس میں میری توقعات کہ مطابق طاعون خوب بھڑکی اور وہ ظاہر ہو گیا جو میں نے شائع کیا تھا۔ یہ سب پلک جھپکنے میں ہی ہو گیا۔ یہاں تک کہ ان کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ اور موت ان پر گھوڑے کی طرح چڑھ دوڑی۔ اور طاعون کا ٹیکہ لگانے والے عملہ کو بے قراری کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ کچھ نہیں تھا مگر اللہ کے ساتھ کھلی جنگ۔ جب عملے نے ان لوگوں کی طرف نظر دوڑائی تو انہیں ہلاکت کا نشانہ پایا۔ انہوں نے موت کو ان کے چہروں پر دوڑتے ہوئے پایا اور موت انہیں کوچ کرنے کی منادی کر رہی تھی۔ لوگ عملے کو کن آکھیوں سے دیکھ رہے تھے۔ ان کی عیب جوئی کرتے تھے اور لعنت ملامت کرتے تھے۔ وہ زمین اور اس کے میدان سے باہر آ گئے اور روح کا پرندہ ابھی آشیانے میں تھا۔ پھر وہ روح پرواز کر گئی۔ اور ماتم کی صدائیں شدت اختیار کر گئیں۔ پس یہ حال ہے انسانی تجربات کا۔ پھر بھی وہ رحمٰن خدا کی وحی کا انکار کرتے ہیں۔ مرسلوں کے انکار اور

ولما اجالوا فيهم الطرف وجدوهم عرضة للتهلكة۔ ورؤ الموت يسعى على وجوهم وينادى للرحلة۔ ورو ءا القوم يلحظو نهم شزرًا۔ ويوسعو نهم زراية وزجرا۔ فخرجوا من الارض وعرصاتها۔ والطير فى وكناتها۔ ثم طارت الارواح۔ واشتد النياح ۔ فهدا حال تجارب الانسان ثم ينكرون وحى الرحمان واى شقاوة اكبر واعظم من انكار المرسلين۔ وسوء الظن بالمويدين يقول انت كاذب فمالهم انهم ينبهو ننى عنى۔ ويظنو ن انهم اعثر على نفسى من۔ ام كبر عليهم قولى انى انا المسيح۔ وما هو الا حسد معاصرة وانكار من الحق الصريح۔ فليتقوا ربهم ولايتكلموا اكشكس وقيح۔ فان اك كاذبا فسادرء كالغثاء۔ وان اك صادقا فمن ذالذى يطفى نورى بحيل الاطفاء۔ ووالله انى انا المسيح الموعود۔ ومعى ربى الودود۔ ‹۵۳› ووالله انه لايضيعنى ولو عادانى الجبال۔ ووالله انه لا يتركنى ولو تركنى الاحباء والعيال۔ ووالله انه

خدا کے تائید یافتہ لوگوں کے ساتھ براظن رکھنے سے بڑھ کر اور کیا بدبختی ہوگی۔وہ کہتے ہیں کہ تو جھوٹا ہے ۔ انہیں کیا ہوگیا ہے کہ وہ مجھے میرے ہی بارے میں خبر دیتے ہیں۔وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ مجھ سے زیادہ میرے نفس کو جانتے ہیں۔ یا ان پر میرا یہ قول کہ میں مسیح ہوں گراں گزرتا ہے۔یہ کچھ نہیں مگر ہم عصری کا حسد اور صریح حق سے انکار۔پس چاہیے کہ وہ اپنے رب کا تقویٰ اختیار کریں۔اور بدخو، بے حیا طرح گفتگو نہ کریں۔پس اگر میں کاذب ہوں تو میں خس وخاشاک کی طرح پھینک دیا جاؤں گا۔اور اگر میں سچا ہوں تو میرے نور کو پھونکوں سے کون بجھا سکتا ہے۔اور اللہ کی قسم کہ میں مسیح موعود ہوں اور میرا محبت کرنے والا رب میرے ساتھ ہے۔اللہ کی قسم وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا خواہ پہاڑوں جیسے زور آور میری مخالفت کریں ۔اللہ کی قسم وہ مجھے نہیں چھوڑے گا خواہ میرے احباب واعیال مجھے چھوڑ دیں ۔اور اللہ کی قسم وہ مجھے محفوظ رکھے گا خواہ دشمن تیز دھار تلوار لے کر میری طرف آئیں ۔ خدا کی قسم کہ خدا میرے پاس آئے گا خواہ میں جنگلوں میں پھینک دیا جاؤں ۔پس تم پوری تدابیر اختیار کرو اور مجھے مہلت مت دو۔پس عنقریب تم جان لوگے کہ انجام کار کیا ہوتا ہے۔یا تم مجھے زمینی حیلوں سے ڈراتے ہو اور اس سے نہیں ڈرتے جس کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔پس جب کبھی ان کے پاس نشانات آئے تو انہوں نے ان کو چھپانے

یعصمنی ولو اتی العدا بالمرھفات۔ وواللّٰہ انہ یاتینی ولو القی فی الفلوات۔ فلیکیدو اکل کیدو لایمھلون۔ فسیعلمون ای منقلب ینقلبون۔ ایخوفوننی بحیل الارض ولایخافون الذی الیہ یرجعون۔ افکلماجاء ھم من الایات فقطعو اعلیھا بدس منھم والغاء الامر بالشبھات۔ ومانکر اکثرالناس الامن دواعی الشطارۃ لا من مقتضی الطھارۃ۔ وسیریھم اللّٰہ ایۃ فلاینکر و نھاوینزل نازلۃ فلا یر دونھا۔ وان للناس من اللّٰہ تعالی علی راس کل مائۃ نظرۃ۔ فیرسل عبدا من لدنہ لا صلاحھم رحمۃ۔ فکیف ینسی اللّٰہ زمانانزفت فیہ عیون الھد ایۃ وسالت سیول الغوایۃ۔ وماعند کم لطالب اذا استفاد۔ سوی الحدیث الذی شابہ الجماد۔ فذلک ھو الھم الذی نفیٰ عنی الکری۔ واذاب ﴿۵۴﴾عظامی وجرحنی بالمدی۔ فاراد اللّٰہ ان یحکم ماشادہ۔ ویظھر الدین وصدقہ وسدادہ۔ وماکان من عادتہ ان یتعلل بعلالۃ۔

کی کوشش اور اس امر کو شبہات کے ساتھ لغو قرار دینے کی کوشش کی۔اور اکثر لوگوں نے چلاکی کی وجہ سے اس سے انکار کیا نہ کہ تقاضائے پاکیزگی سے۔پس عنقریب اللہ ان کو ایسے نشان دکھائے گا جن کا وہ انکار نہیں کر سکیں گے اور ایسی مصیبت اتارے گا جس کو وہ رد نہیں کر سکیں گے۔بے شک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر لوگوں کی طرف نظر کرم فرماتا ہے۔اور اپنی رحمت سے ایک بندے کو ان کی اصلاح کے لیے بھیجتا ہے۔پس کیسے اللہ ہمارے زمانے کو بھول گیا جس میں ھدایت کے چشمے خشک ہو گئے اور گمراہی کا سیلاب امڈ آیا۔ایک استفادہ کرنے والے طالب علم کے لیے تمہارے پاس سوائے حدیث کے کیا ہے جو کہ بے جان چیز سے مشابہ ہے؟ پس یہی وہ غم ہے جس نے میری نیند حرام کر دی۔اس نے میری ہڈیوں کو پگھلا دیا اور مجھے چھری سے زخمی کر دیا۔اللہ نے ارادہ کیا کہ جو اس نے بنایا وہ اس کی بنیاد محکم کرے اور اپنے دین اور اس کی صداقت اور راستی کو ظاہر کرے۔یہ اس کی عادت نہیں کہ وہ کھلونے سے بہلائے اور نہ ہی وہ ایک بلبلے پر قناعت کرتا ہے۔اور جو تمہارے پاس ہے وہ تو ایک بلبلے سے بھی کم تر ہے جو کہ تشنگی کو دور کرنے کے لیے کافی نہیں۔پس میرے رب نے مجھے مبعوث فرمایا تا کہ تمہیں صاف اور وافر پانی کی طرف ہدایت کروں۔تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم آگے پیچھے کچھ نہیں جانتے (تم دوست اور دشمن کو نہیں پہچانتے: ناقل) کیا تم نہیں

ويقنع ببلالة وماهو عند كم فهواقلّ من بلّة. وغير كاف لنقع غلّة ـ فارسلني ربّي لاهد يكم الى الماء المعين العزيز. فمالكم لاتعرفون القبيل من الدبير الاترون الاسلام كيف غار ماء ه وغاب ضياء ه ونرفت حياضه ـ قبل ان تنوّرّرياضه ـ واحرق بساطه ومزق انماطه. فلاقوة الابالله نشكو اليه. وننتظر نصره نصر المبغي عليه. ترون هذا الزمان ثم لاترون يافتيان فهذا احدے المصايب علے دين الرحمان ولاادري لم اقبل الناس علىّ اقبال من لبس الصفاقة وخلع الصداقة اجئتهم في غير الاوان. اوعرضت عليهم ماخالف آي الفرقان. اوقتلت بعض اباء هم ـ فاغتاظوالسفك دماء هم. وقد اري هم الله لي الايات وشهد بالبينات. فمن بعض الايات بلية الطاعون من ربّ العباد ـ﴿۵۵﴾وقد اخبر ت به ولم يكن منه اثرفي هذ ه البلاد. ومن بعضها موت بعض العلماء بهذ ه البقعة كماكنت انبأت بها قبل تلك الوقعه. فصال

دیکھتے کہ کس طرح اسلام کا پانی زمین کے اندر چلا گیا ہے اور اس کی روشنی غائب ہوگئی ہے؟ اور اس کا حوض (روحانی) خشک ہوگیا ہے قبل اس کے کہ اس کے باغ کے شگوفے کھلتے دین اسلام کا بوریا بستر جلا دیا گیا۔ پس سوائے اللہ کے کوئی قوت نہیں اور اسی سے ہم شکوہ کرتے ہیں ۔ہم اس کی مدد کے منتظر ہیں جو مظلوموں کے لیے کی جاتی ہے ۔اے نوجوانو! تم اس زمانے کو دیکھتے ہو اور پھر آنکھیں بند کر لیتے ہو۔ پس یہ اس رحمان خدا کے دین پر بڑی مصیبت ہے ۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ لوگ صداقت کا جامہ اتار کر بے شرمی کا جامہ پہن کر کیوں میری طرف آتے ہیں۔ کیا میں بے وقت ان کے پاس آیا ہوں؟ یا میں نے انہیں قرآن کی کسی آیت کے خلاف کچھ پیش کیا ہے؟ یا میں نے کسی کے آباؤ اجداد کا قتل کیا ہے؟ جس کے غیض کی وجہ سے ان کی آنکھوں میں خون اتر آیا ہے۔ اور یقیناً اللہ نے انہیں میرے لیے نشانات دکھائے اور واضح دلائل کے ساتھ اس کی گواہی دی ۔پس بعض نشانوں میں سے طاعون بھی بندوں کے رب کی طرف سے ایک مصیبت ہے ۔میں نے اس کی خبر اس وقت دے دی تھی جب اس ملک میں طاعون کا کوئی نشان تک نہ تھا۔ اسی خبر میں اس علاقے کے بعض علماء کی موت کے بارے میں بھی خبر تھی ۔جیسا کہ اس واقعے سے قبل ہی خدا نے مجھے خبر دے دی تھی ۔پس طاعون نے ان پر مکمل مسلح سوار کی طرح حملہ کر دیا جو کہ جنگل بیابان میں ہلاک

علیهم الطاعون کراکب تام الالات ۔
مغتال فی الفلوات ۔ فاخذ هم ما یاخذ
الاعزل من شاکی السلاح ۔ والجبان من
کمی طاعن بالرماح ومنهامانصرنا
ربنافی امر التطعیم ۔ وجعل العافیة
حظناعند البلاء العظیم ۔ وکان التطعیم
فی اول الامر شیئاعلیه یثنی۔ والشفاء به
یرجی ثم لما خالفته بوحی من الرحمٰن ۔
ظهر ماظهر من عیبه ولم یبق صورة
الاطمئنان ۔ وکنت اعلم ان اللّٰه سیظهر
لنا اٰیة منه فیهانمود ج العافیة ۔ ولکنی
ماکنت اعلم انه یر ی هذه الاٰیةبهذه
السرعة فظهرت الاٰ یة وجعل التطعیم
کسجل یطوی ۔ وذکر ینسی ۔ ثم بدا
للحکومة ان ان یعیده بتبد یل یسیرو
امتحان یوصل الی الیقین ۔ ولکن اکثر
الناس ﴿۵۶﴾لیسوا بمطمئنین۔ بماراء
واموت تسعة عشروانا سا اخیرین من
الماوٴفین ۔ولیس سبب الطاعون فارتخر
ج من قعرالارض الی الفناء ۔ بل سببه
سوء الاعمال وارتکاب الفسق والمعصیة

کرتا ہے۔اس طاعون نے ان کو ایسے پکڑ لیا جیسا کہ نہتا کو جکڑ لیا جاتا ہے۔یا اس بزدل کی طرح جو کہ سوار کے نیزے کی مار سے ڈرتا ہے۔اس نشان میں سے یہ بھی ہے کہ میرے رب نے طاعون کے ٹیکے کے بارے میں ہماری مدد کی ۔اس عظیم مصیبت کے وقت مجھے اپنی عافیت میں رکھا۔ اور طاعون کا ٹیکہ ایسا علاج تھا جس کی پہلے تعریف کی جاتی تھی ۔اور اس سے شفاء کی امید کی جاتی تھی ۔پھر جب رحمٰن خدا کی وحی نے اس کی مخالفت کی تو اس کا عیب ظاہر ہوگیا اور اطمینان کی کوئی صورت باقی نہ رہی ۔اور میں جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ضرور ہمارے لیے نشان ظاہر کرے گا جس میں عافیت کا نمونہ موجود ہوگا۔لیکن مجھے یہ امید نہ تھی کہ اللہ یہ نشان اس قدر تیزی سے دکھائے گا۔پس وہ نشان ظاہر ہوگیا۔اور اس نے طاعون کے ٹیکے کے امر کو کاغذ کے طومار کی طرح لپیٹ دیا۔اس کا ذکر فراموش ہوگیا۔پھر حکومت کے لیے یہ مصلحت ظاہر ہوئی کہ وہ کسی آسان طریقے سے اس مرض کے علاج کا اعادہ کرے اور ایسے امتحان کے ساتھ کہ جو لوگوں کو یقین دلا دے۔لیکن ان میں سے اکثر لوگ اس سے مطمئن نہ ہوئے کیونکہ وہ انیس لوگوں کی اور علاوہ ان کے دیگر ماؤف لوگوں کی موت کا نظارہ کر چکے تھے۔اس طاعون کا سبب وہ چوہا نہیں جو کہ اپنے بل سے باہر آتا ہے۔ بلکہ اس کا اصل سبب برے اعمال فسق وفجور کا ارتکاب اور حیا کا ترک

بترک الحیاء۔ فظهر الطاعونواردیٰ
بنی ادم وبناته وردفته الایات۔ وذالک
بان علاج امراض المعصیة وانواع
الجرائم والجذبات۔ لیس سوی
المعجزات والأیات۔ ولایومن احد باللّٰه
حقّا الّا بعد هذه المشاهدات۔ ولایمنع
النفس من المعاصے کفارة بل نفوس
عبید ها بالسوء امارة۔ وانمایمنعهامعرفة
تامة مرعدة۔ وروية منذرة مخوفة۔ ثم تاء
تی سلطنة المحبة وتضرب خیامهاعلی
القلوب۔ وتطهرها من بقایا الذنوب۔
ولکن اول مایدخل قریة النفسانیة۔
ویفسد عمار اتهاویجعل اعزتها کالاذلّة۔
هو خوف شدید ورعب عظیم من
الحضرة یستولی علی القوی البشريّة۔
فیمزتها کل ممزق ویبعدبینها وبین اهواء
ها(۵۷)ویزکی کل التزکیة۔ ولیس من
الممکن ان یتطهر انسان من غیررویة
الحی الغیور۔ ومن غیر الیقین الذی
یقوض خیام الزور۔ ولیس رویته تعالیٰ
فی دار الحجب الابالایا ت۔ وان الایات

کرنا ہے۔پس طاعون ظاہر ہوئی اوراس نے آدم کے بیٹے
اور بیٹیوں کوفنا کر دیا اور میرا نشان ظاہر ہوگیا۔یہ اس لیے کہ
گناہوں ،انواع واقسام کے جرائم اور جذبات نفسانی کی
امراض کا علاج سوائے معجزات اور نشانوں کے کچھ نہیں۔اور
کوئی بھی اللہ پر حقیقی ایمان نہیں لاتا مگر ان معجزات کے
مشاہدہ کے بعد۔اور محض کفارہ کے ذریعے نفس گناہوں سے
باز نہیں آتا۔بلکہ کفارہ پر ایمان رکھنے والے تو بدی میں دھنسے
ہوئے ہیں۔ان گناہوں سے صرف کامل معرفت جو کہ لرزہ
طاری کر دیتی ہے وہی روک سکتی ہے اور ایک خوف ناک
ڈرانے والا نشان۔پھر اس کے بعد محبت کی حکومت آتی ہے
اور دلوں پر اپنے خیمے گاڑ دیتی ہے۔اور انہیں باقی گناہوں
سے پاک کر دیتی ہے۔لیکن پہلی چیز جو کہ نفسانی (جوشوں)
کی بستی میں داخل ہوتی ہے اور اس کی عمارت کو گرا دیتی ہے
اور اس کے عزت داروں کو رسوا کر دیتی ہے وہ ہستی باری
تعالیٰ کا وہ شدید خوف ہے اور عظیم رعب ہے جو کہ انسانی قویٰ
پر غالب آجاتا ہے۔پس اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے اور
انسان اور اس کی خواہشات کے درمیان دوری ڈال
دیتا ہے۔اور اس کو مکمل طور پر پاک کر دیتا ہے۔یہ ممکن نہیں
کہ زندہ غیور خدا کے دیکھے بغیر انسان پاک ہو جائے اور نہ
ہی وہ اس یقین کے بغیر جو کہ جھوٹ کے خیموں کو اکھاڑ
دیتا ہے نیک ہو سکتا ہے۔اللہ تعالیٰ کو اس دنیا میں
بجز نشانات کے نہیں دیکھا جا سکتا۔یہ نشانات ہی انسان کو

تخرج الانسان من الظلمات حتی یبقی الروح فقط وتعدم الاھواء ویبلغ مقاما لا یبلغہ الدھاء ولا یدخل احد ملکوت السماء۔ الا بعد ھذہ الرویۃ وکشف الغطاء فالحاصل ان النجاۃ من الذنوب لا یمکن الا برویۃ اللّٰہ با صفی التجلیات۔ ولا یتحقق ھذا لمقام لاحد الا برویۃ الایات۔ ومن لم یر الرحمٰن فی ھذا لمراح فماراٰی۔ والموت خیر للفتی من عیشہ عیش المعمٰی۔ وانما الدینا وزینتھا لھو ولعب لا تغر بھا السعداء بل ھم یوثرون کل موت لعلھم یرون ربھم فاولئک ھم الاحیاء۔ وان الدنیا ملعونۃ فمن طلبھا فکیف یرحم۔ فالجم فرسک قبل ان یلجم۔ مالکم لا تتقون الذنوب التی ھی اصل ھذا الوباء (۵۸) فلا اعلم ما امنکم من قدر السماء۔ وانی جئت کالصّبا بریا ھذہ بشارت فمن تبعی حقًا وعمل صالحا فسیحفظ من ھذہ الخسارۃ۔ ولن تکفی لاحد ان یبایعنی فقط من دون الاعمال وصفاء التعلق باللّٰہ

اندھیروں سے نکالتے ہیں یہاں تک کہ صرف روح باقی رہ جاتی ہے۔اور خواہشات معدوم ہو جاتی ہیں۔اور انسان اس مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں عقل کی رسائی نہیں ہے۔کوئی شخص بھی آسمانی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا مگر بعد اس رویت اور درمیانی پردے کے اٹھ جانے کے۔حاصل کلام یہ کہ گناہوں سے نجات ممکن نہیں مگر صاف تر تجلیات الٰہیہ کے مشاہدہ سے۔کوئی اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا مگر نشانات کے دیکھنے سے۔اور جس نے اس دنیا کی سیر گاہ میں خدائے رحمٰن کو نہیں دیکھا تو اس نے کیا دیکھا؟ ایک نوجوان کے لیے اس کی موت اس زندگی سے بہتر ہے جو کہ اندھوں کی طرح گذارے۔بے شک دنیا اور اس کی زینت کھیل تماشا ہے۔سعید انسان اس سے دھوکا نہیں کھاتے۔بلکہ وہ تو موت کو ترجیح دیتے ہیں تاکہ وہ اپنے رب کو دیکھ سکیں۔پس یہی لوگ حقیقت میں زندہ ہیں۔یہ دنیا تو لعنتی چیز ہے جو اس کو طلب کرتا ہے اس پر کیسے رحم کیا جا سکتا ہے؟ لگام دو اپنے گھوڑے کو اس سے قبل کہ تمہیں لگام ڈالی جائے۔کیا بات ہے کہ تم ان گناہوں سے نہیں بچتے جو کہ اس وبا کا اصل سبب ہیں۔پس میں نہیں جانتا کہ تمہیں کس چیز نے آسمانی قضاو قدر سے بے غم کر دیا ہے۔میں تمہارے پاس ان خوشبودار بشارات کی باد صبا لے کر آیا ہوں۔پس جس نے میری سچی پیروی کی اور نیک عمل کیے تو وہ اس خسارے سے محفوظ رکھے جائیں گے۔**بغیر نیک اور صاف اعمال کے جو**

ذی الجلال۔ فغیر واماباانفسکم لیغیرّ ما قد رلکم من نکال۔ اتکذبون بغیر علم ولاتختمون علی شفا هکم۔ کبرت کلمة تخرج من افواهکم۔ وقال بعض العدائی اعلیت هذا الرجل۔ وانی افرطته۔ ثم انی ساحطّه۔ فانظروا الی هذا الکذب والاستکبار۔ وان اللّٰه لایرضی عن عبد الّا بالصدق والانکسار۔ ثم انظروا کیف کذّبه اللّٰه واجاب قبل جوابی۔ وجمع بعد ذالک افواجاً علیٰ بابی۔ وملأ بیوتی من اصحابی۔ وان فی ذالک لاٰیة للمستبصرین وعبرة للمستعجلین۔ ام غضبوا علیّ بما قلت انّ عیسٰی مات وَانّی اناالمسیح الموعود الذی یحی الاموات ولو فکّر وافی القران لماغضبوا ولواتقو الماتغیّظوا۔ انّ موت عیسیٰ خیر لهم ﴿۵۹﴾ لو کانو ایعلمون۔ وان اللّٰه اٰتاهم مسیحا کمااٰتی الیهود مسیحامالهم لایفهمون۔ سلسلتان متماثلتان ط فمالهم لایتدبرون۔ یقولون سیکون فئة من هٰذه الامة یهود اوعلی خلقهم یخلقون۔

اللہ ذوالجلال سے تعلق کا موجب ہیں فقط میری بیعت کر لینا کافی نہیں۔ پس اپنے نفسوں کو بدل ڈالو کہ تمہارے لیے مقدر عذاب کو بدل دیا جائے ۔ کیا تم بغیر علم کے تکذیب کرتے ہو اور اپنے ہونٹوں پر مہر نہیں لگاتے ۔ یہ بہت ہی بڑی بات ہے جو تمہارے مونہوں سے نکلتی ہے۔ اور میرے کسی دشمن نے کہا کہ میں نے ہی اس شخص کو اٹھایا ہے اور اس کے معاملے میں مبالغہ کیا ہے ۔ پھر اس کو میں ہی گراؤں گا۔ پس اس جھوٹ اور تکبر کو تو دیکھو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے راضی نہیں ہوتا مگر صدق اور انکساری سے۔ پھر دیکھو کہ اللہ نے اس دشمن کو کیسے جھٹلایا؟ اور میرے جواب دینے سے پہلے ہی اس کو جواب دے دیا۔ اور اس کے بعد میرے دروازے پر فوجیں جمع کر دیں ۔ اور میرا گھر میرے ساتھیوں سے بھر گیا۔ اس میں دیکھنے والوں کے لیے نشان ہے اور جلد بازوں کے لیے عبرت کا مقام ہے ۔ یا کیا انہوں نے مجھ پر اس لیے غصہ کیا کہ میں نے کہا کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے ہیں اور میں وہ مسیح موعود ہوں جو مردوں کو زندہ کرے گا۔ اگر وہ قرآن میں فکر کرتے تو انھیں غصہ نہ آتا۔ اگر وہ تقوی اختیار کرتے تو ہر گز غضبناک نہ ہوتے ۔ اور عیسیٰؑ کی موت تو ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ جانتے ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مسیح دیا جیسے کہ یہود کو مسیح دیا تھا۔ ان کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ فہم نہیں رکھتے ؟ یہ دونوں سلسلے تو آپس میں مماثلت رکھتے ہیں ۔ پس ان کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ

ولا يعتقدون با ن يكون المسيح الموعود
منهم بل هذا الفخر الى اليهود ينسبون۔ ا
اعطوا نصيبا من شر اليهود وما اعطوا
حظامن خير هم ساء مارضوابه لانفسهم
وساء مايحكمون بل كماان اليهود
مناكذلك المسيح الموعود منا وليست
هذه الامة اشقى الامم ليصح مايزعمون
يقولون هذه هى العقيدة التى
الفيناعليهاا باء ناولوكان اٰباء هم من
الذين يخطئون۔ مالهم يصرون على ما
فهموا ولا يتركون ۔ ام لهم ايمان على
اللّٰه ط انه لايفعل الاالذى هم يقصد ون۔ انه
لايفعل الاالذى هم يقصدون۔ سبحانه
وتعالى لايسئل عمايفعل وهم يسئلون ۔
يسمون المسيح حكما ثم انفسهم
يحكمون۔ ام راؤافى القراٰن مايزعمون۔
فليخرجوه لناان كانو ايصدقون۔ ياسفا
عليهم ان يتبعون الاالظن ﴿۲۰﴾ وليس
الظن شيئا اذاخالفه المرسلون۔ بل
يحكمون انفسهم فے اللّٰه ورُسولهٗ ويجتر
ؤن۔ ويصرّ ون علىٰ ماليس لهم به علم ط

تدبر نہیں کرتے ؟ وہ کہتے ہیں کہ عنقریب ایک گروہ اس امت میں سے یہود کی طرح ہو جائے گا اور ان کے اخلاق ان سے ملتے جلتے ہوں گے۔لیکن یہ اعتقاد نہیں رکھتے کہ مسیح موعود ان میں سے ہوگا بلکہ اس فخر کو یہودیوں کی طرف منسوب کرتے ہیں۔یا کیا انہیں یہود کے شر میں سے تو حصہ دیا گیا لیکن ان کی خیر میں سے کچھ نہیں دیا گیا ؟ بہت ہی برا ہے جسے انہوں نے اپنے نفسوں کے لیے پسند کیا! اور کیا ہی برا فیصلہ کیا! بلکہ بات یہ ہے جیسا کہ ہم سے ہی یہود ہیں اسی طرح مسیح موعود بھی ہم میں سے ہوگا۔یہ امت سب سے بد بخت امت تو نہیں ہے کہ جو وہ خیال کرتے ہیں وہ ٹھیک ہے۔پھر وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء کو اسی عقیدہ پر پایا خواہ ان کے آبا غلطی پر ہی کیوں نہ ہوں۔وہ اپنی سمجھ پر ہی کیوں اصرار کر رہے ہیں اور اس کو نہیں چھوڑتے ؟ کیا انہوں نے اللہ سے قسم لے لی ہے کہ وہ صرف وہی کرے گا جس کا یہ قصد کرتے ہیں۔اللہ پاک اور بلند ہے اس کے افعال پر نکتہ چینی نہیں ہو سکتی ہے۔مگر ان لوگوں سے باز پرس ہوگی۔وہ مسیح کو کہتے ہیں کہ وہ حکم ہوگا پھر خود حکم بن بیٹھے۔ کیا انہوں نے قرآن میں دیکھا ہے جس کا وہ خیال کرتے ہیں۔پس چاہیے کہ وہ اس کو ہمارے سامنے لائیں اگر وہ سچے ہیں۔بڑے افسوس کی بات ہے! کہ وہ محض اپنے ظن کی پیروی کرتے ہیں۔اور ظن کچھ چیز نہیں خصوصاً جب یہ ظن مرسلین کے مخالف ہوں۔بلکہ وہ اپنے نفسوں کو اللہ اور اس کے رسولؐ کے معاملہ میں حکم بناتے اور جرأت کرتے ہیں۔وہ اس پر

ولا یخافون۔ ومن العجب انهم ینظرون
الحکم ثم یقولون انهم من الزلل
لمحفوظون۔ ولا یریدون ان یترکوا اقولاً
من اقوالهم فمایفعل الحکم اذاجاء هم
فانّهم بزعمهم فی کل امٍ مصیبون۔ وانّ
ظهور المسیح من هذه الامة لیس امر
یعسر فهمه علے ذوی الفطنة۔ بل تظهر
دلائله عند التامل فی المقابلة اعنی عند
موازنة السلسلة المحمدیة بالسلسة
الاسرائیلیة۔ ولاشک ان سیّدنا سیّدنا
الانام وصدر الاسلام کان مثیل موسی۔
فاقتضت رعایة المقا بلة ان یبعث فی ا
خر زمن الامة مثیل عیسیٰ والیه اشار
ربنا فی الصحف المطهرة۔ فان شئتم
ففکروا فی سورة النور والتحریم
والفاتحة۔ هٰذا ماکتب ربناالذی لایبلغ
علمه العالمون۔ فبایّ حدیث بعده
تؤمنون۔ وانه جعلنی مسیحه ایّد نی
بایات کبری۔ ﴿۶۱﴾ وعطلت العشارو
ترون القلاص لایرکب علیهاولایسعی۔
ورأیتم یامعشر الهند والعرب کسوف

اصرار کرتے ہیں جس کا انہیں کوئی علم نہیں اور خدا کا خوف نہیں رکھتے۔تعجب تو یہ ہے کہ وہ ایک حکم کا انتظار کر رہے ہیں پھر کہتے ہیں کہ وہ لغزش سے محفوظ ہیں گویا انہیں حکم کی ضرورت نہیں۔وہ اپنی کسی بات کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہیں تو پھر وہ حکم آکر کیا کرے گا۔وہ اپنے زعم میں ہر کام میں اپنے آپ کو صحیح سمجھتے ہیں۔اہل عقل ودانش کے نزدیک ظہور مسیح کا سمجھنا کوئی مشکل امر نہیں۔بلکہ اس کے دلائل مکمل مقابلے کے وقت ظاہر ہوتے ہیں۔یعنی جب سلسلہ محمدیہ کا موازنہ سلسلہ بنی اسرائیل سے کیا جائے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے سردار مخلوق کے سردار بانی اسلام (حضرت محمدؐ رسول اللہ) مثیل موسیٰؑ تھے۔پس مقابلہ کی رعایت یہ تقاضا کرتی ہے کہ آخری زمانہ میں اس امت میں سے ایک مثیل عیسیٰؑ مبعوث ہو۔اس کا اشارہ ہمارے رب نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔اگر تم چاہو تو سورۃ النور،سورۃ التحریم اور سورۃ الفاتحہ پر غور کرو۔یہ ہے جو ہمارے رب جس کے علم کو عالم نہیں پہنچ سکتے نے لکھا ہے۔اس کے بعد تم کونسی بات پر ایمان لاؤ گے! اس نے مجھے اپنا مسیح بنایا ہے۔اور بڑے نشانات سے میری تائید کی ہے۔اونٹنیاں معطل کردی گئیں اور تم دیکھتے ہو کہ اونٹنیوں پر سواری نہیں کی جاتی اور نہ وہ دوڑتی ہیں۔اے ہندوستان اور عرب کے گروہ! تم نے سورج اور چاند کو رمضان میں گرہن لگتے دیکھا ہے۔پس تم اپنے رب کی کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔یا کیا تمہاری عقلیں تمہیں حکم

القمرين في رمضان ۔ فبایّ اٰیات ربکما تکذبان ۔ ام تا مرکم احلامکم ان تحسبوا الظنون کامر منکشف مبین ولقد کان لکم عبرة فی الذین اٰثروا الظنون من قبل علی الیقین ۔ وما امنوا بالمرسلین ۔ فکان انکارھم حسرات علیھم واذا اید الرسل فودوا لو کانوا مومنین۔ ولقد ضرب اللّٰہ لکم امثالھم فی القراٰن فاقروٴھا کالمتدبرین۔ فویل للذین یقروٴنھا ثم لا یفھمون ۔ ویمرون بھا غافلین ۔ عسیٰ ربکم ان یریکم مالا ترونہ ۔ ویردف رایکم صونہ فتکونوا من المبصرین۔ فلا تیئسوا من رُّوح اللّٰہ ولا تستعجلوا واصبروا و ھو خیر لکم ان کنتم متقین۔ وان صبرتم فتبصرون ویبلغ فکرکم محلہ وتکرمون بعد المذلة فتکونون من العارفین۔ وکنتم تقولون لو نزل المسیح فی زماننا لکنا ناصرین۔ فھذا (۶۲) نصرکم انکم تکفرون وتکذبون من غیر علم ولا برھان مبین۔ ترون اٰیاب اللّٰہ ثم تکذبون مستکبرین کان لم

دیتی ہیں کہ تم ظنی باتوں کو واضح امر کی طرح جانو؟ یقیناً تمہارے لیے عبرت ہے ان لوگوں میں جو تم سے پہلے گذر چکے جنہوں نے ظنی باتوں کو یقین پر ترجیح دی تھی ۔ اور وہ مرسلوں پر ایمان نہیں لائے ۔ پس ان کا انکار ان پر حسرت بن کر رہ گیا۔ جب اللہ نے اپنے رسول کی تائید کی تو وہ آرزو کرنے لگے کہ کاش وہ مومن ہوتے ۔ یقیناً اللہ نے تمہارے لیے ان کی مثالیں قرآن میں بیان کی ہیں ۔ پس تدبر کرنے والوں کی طرح ان کو پڑھو۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو ان کو پڑھتے ہیں پھر ان کو سمجھتے نہیں ۔ اور ان پر سے غافلوں کی طرح گذر جاتے ہیں ۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں وہ دکھائے جو تمہیں اب نظر نہیں آتا۔ اور تمہاری رائے کے بعد اس کی رائے کا سچا ثابت ہونا تم پر ظاہر کرے گا تو اس وقت تمہیں عقل آئے گی ۔ پس تم اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو اور جلدی نہ کرو اور صبر کرو وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم متقی ہو۔ اگر تم صبر کرو گے تو تم دیکھ لو گے اور تمہاری سوچ اپنے صحیح مقام پر پہنچ جائے گی اور ذلت کے بعد تمہیں عزت دی جائے گی اور تم عارفوں میں سے ہو جاؤ گئے ۔ اور تم تو کہتے تھے کہ اگر مسیح ہمارے زمانے میں نازل ہوا تو ہم اس کے مددگار ہوں گے ۔ کیا یہ ہے تمہاری مدد؟ کہ تم انکار کرتے ہو اور جھٹلاتے ہو بغیر علم اور بغیر کھلی دلیل کے ۔ تم اللہ کے نشانات دیکھتے ہو پھر تکبر کرتے ہوئے جھٹلاتے ہو گویا کہ تم نے کچھ نہیں دیکھا۔ اور تم بات کرتے ہو تو استہزء کے رنگ میں ۔ تم گالیاں دیتے اور

تــروهـــاولاتــكــلــمـون الامستهـز ئيـن۔ وتشتمون وتسبون ولاتخافون يوم الدين۔ وان تتبـعـون الاالـظـن وماا حطتم بماقال الـلّٰه وماوافيتمونى طالبين ۔ اتر يدون ان تـطفؤا نـورالـلّٰـه والـلّٰه متم نوره ولو كنتم كــارهيـن۔ ولـقـد سبـقـت كلمتـه لعبـاده الـمـرسـليـن ۔ انهم من المنصورين ۔ ويل لـكـم ولاحـلامـكـم لاتـعـرفـون الـوجوه ولاتـرون رحـمة تتـابع نزولهاولاتسئلون ربـكـم مبتهـلين۔ ليريكم الحق وينجيكم من ضلال مبين ايهاالناس لاتتكئواعلى اخبـاركـم وكم من اخباراهلكت التبعين۔ وان الـخيـر كلة فى القراٰن ۔ ومعه حديث طـابقه فى البيان۔ والذين يبتغون ماوراء ه فـاولٰـئک مـن الـعـادين۔ ولـولاهٰذا المعيار لـمـاج بـعـض الامة فـى بـعضهابالانكار وفسـدت الـمـلة فـى الـديار۔ واشتبـه امر الدين على المسترشدين ۔ ايهاالعباد اتقوا يـومـاًلا ‹۶۳› يـنـفـع فيـه الاالـصلاح ومن تـركـه فلن يلقى الفلاح ۔ اتقوا يوما يجمع الـكفار والفجار ۔ ويقول الفاسقون وهم فى

دشنام درازی کرتے ہو اور یوم حساب سے نہیں ڈرتے ۔ اور تم صرف ظن کی پیروی کرتے ہو اور تم نے اس کا احاطہ نہیں کیا جو اللہ نے کہا۔ اور نہ ہی تم تحقیق حق کے لیے طالبوں کی طرح میرے پاس آئے ہو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ کے نور کو بجھا دو؟ اور اللہ ضرور اپنے نور کو پورا کرے گا خواہ تمہیں کتنا ہی ناپسند ہو۔ یقیناً جو اس نے اپنے مرسلین کے بارے میں وعدہ کیا تھا کہ وہ فاتحین میں سے ہوں گے اس کو ضرور پورا کرے گا۔ تمہارے لیے اور تمہاری عقلوں کے لیے افسوس ہے کہ تم چہروں کو نہیں پہچانتے اور مسلسل اترنے والی رحمت کو نہیں دیکھتے۔ اور تم اپنے رب سے تضرع کے ساتھ دعا نہیں کرتے تاکہ وہ تمہیں حق دکھائے اور تمہیں کھلی گمراہی سے نجات دے۔ اے لوگو! تم اپنی خبروں (حدیثوں) پر تکیہ مت کرو۔ ان خبروں (حدیثوں) نے اپنے کتنے ہی پیروکاروں کو ہلاک کر دیا۔ **یاد رکھو! تمام خیر قرآن میں ہے۔ اور اس کے بعد وہ حدیث ہے جو کہ قرآن کے مطابق ہو** ۔ اور جو لوگ ان کے علاوہ کچھ اور چاہتے ہیں تو یہی زیادتی کرنے والے ہیں۔ اگر یہ میعار نہ ہوتا تو اس امت کے بعض بعض کے انکار کی وجہ سے آپس میں الجھ جاتے اور ملکوں کے اندر اور ملت میں فساد برپا ہو جاتا ہے ۔ اور طالبین حق پر دین کا معاملہ مشتبہ ہو جاتا ہے۔ اے بندگان خدا! اس دن سے بچو جس دن سوائے اصلاح کے کچھ کام نہیں آئے گا۔ جس نے اصلاح کو ترک کر دیا وہ ہرگز کامیابی نہیں پائے

النار۔ مالنالانریٰ رجالاً کنا نعد ھم من الاشرار۔ فینادی مناد من السماء۔ انھم فی الجنة وانتم فی اللظی۔ وتحضر کل نفس حضرة اللّٰہ ذی الجلال۔ ویجاء بکل نبی واعدائھم۔ وتعرف کل امة امامھاویظھر مالہ من قرب وکمال۔ فیقال اھذاملعون ام ھذادجّال۔ یوم یکشف اللّٰہ عن ساقہ ویری کل مجرم عقابا۔ ویقول الکافر یالیتنی کنت ترابا۔ ایھاالانسان ماانت ومامکائد ک اتعصی اللّٰہ وینقض علی رأ سک صائدک۔ الیوم کلّمنی ربیّ وخاطبنی بکلمت۔ فنکتبھافان فیھاآیات فتلک ھٰذہ یاذوی الحصات۔ جاءنی آئل واختار۔ وادار اصبعہ واشار۔ یعصمک اللّٰہ من العدا۔ ویسطوبکل من سطا۔ ثم خاطبنی ربیّ وقال ان ائل☆ ھوجبرئیل۔ وھوملک مبشرمن رب جلیل۔

〈۶۴〉انیّ فرغت الاٰ ن من الجواب۔ وبقی ما اذیت من العتاب۔ فانک ذکرتنی

گا۔ بچو اس دن سے جس دن کفار اور گناہ گار اکٹھے کیئے جائیں گے۔ اور فاسق جب آگ میں ہوں گے تو کہیں گے کہ کیا بات ہے ہمیں وہ لوگ نظر نہیں آرہے جنہیں ہم شریر سمجھتے تھے۔ پس آسمان سے پکارنے والا پکارے گا کہ وہ جنت میں ہیں اور تم بھڑکتی ہوئی آگ میں ہو۔ اس دن ہر جان کو اللہ کے حضور پیش کیا جائے گا۔ اور تمام انبیاء اور ان کے دشمن سامنے حاضر کیے جائیں گے۔ اور ہر امت اپنے امام کو پہچان لے گی۔ اور اس کا قرب اور کمال ظاہر کر دیا جائے گا۔ پس کہا جائے گا کیا یہ ملعون ہے؟ یا کہ یہ دجال ہے؟ جس دن اللہ اپنی پنڈلی کو ظاہر کر دے گا۔ ہر مجرم کو عذاب دکھایا جائے گا۔ کافر کہے گا اے کاش! میں نیست و نابود ہو جاتا۔ اے انسان! تیری کیا حیثیت ہے اور تمہارے مکروں کی کیا وقعت ہے؟ کیا تو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے؟ اور تیرے سر پر فیصلہ کی تلوار لٹک رہی ہے۔ آج اللہ نے مجھ سے بات کی اور مجھے ان کلمات سے مخاطب کیا۔ پس میں ان الفاظ کو لکھتا ہوں کیونکہ ان میں بہت بڑے نشانات ہیں۔ وہ الفاظ یہ ہیں۔ اے عقل والو! میرے پاس آئل آیا اور مجھے برگزیدہ کیا اور اپنی انگلی کو گھمایا اور اشارہ کیا کہ اللہ مجھے میرے دشمنوں سے بچائے گا۔ اور جو حملہ کرے گا اس کو ویران کر دے گا۔ پھر میرے رب نے مجھے مخاطب کیا اور کہا کہ یہ آئل ح ۳۔☆ جبرائیل ہے۔ اور وہ فرشتہ ہے رب جلیل کی طرف سے خوش خبری دینے والا۔

اب میں اپنے جواب سے فارغ ہو گیا ہوں۔ مگر جو تم

بالفاظ التحقیر۔ وما اتقیت حسیبک عند الازدراء والتعبیر یاعافاک اللّٰہ من انت بھذا الطبع المستشیط۔ وجمع السلاطة مع اللسان السلیط۔ کنت لاتعرفنی ولااعرفک۔ ولاتعلمنی ولااعلمک۔ ثم اٰذیت وماصبرت۔ وترکت التقوٰی وما حذرت۔ ایھاالعزیز اتق الخبیر الدیان۔ وقد ردف کل سوء الحسبان ط ۔ وقدنزل المسیح من السماء۔ والطاعون من الارض اتیٰ۔ فاذالم تتوبوا الیوم فمتی۔ فاعملوا ان ھذا اوان رفض الکبر والخیلاء لاوقت الرعونة والغفلة والاستھزاء وان اللّٰہ غضب غضباشدید اعلی الذین رضوابعیشة الغفلة۔ واثروا الدنیاوزینتھاولایؤمنون الابالالسنة فاذکرکم بایام اللّٰہ فاتقوا اللّٰہ یاذوی الفطنة۔ ولیس ھذا الوقت وقت الغزاة وتقلد الرماح والمرھفات۔ بل امرنی ربیّ یامعشرھذہ الامة ان تتقلدو ابسلاح التوبة ﴿۲۵﴾ والعفّة۔ فانّ النُّصرة کلھافی

نے دکھ دیا ہے اس کا جواب باقی ہے۔تم نے میرا ذکر حقیر کرنے والے الفاظ کے ساتھ کیا ہے اور عیب جوئی اور سرزنش کرتے وقت تم نے حساب کرنے والے خدا کا خوف نہیں کیا۔اے **غصیلی** طبیعت کے مالک! اللہ تجھے اپنی عافیت میں رکھے تیری کیا حیثیت ہے؟ تم نے اپنی اچھی زبان کے ساتھ بے ہودہ باتیں جمع کرلیں۔تو مجھے نہیں جانتا ہے اور میں تجھے نہیں پہچانتا ہوں نہ تو میرے حال سے واقف ہے اور نہ میں تیرے۔ پھر تو نے تکلیف دی اور صبر نہیں کیا اور تقویٰ کو ترک کیا اور خوف نہیں کھایا۔اے عزیز! جزاوسزا کے دن کی خبر رکھنے والے سے ڈر کیونکہ ہر بدی کی سزا لازم ہے۔ یقیناً مسیح آسمان سے نازل ہوا اور طاعون زمین سے نکلی ہے۔اگر آج تم توبہ نہیں کروگے تو کب کروگے؟ پس جان لو! کہ یہ وقت تکبر اور ناز کو ترک کرنے کا ہے نہ کہ رعونت ،غفلت اور استہزا کا۔اور کہ اللہ تعالیٰ کا شدید غضب نازل ہوا ہے ان لوگوں پر جو کہ غفلت کی زندگی پر راضی ہو گئے اور انہوں نے دنیا اور اس کی زینت کو ترجیح دی اور وہ صرف زبان سے ایمان لانے والے ہیں۔پس میں تمہیں ایام اللہ سے ڈراتا ہوں۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ **اے عقل والو! اور یہ وقت جہاد کا نہیں اور نہ ہی نیزوں اور تلواروں کے نکالنے کا وقت ہے۔بلکہ اے اس امت کے گروہ! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم توبہ اور پاکیزگی کے ہتھیار سے**

هـذه العذ ۃ۔ وان الارض مـلـعـون ممقوتة
لكثر ۃ الـخطيات ۔ ولترك الله والتمايل
عـلـے الـخزعبيلات۔ وليس الوقت وقت
السيوف والاسنة۔ بل اوان تزكية النفوس
وثـنى الاعنة۔ فان الفساد كمادخل قلوب
اعـداء هـذه الـملّة ۔ كـذلك دخـل قلوب
الـمسـلـمين من غير التفرقة ۔ فلن يغلب
الاشـرار اشـرارًا اخـريـن بـغـزاة ۔ بل بعفة
وتـقـاة ۔ فلن ينصر الله ملوك الاسلام
مـع وهـنهـم وغـفـلتهـم فـى الـدّيـن۔ بل
يـغـضـب غـضـبـاً شديداًويوثرا لكافرين
عـلى المسلمين۔ ذلك بانهم نسواحدود
الـلّـه ولايبـالـون امر ربهم وليسوا من
المتقين۔ يؤمنون ببعض القراٰن ويكفرون
ببعض ط ولايشيعون الحق بل يعيشون
كـالـمـنـافـقين ۔ هذا بال اهل الزمان۔ ثم
يـنـكـر ون ويـكـذبـون بـعـبـد بـعـث من
الـرحـمان ۔ اعجبوا ان جاء هم منذرمنهم
فى وقت فقد الناس فيه حقيقة الايمان ۔ام
يـقـولـون افتراه(۲۲) وقد را ٔوا اٰيـاتـى ثم

لـڑو۔اور ساری مدد اس سازو سامان کی
تیـاری میـں ھـے ۔ یـہ زمین کثر ت گناہ
اورالـلـہ کو ترک کرنے اور بے ھودہ چیزوں
کی طرف جھک جانے کی وجہ سے ملعون
اورمبغوض ھو گئی ھے ۔یہ وقت تلواروں
اور نیـزوں کـانھیں بلکہ تزکیہ نفس اور
خـواھشـات کو لگام ڈالنے کاوقت ھے۔
جـس طرح کہ اس امت کے دشمنوں کے
دلـوں میـں فساد داخل ھو گیاھے اسی
طـرح بـغیـر کسـی تفریق کے یہ فساد
مسـلمانوں کے دلوں میں بھی داخل ھو
گیـاھـے ۔پـس شریر دوسرے شریروں کے
گـروہ پـر جـنگ کے ذریعہ ھر گزغالب نہ
آسکیں گے۔ایساصرف تقویٰ اور پاکیزگی
کـی وجـہ سـے ھـوگـا ۔پس اللہ ھر گز
مسـلـمانوں کے بادشاھوں کی سستی
اوردین میں غفلت کی و جہ سے مدد نھیں
کـرے گا۔بلکہ ان پر سخت غضب نـازل کرے
گااور کافروں کو مسلمانوں پر اختیار دے
گـا۔یہ اس لیے ھے کہ انھوں نے اللہ کی
حـدوں کو بھلادیاھے۔ اور وہ اپنے رب کے
حکم کی کوئی پرواہ نھیں کرتے اورنہ ھی

القوهاوراء حجب النسيان ۔ ایھاالناس ارئیتم انکنت من عند اللّٰہ وکفرتم بی فایّ خسر اکبر من ھذا الخسران ۔ اتریدون ان اضرب عنکم الذکر صفحا بعد ما امرت للانذار۔ وما کان لمرسل یکلّمہ اللّٰہ ویامرہ ثم یخفی امر ربّہ خوفاً من الاشرار۔ فاتقوا اللّٰہ ولاتقدموا بین یدیہ ولاتصرّ واعلی الظنّ کل الاصرار۔

وہ متقی ھیں ۔قرآن کے بعض حصوں پر ایمان لاتے اور بعض کاانکار کرتے ھیں۔ حق کی اشاعت نھیں کرتے بلکہ منافقوں کی زندگی بسر کرتے ھیں۔ یہ اس زمانے کے لوگوں کا حال ہے۔ پھر رحمان کی طرف سے مبعوث کیے گئے بندے کا انکار کرتے اور اس کی تکذیب کرتے ہیں ۔ کیاوہ تعجب کرتے ہیں کہ ان کے پاس انہیں میں سے ایک ڈرانے اس وقت والا آیا جب لوگوں میں حقیقی ایمان کا فقدان ہے! یا کہتے ہیں کہ اس نے افترا کیا اور یقیناً انہوں نے میرے نشانات دیکھے اور پھر انہیں نسیان کے پردوں کے پیچھے پھینک دیا۔ اے لوگو! غور کرو کہ اگر میں اللہ کی طرف سے ہوں اور تم نے میرا انکار کیا تو اس سے بڑا نقصان اور کیا ہوگا؟ کیا تم چاہتے ہو کہ میں منہ موڑ کر تمہیں نصیحت کرنا چھوڑ دوں ۔حالانکہ مجھے ڈرانے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ مرسلوں کے شایان شان نہیں کہ اللہ ان سے کلام کرے اور انہیں حکم دے پھر وہ اپنے رب کا حکم شریروں کے ڈر سے چھپائیں ۔اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس سے آگے مت بڑھو ۔اور ظن پر مکمل اصرار مت کرو۔

ذکرنبذمن عقائد نا

انّامُسلمون نوءمن بکتاب اللّٰه الفرقان۔ ونوءمن بانّ سیّدنا محمداً نبیه ورسولهانه جاء بخیر الادیان۔ ونوءمن بانه خاتم الانبیاء لانبی بعده۔ الاالذی ربیّ من فیضیه واظهره وعده۔ وللّٰه مکالمات و مخاطبات مع اولیائة فی هذه الامة۔ وانهم یعطون صبغة الانبیاء ولیسوا(٦٧) نبیین فی الحقیقة۔ فان القرآن اکمل وطرالشریعة۔ ولایعطون الافهم القراٰن ولایزیدون علیه ولاینقصون منه ومن زاداونقص فاو'لئک من الشیاطین الفجرة۔ ونعنی بختم النبوة ختم کمالا تهاعلی نبیناالذی هو افضل رسُل اللّٰه وانبیائه ونعتقد بانه لانبیّ بعده الاالذی هو من امته ومن اکمل اتباعه۔ الذی وجد الفیض کله من رُوحانیته واضاء بضیاءه۔ فهناک لاغیر ولامقام الغیرة ولیست بنبوة اُخرئ ولامحل للحیرة۔ بل هو احمد تجلی

ہمارے عقائد

ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور ہم اللہ کی کتاب قرآن مجید پرایمان لاتے ہیں۔اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ سیدنا محمدؐ اس کے نبی اور رسول ہیں۔اور وہ دینوں میں سے اعلیٰ دین لائے ہیں۔اورہم ایمان لاتے ہیں کہ وہ خاتم الانبیاء ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔مگر وہ جو کہ ان فیض میں پرورش پائے۔اور وہ اس کے وعدہ کے مطابق ظاہر ہو۔اور اس امت میں اللہ تعالیٰ کے اولیاء سے مکالمہ مخاطبہ جاری ہے۔ان اولیاء کونبیوں کا رنگ دیا جاتا ہےاور وہ حقیقت میں نبی نہیں ہوتے۔قرآن نے شریعت کی حاجت کو کامل طور پر پورا کردیا ہے۔ ان اولیاء کو سوائے فہم قرآن کے کچھ نہیں دیا جاتا۔نہ وہ اس میں زیادہ کرتے ہیں اور نہ اس میں سے کم۔اور جس نے اس میں کمی یا زیادتی کی تو یہ لوگ بدکار شیطان ہیں۔ختم نبوت سے مراد ہمارے نزدیک اس کے کمالات کا ہمارے نبی کریمؐ پر ختم ہونا ہے۔ جو کہ اللہ کے رسولوں اور انبیاء میں سب سے افضل نبی ہیں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے جو ان کی امت میں سے ہوا اور ان کی کامل فرماں برداری کرے۔جس نے سارا فیض ان کی روحانیت سے پایا اور ان کی روشنی سے روشن ہوا۔یہاں کوئی دوسرا نہیں (یعنی دوسری امت کا کوئی فرد نہیں: ناقل)اور نہ ہی یہ غیرت کا مقام ہے۔یہ کوئی دوسری

فی سجنجل اُخر۔ ولایغار رجل علی صورتہ التی اراہ اللّٰہ فی مراۃ واظھر۔ فان الغیرۃ لاتھیج علی التلامذۃ والابناء ۔فمن کان من النبی وفی النبی فانماھو ھو لانہ فی اتم مقام الفناء۔ ومصبغ بصبغتہ ومرتدٍ بتلک الرداء۔ وقد وجد الوجود منہ وبلغ منہ کمال النشووالنماء۔ وھذاھوالحق الذی یشھد علی برکات نبیّناویری الناس حسنہ فی حلل التابعین الفانین فیہ بکمال المحبّۃ والصفاء۔ ومن الجھل ان یقوم احدللمراء۔ بل ھذا ھو ثبوت من اللّٰہ ﴿۶۸﴾ لنفی کونہ ابتر۔ ولاحاجۃ الیٰ تفصیل لمن تدبر۔ وانہ ماکان اباحد من الرجال من حیث الجسمانیۃ۔ ولکنہ ابٌ من حیث فیض الرسالۃ لمن کمّل فی الروحانیۃ۔ وانہ خاتم النبیین وعَلَم المقبولین۔ ولایدخل الحضرۃ ابدا۔ الاالذی معہ نقش خاتمہ وآثارسنتہ۔ ولن یقبل عمل ولاعبادۃ الابعد الاقرار برسالتہ والثبات علی دینہ

نبوت نہیں ہے۔اور نہ ہی حیرت کا مقام ہے۔ بلکہ وہ وہی احمدؐ ہے(یعنی محمدؐ: ناقل) جس نے دوسرے آئینہ میں تجلی فرمائی۔ انسان اس صورت پر غیرت نہیں کرتا جو اس کو اللہ شیشے میں دکھاتا ہے ۔پس غیرت بیٹوں اور شاگرد وں پر نہیں ابھرا کرتی۔پس جو نبیؐ سے ہے اور نبیؐ میں ہے۔اصل نبی تو حضرت محمدؐ ہیں۔یہ فنا کا اعلیٰ ترین مقام ہے۔جو ان کے رنگ میں رنگین ہے۔اور اس نے رسولؐ کی چادر اوڑھی ہوئی ہے۔ یقیناً اس نے وجود اس میں سے پایا اور اس سے کمال نشوونما کو پہنچ گیا۔اور وہ حق ہے جو کہ ہمارے نبی کریمؐ کی برکات پر گواہ ہے ۔لوگوں نے آنحضرتؐ کا حسن ان کے کامل پیروکاروں کے پیرایہ میں دیکھا ہے جو ان (حضرت محمدؐ) کی کمال محبت اور صفائی میں فنا ہیں ۔ اور یہ بڑی جہالت ہے کہ کوئی اس فانی انسان سے جھگڑنے کے لیے کھڑا ہو۔ بلکہ یہ تو اللہ کی طرف سے ثبوت ہے کہ محمدؐ ابتر نہیں ہیں بلکہ ان کی روحانی اولاد ہے۔ مجھے ان کے لیے تفصیل بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہیں جو کہ تدبر سے کام لیتے ہیں۔اور یہ کہ حضرت محمدؐ لوگوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں یہ جسمانی حیثیت سے ہے لیکن وہ فیض رسالت کے لحاظ سے اس کے باپ ہیں جو کہ روحانیت میں مکمل ہے۔اور وہ خاتم النبین ہیں اور مقبولوں کی نشانی ہے۔کوئی خدا کی بارگاہ میں داخل نہیں ہوتا مگر جس کے ساتھ خاتم النبینؐ کی مہر اور ان کی سنت کا نشان ہو۔کوئی عمل اور عبادت قبول نہیں کی جاتی مگر کہ ان کی جو (حضرت محمدؐ) کی

ومـلّته ـ وقد هلـك من تركه وما تبعه في جـمـيـع سـنـنـه عـلـى قدر وسعه وطاقته ولاشـريعة بعده ولاناسخ لكتابه ووصيته ولامبـدل لـكـلـمته ولاقطر كمزنته ـ ومن خرج مثقال ذرة من القراٰن فقد خرج من الايـمـان ـ ولن يفلح احد حتى يتبع كل ما ثبـت مـن نبيـنـا الـمـصطفےٰ ومن ترك مـقـدار ذرّة مـن وصـايـاه فقد هوٰے ـ ومن ادعى النبوة من هذه الامة وما اعتقد بانه ربىّ من سيّد ناخير البريه وبا نه ليس هو شيئًامن دون هذه الاسوة وان القراٰن خاتم الشـريعة فقد هلـك والحق نفسه بالكفرة الـفجرة ـ ومن ادعى النبوة ولم يعتقد بانه

(۲۹) من امّته وبانه انّما وجد كلما وجد من فيضانه ـ وانه ثمرة من بستانه وقطرة من تهتانه وشعشع من لمعانه فهو ملعون ولعنة الله عليه وعلىٰ انصاره واتباعه واعوانه ـ لانبىّ لناتحت السّماء من دون نبيّنا المجتبىٰ ـ ولا كتاب لنامن دون القراٰن وكل خالفه فقد جرّنفسه الى

رسالت کا اقرار کریں اور آپؐ کے دین اور ملت پر ثابت قدم رہیں ۔ یقیناً وہ ہلاک ہوگیا جس نے آپؐ کو چھوڑا اور آپؐ کی تمام سنتوں کی اپنی کمال وسعت اور طاقت کے مطابق پیروی نہیں کی ۔اس کے بعد اب کوئی شریعت نہیں۔آپؐ کی کتاب اور وصیت کو اب کوئی منسوخ نہیں کرسکتا۔ان کے کلمات کوکوئی بدل نہیں سکتا اور انکی طرح کا برسنے والا روحانی بادل کوئی بھی نہیں ۔اور جو ذرہ بھر بھی قرآن سے باہر نکلا تو وہ یقیناً ایمان سے محروم ہوگیا۔کوئی فلاح نہیں پاسکتا جب تک کہ آپؐ کی اس طرح مکمل پیروی نہ کرے جو ہمارے نبی مصطفیٰؐ سے ثابت ہے۔جس نے ایک ذرہ بھی ان کی وصیت کو ترک کیا تو اس نے اپنی خواہش کی پیروی کی۔جس نے امت میں سے نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ اعتقاد نہ رکھا کہ اس نے یہ فیض سیدنا محمدؐ سے حاصل کیا جو کہ مخلوق خدا کے سردار ہیں اور ان کے اسوہ حسنہ کے بغیر وہ کچھ بھی نہیں اور یہ کہ قرآن خاتم شریعت ہے وہ یقیناً ہلاک ہوگیا۔اور وہ بدکار کافروں سے جاملا جس نے دعویٰ نبوت کیا اور یہ عقیدہ نہیں رکھتا کہ وہ آپؐ کی امت میں سے ہے اور یہ کہ اس نے جو کچھ پایا وہ آپؐ کے فیضان سے پایا۔اور یہ کہ یہ پھل آپؐ کے باغ کا ہے۔آپؐ کی باران رحمت میں سے ایک قطرہ ہے۔اور آپؐ کی روشنی کی ہی چمک ہے۔پس وہ ملعون ہے۔ اس پر اس کے ساتھیوں پر اور اس کے پیروکاروں پر اور اس کے معاونین پر اللہ کی لعنت ہے۔ **ہمارے نبی مجتبیٰ**

الـلـظـي ـ ومن انكراحاديث نبيّناالّتي قد نقدت ولاتعارض القراٰن ـ فهواخرابليس وانـه ابتاع لنفسه اللعنة واضاع الايمان۔ وان الـقـراٰن مـقدم على كل شيء ووحى الـحـكـم مقدم على احاديث ظنية بشرط ان تـطـابـق الـقـراٰن وحيه مطابقة تامة ۔ وبشـرط ان تـكـون الاحاديث غير مطابقة لـلـقرآن وتـوجـد فـي قـمصهـامخـالفة لـقـصـص صـحـف مـطهرة ـ ذالـک بـان وحى الـحـكـم ثـمرة غضٍّ وقد جنى من شـجـرة يقينية۔ فمن لم يقبل وحى الامام الـمـوعـود۔ ونبـذه لـروايـات ليسـت كـالمحسوس المشهود۔ فقد ضل ضلا لاً مبيـنـا ومـات ميتة جاهليّة۔ واٰثر الشک عـلـى الـيـقـيـن وردّ من الـحضرة الالٰهيّة۔ ‹۷۰›ثـم ان كـان مـن الـواجب الاخـذ بـالـروايـات فـى كل حال۔ ففى ائّ شيئے رجـل يـقـال لـه حكم من اللّٰه ذى الجلال فـكـيف اُعـطيه هٰذا اللقب مع انه لايحكم فـى مسـئـلة مـن الـمسـائـل۔ بل يقبل

کے علاوہ اس آسمان کے نیچے کوئی نبی نھیں ۔قرآن کے علاوہ ھماری کوئی کتاب نھیں ۔ھر وہ شخص جس نے اس کے خلاف کیا اس نے اپنے نفس کوآگ کے شعلوں میں پھینک دیا ۔اور جس نے ھمارے نبی کریمؐ کی ان احادیث کاانکار کیاجو کہ تنقیدسے پاک ھیں اور قرآن کے خلاف نھیں وہ ابلیس کابھائی ھے ۔ اس نے اپنے نفس کے لیے لعنت خریدلی اور ایمان کو ضائع کردیا۔ قرآن ھر شئے پر مقدم ھے۔اور حکم وعدل کی وحی ظنی احادیث پر مقدم ھے بشرطیکہ اس کی وحی قرآن سے مکمل مطابقت رکھتی ھو۔ اوریہ کہ اس کی وحی ان احادیث پر بھی مقدم ھے جو قرآن سے مطابقت نھیں رکھتیں۔ یہ اس لیے مقدم ہے کہ حکم وعدل کی وحی تازہ پھل ہے ۔اور یہ یقینی درخت سے چنی گئی ہے ۔جس نے امام موعود کی وحی کو قبول نہ کیااور غیر مشہود روایات کی خاطر اس کی وحی کو پس پشت ڈال دیاتو یقیناًوہ کھلی گمراہی میں بھٹک گیااور جہالت کی موت مرگیا۔اس نے شک کویقین پر ترجیح دی اور وہ خدا کی ذات سے رد کیا گیا ہے ۔پھر اگر بات یونہی تھی کہ ہر حال میں ان روایات کوپکڑنا واجب ہے تو پھر اس شخص کو جو اللہ

كـلـمـاعـنـد العلماء كالمستفتى السائل۔ فـعند ذالـك لايستقيم لقب الحكم لشانه بـل هـو تـابـع لـلعلماء ومقلدلهم فى كل بيـانـه ونـعـتـقـد بـانّ الصلٰوة والصوم والزكٰوة والحج من فرائض الله الجليل ۔ فـمـن تـر كهـامتعمداً غيرمعتذر عند الله فقد ضل سواء السبيل ۔

ذوالجلال کی طرف سے بھیجا گیااس کوکس بنا پر اللہ کی طرف سے حکم قرار دیا گیا۔اس کو یہ حکم وعدل کالقب کیوں کردیا جاسکتا ہے؟ جبکہ وہ مسائل میں سے کسی مسئلہ پر فیصلہ نہیں کرسکتا؟ بلکہ وہ فتویٰ مانگنے والے سائل کی طرح علماء کے ہرفتویٰ کوقبول کرے گا۔اس طرح توحکم کالقب اس کے ساتھ نہیں جچتااور وہ علماء کا تابع اور اپنے ہر بیان میں ان کی تقلید کرنے والا ہوگا۔ہم بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ نماز ،روزہ، زکوۃ،اور حج اللہ ذوالجلال کے فرائض میں سے ہیں۔پس جس نے جان بوجھ کران کوچھوڑا اللہ کے نزدیک بغیرکسی عذر کےتو یقیناًوہ سیدھے راستے سے گمراہ ہوگیا۔

ومـن عـقـايـد نا انّ عيسےٰ ويحيىٰ قد وُلـدا عـلـى ٰطـريـق خـرق الـعـاد ة۔ ولااستبـعـاد فـى هـذه الـولاد ة۔ وقد جمع الـلّـه تـلك الـقـصـتين فى سُورة واحد ة ليـكـون الـقـصّة الاولـىٰ عـلـىٰ القصة الأخـرىٰ كـالشـاهد ة۔ وابتـدء مـن يـحـيىٰ وختـم عـلـىٰ ابـن مـريـم لينقل امر خرق الـعـادة من اصغر الىٰ اعظم۔ واماسرّ هذا الـخـلـق فـى يـحيىٰ وعيسىٰ فهو ان الله ارادمن خلقهاآية عظمٰے۔ فان اليهود كانو اقـد تـر كو اطريق (۷۱) الاقتصاد والسداد

ہمارے عقائد میں سے ہے کہ عیسیؑ اور یحییٰؑ خارق عادت طریق سے پیدا کیے گئے ۔اس طرح کی پیدائش بعیداز عقل نہیں ۔اور یقیناًاللہ نے ان دونوں قصوں کوایک ہی سورۃ میں جمع کیا تا کہ پہلاقصہ دوسرے قصے پر گواہ ہو۔حضرت یحییٰؑ سے اس کی ابتدا کی اور ابن مریمؑ کے قصے پرختم کیا تا کہ چھوٹے خارق عادت امر سے بڑے کی طرف منتقل کرے۔حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی اس پیدائش میں یہ راز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی پیدائش میں عظیم الشان نشان رکھا ہے۔کیونکہ یہود نے میانہ روی کے طریق اور سیدھے راستے کو ترک کردیا تھا۔خباثت ان کے اعمال ،اقوال اور اخلاق میں داخل ہوگئی تھی ۔ان کے دل مکمل طور پر فاسد ہوگئے تھے ۔انہوں نے نبیوں کوایذا پہنچائی اور بے گناہوں کوناحق قتل

ودخل الخبث اعمالهم واقوالهم واخلاقهم وفسدت قلوبهم كل الفساد۔ وآذوا النبيين وقتلوا الابرياء بغير حق بالعناد۔ وزادوافسقاوظلماومابالوابطش ربّ العباد ۔ فرأى الله ان قلوبهم اسودّت۔ وان طبايعهم قست۔ وان الغاسق قد وقب ۔ ووجه المهجة قد انتقب ۔ وفسدت التصوّرات كانّهاليل دامس اوطريق طامسٌ ۔ وجاوزوا الحدود ۔ ونسوا المعبود ۔ وتسوروا الجُدران ۔ ونسوا الديّان ۔ وكانوامابقى فيهم نوريو منهم العثار۔ ويرى الحق ويصلح الاطوار۔ وصاروا كمجذوم ان جذمت اعضاء ہ۔ وكره رواء ہ۔ فاذا آلت حالتهم الىٰ هذه الآ ثار ۔ لعنهم اللّٰه وغضب على تلك الاشرار۔ وارادانْ يسلب من جرثومتهم نعمة النبوة ۔ ويضرب عليهم الذلة وينزع منهم علامة العزّة ۔ فان النبوة لوكانت باقية فى جرثومتهم ۔ لكانت كافية لعزّتهم ۔(۷۲) ولماامكن معه ان

کیا۔دشمنی کی وجہ سے وہ نافرمانی اور ظلم میں بڑھ گئے ۔اورانہوں نے بندوں کے رب کی پکڑ کی کوئی پرواہ نہیں کی ۔پس اللہ نے دیکھا کہ ان کے دل سیاہ ہوگئے ہیں۔ان کی طبیعتیں سخت ہوگئیں۔اور تاریکی چھاگئی اور درمیانی راہ پوشیدہ ہوگئی ہے۔اور تصورات ایسے تباہ ہوگئے جیسے کہ سخت تاریک رات یا مخفی راہ ۔ انہوں نے حدود سے تجاوز کیااور معبود کو بھول گئے۔اور دیواروں کو پھلانگااور جزاوسزا کے مالک کو بھول گئے۔ان میں کوئی نور باقی نہ رہاتھاجو کہ انہیں لغزش سے باز رکھتااور انہیں حق دکھاتااور ان کے اطوار کی اصلاح کرتا۔ وہ اس مجذوم کی طرح ہوگئے جس کے اعضاء کٹ گئے۔ان کی صورت مکروہ ہوگئی تھی۔پس ان کی حالت ان نشانات جیسی ہوگئی تھی کہ اللہ نے ان پر لعنت کی اوران شریروں پر غضب نازل کیا۔اورارادہ کیا کہ ان کی نسل سے نبوت کو سلب کردے اوران پر ذلت مارے اوران سے عزت کی علامت کو چھین لے ۔اگر ان کے خاندانوں میں نبوت باقی رہتی تو ان کی عزت کے لیے یہی کافی تھا۔اگر ایسانہ ہوتاتو پھران کی ذلت کی طرف اشارہ ممکن نہ تھا۔اگر اللہ تعالیٰ سلسلہ نبوت کو حضرت عیسیٰؑ پر ختم کرتے تو یہودیوں کے فخر میں سے کسی چیز کی کمی واقع نہیں ہوئی جیسا کہ یہ کسی پر بھی مخفی نہیں ۔اور اگر اللہ نے اس (حضرت عیسیٰؑ) کو جو یہود میں سے تھے اس دینا میں واپس لانا مقدر کیا ہے تو اس کے ساتھ ہی اس قوم کی طرف عزت بھی واپس آجائے

يشارا الى ذلتهم۔ ولوختم الله سلسلة النبوة العامةِعلى عيسیٰ لمانقص من فخر اليهود شئی کمالایخفیٰ ولوقدر الله رجوع عيسیٰ الذی هُومن اليهود۔ لرجع العزة الیٰ تلک القوم ولنسخ امر الذلة ولبطل حکم الله المعبود فاراد الله ان يقطع دابر هم۔ ويجيح بنيانهم ويحکم ذلتهم وخذ لانهم فاوّل مافعل لهذه الارادة۔ هو خلق عيسیٰ من غيراب بالقدرةالمجردة۔ فکان عيسیٰ ارهاصاً لنبينا علماً لنقل النبوة۔ بمالم يکن من جهة الاب من السلسلة الاسرائيلية۔ وامّا يحيیٰ فکان دليلاً مخفياعلى الانتقال۔ فان يحيیٰ ماتولّد من القوی الاسرائيلية البشرية بل من قدرة الله الفعال۔ فمابقی لليهود بعد هما للفخر مَطْرح۔ ولاللتکبرّ مَسْرحٌ۔ وکان کذلک ليقطعَ الله الحجاج۔ وينقص التصلف ويسکن العجاج۔ ثم بعد ذالک نقل النبوة من وُلد اسرائيل الیٰ اسمٰعيل۔

گئی۔اوران کی ذلت کاحکم منسوخ ہوجائے گااوراللہ عبادت کئے جانے والے کاحکم باطل ٹھہرجائے گا۔پس اللہ نے ارادہ کیا کہ ان کی کمریں توڑدے اوران کی بنیادوں کی بیخ کنی کرے۔اوران کی ذلت اوررسوائی کافیصلہ کرے تو پہلا کام جواس نے اس ارادہ کے لیے کیاوہ حضرت عیسیٰؑ کااپنی مجرد قدرت سے بغیر باپ کے پیدا کرنے کا کیا۔حضرت عیسیٰؑ ہمارے نبی کریمؐ کے لیے پیش خیمہ کے تھے اور نبوت کے منتقل ہونے کانشان تھے۔تاکہ وہ باپ کی طرف سے بنی اسرائیل کے سلسلے سے نہ ہو۔اوریحییٰؑ اس انتقال پرایک مخفی دلیل تھے۔پس یحییٰؑ بنی اسرائیل کے انسانی قویٰ کی وجہ سے پیدانہیں ہوئے تھے بلکہ یہ اللہ فعال کی قدرت سے تھا۔پس ان دونوں کے بعد یہودیوں کے لیےکونسی جائے فخر باقی رہ جاتی ہے۔اور نہ ہی تکبر کے لیےکوئی چراگاہ۔یہ اس لیے تھاتاکہ اللہ حجت کو کاٹ ڈالے اور لاف وگزاف کو کم کردے۔اوران کے شوروغوغہ کوختم کردے۔پھراس کے بعد نبوت کونسل اسرائیل سے نسل اسماعیل میں منتقل کیا۔اور ہمارے نبی حضرت محمدؐ پراللہ نے انعام کیااوریہودیوں سے وحی اورجبرائیل کوروک دیا۔پس آپؐ خاتم الانبیاء ہیں آپؐ کے بعد اب کوئی نبی یہود میں سے نہیں مبعوث کیاجائے گا۔اورنہ ہی یہ سلب شدہ عزت ان کی طرف لوٹائی جائے گی۔یہ اللہ ودود کی طرف سے وعدہ ہے۔ اسی طرح تورات،انجیل اورقرآن میں بھی لکھاگیاہے۔پس عیسیٰؑ

وانعم اللّٰه علی نبینامحمدوصرف عن
الیھود۔الوحی ‹۷۳›وجبرئیل فھو خاتم
النبیاء ولایرّد العزة المسلوبة الیھم وھذا
وعد من اللّٰه الودود۔ وکذالک کتب فی
التوراة والانجیل والقراٰن ۔ فکیف یرجع
عیسیٰ فقد حبسه جمیع کتب اللّٰه الدّیان
۔وان کان را جعاقبل یوم القیامة۔ فلا بّد
من ان نقبل انه یکذب اذیُسئل عن الامة
فی الحضرة ۔ ففکّرفی قوله تعالیٰ اذُ قال
اللّٰه یٰعیسیٰ اء نت قلت للناس ۔ثم
فکرفی جوابه اصدق ام کذب بناء علیٰ
زعم قوم یرجعونه من وسواس الخنّاس۔
فانه ان کان حقاًان یرجع عیسیٰ قبل یوم
الحشر والقیام ۔ ویکسر الصلیب ویدخل
النصار یٰ فی الاسلام۔ فیکف یقول انی
ماعلم ماصنعت امتی بعد رفعی الی
السماء۔ وکیف یصح منه ھذا القول مع
انه اطلع علیٰ شرک النصاریٰ بعد
رجوعه الیٰ الغبراء۔ واطلع علیٰ اتخاذھم
ایاہ وامّه ‹۷۴›الٰھین من الاھواء۔ فماھذا

کیسے واپس آئیں گے جب کہ اللہ کے تمام ادیان کی کتب
ان کو واپس آنے سے روکتی ہیں۔اگر وہ قیامت سے پہلے
واپس آنے والے ہیں تو یہ لازم ہے کہ ہم یہ قبول کریں کہ وہ
(نعوذ باللہ) جھوٹ بول رہے ہوں گے جب اللہ تعالیٰ کی
طرف سے ان سے ان کی امت کے بارے میں سوال
کیا جائے گا۔پس اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فکر
کر جب اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اے عیسیٰؑ کیا تو نے لوگوں کو
کہا تھا۔۔۔۔۔۔پھر ان کے جواب پر غور کر کہ کیا انہوں
نے سچ کہا یا جھوٹ بولا؟ یہ خیال کہ وہ واپس آئیں گے
لوگوں کے دلوں میں شیطان کے وسوسوں نے ڈالا ہے۔اگر
یہ حق ہے کہ حضرت عیسیٰؑ قیامت اور یوم حشر سے قبل واپس
آئیں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور عیسائیوں کو اسلام
میں داخل کریں گے۔تو پھر حضرت عیسیٰؑ جواب میں یہ کیسے
کہہ سکتے ہیں کہ میں اس بارے میں نہیں جانتا جو میری
امت نے میرے آسمان پر چلے جانے کے بعد کیا۔ان کا یہ
جواب کس طرح صحیح ہوسکتا ہے جبکہ وہ زمین پر واپس آنے
کے بعد عیسائیوں کے شرک سے مطلع ہوں گے۔اور وہ اس
بات پر مطلع ہوں گے کہ اپنی خواہشات کی پیروی کرنے کی
وجہ سے عیسائیوں نے ان کو اور ان کی والدہ کو معبود بنایا۔تو
پھر اللہ تعالیٰ کے اس سوال کے وقت محض انکار کے
کیا معنی؟ سوائے جھوٹ اور بے حیائی کے۔اور تعجب کی
بات ہے کہ وہ اس عظیم جھوٹ بولنے سے کسی طرح حیا نہیں

الانكار عند سوال حضرة الكبرياء۔
الّا كذبا فاحشاوترك الحياء۔ والعجب
انه كيف لايستحى من الكذب العظيم
ويكذب بين يدى الخير العليم۔ مع انه قد
رجع الیٰ الدينا وقتل النصارىٰ وكسر
الصليب وقتل الخنزير بالحسام
الحسيم ۔ وما كان مكث ساعة كغريب
يمرّمن ارضٍ بارض غير مقيم ولايفتتش
بالعزم الصميم بل لبث فيهم الیٰ اربعين
سنة وقتلهم واسرهم وادخلهم جبرًا فى
الصراط المستقيم۔ ثم يقول لا اعلم
ماصنعوا بعدى فالعجب كل العجب من
هذا المسيح وكذبه الصريح انومن بانه
لايخاف يوم الحساب ولاسوط العقاب
ويكذب كذبا فاحشايعافه زمع الناس
ويرضى بزور يانف منه الاراذل الملوثون
بالادناس ايجوز العقل فى شان نبى انه
رجع الى الد نيا بعد الصعود الى السماء۔
ورایٰ قومه النصارىٰ وشركهم وتثليثهم
بعينه من غير الخفاء۔ ثم انكر امام ربه

کریں گے !اور خبر رکھنے والے علم رکھنے والے خدا کے
سامنے جھوٹ بولیں گے! باوجود اس کے کہ وہ دنیا میں واپس
لوٹے اور عیسائیوں کو قتل کیا صلیب کو توڑا **خنزیر** کو تیز
کاٹنے والی تلوار سے قتل کیا۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ
یہاں مسافر کی طرح چند ساعت رہیں گے۔ اور مسافر کی
طرح بغیر قیام کے زمین سے گذریں گے اور عزم صمیم کے
ساتھ حالات سے مطلع نہیں ہوں گے۔ اس کے برعکس وہ
ان میں چالیس سال رہیں گے۔ ان کو قتل اور قید کریں گے
اور انہیں زبر دستی دین اسلام میں داخل کریں
گے۔ پھر کہیں گے کہ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے میرے
بعد کیا کیا؟ پس تعجب کی بات ہے بہت ہی تعجب کی اس مسیح
کے بارے میں اور اس کے صریح جھوٹ کے بارے میں۔
کیا ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ وہ یوم حساب سے نہیں
ڈرتے اور نہ ہی سزا کے کوڑے سے۔ اور وہ جھوٹ بولیں
گے ایسا فحش جھوٹ جس سے کمینے لوگ بھی کراہت کرتے
ہیں۔ اور وہ ایسے جھوٹ پر راضی ہوں گے جسے کہ ذلیل لوگ
جو کہ دنیا کی ملونیوں میں ملوث ہوتے ہیں وہ بھی پسند نہیں
کرتے۔ کیا عقل اس کو نبی کی شان میں تسلیم کرتی ہے کہ وہ
آسمان پر چلے جانے کے بعد زمین میں واپس آئے۔ اور
اس نے عیسائی لوگوں کے شرک اور انکی تثلیث کو بغیر کسی
اخفا کے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ پھر اس قصہ کا اپنے رب کا
سامنے انکار کیا۔ اور یہ کہا کہ میں اس حقیر دنیا کی طرف نہیں

هذه القصة ‹۷۵›وقال مارجعت الى الدنيا الدنية۔ ولااعلم ما بال قومى مُذْرفعت الى السماء الثانية۔ فانظروا اىّ كذب اكبر من هذا الكذب الذى يرتكبه المسيح امام عين الله فى يوم الحساب والمسئلة۔ ولايخاف حضرة ربّ العزة۔ فالحاصل انه لمامنع القرآن نزول المسيح من السماء فى الأية التى هى قطعية الدلالة تعيّن اذًا من غير شك ان المسيح الموعود ليس من اليهود بل من هذه الامّة وكيف وانّ اليهود ضربت عليهم الذلّة فهم لا يستحقون العزّة بعد العقوبة الابدية فاعلموا انّ خيال رجوع عيسىٰ يشابه زبدًا۔ وان محبوس القراٰن لاير جع ابدًا۔ ثم اذافرض رجوعه فيستلزم هٰذا كذب سيّدنا خيرالبرية۔ فانه قال ان المسيح الأتى ياتى من الامةوليس من الامة الاالذى وجد كماله من فيوض المصطفٰے ولايوجد هذا الشرط فى عيسىٰ فانه وجد مرتبة النبوة قبل ظهور

لوٹا اور میں نہیں جانتا کہ میری قوم نے کیا کیا جب میں دوسرے آسمان کی طرف بلند کیا گیا۔ پس دیکھو کونسا جھوٹ اس جھوٹ سے بڑھ کر ہے جس کا ارتکاب مسیح (نعوذ باللہ) قیامت کے دن جس دن حساب کیا جائے گا اور سوال ہوگا خدا کے سامنے کریں گے۔ اور وہ رب العزت سے نہیں ڈریں گے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ قرآن آسمان سے مسیحؑ کے نزول کا مانع ہے جس پر یہ آیت قطعی دلالت کرتی ہے۔ اور بغیر کسی شک کے اس بات کا تعین کرتی ہے۔ کہ مسیح موعود یہودیوں میں سے نہیں بلکہ اس امت میں سے ہوگا۔ اور وہ یہودیوں میں سے کیسے ہوسکتا ہے جبکہ یہود پر ذلت ماری گئی۔ وہ اس ابدی سزا کے بعد اس عزت کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ پس جان لو کہ عیسیٰؑ کی واپسی کا خیال محض جھاگ کی مانند ہے۔ جس کو قرآن مارتا ہے وہ کبھی واپس نہیں آئے گا۔ اگر ہم حضرت عیسیٰؑ کی واپسی فرض کرلیں تو یہ امر (نعوذ باللہ) ہمارے نبی کریمؐ کے کذب کا مستلزم ہے۔ کیونکہ انہوں نے فرمایا تھا کہ آنے والا مسیح میری امت میں سے آئے گا۔ اور وہ امت میں سے وہی ہوسکتا ہے جو حضرت محمد مصطفٰےؐ سے کمال فیض حاصل کرے۔ اور یہ شرط حضرت عیسیٰؑ میں نہیں پائی جاتی کیونکہ انہوں نے نبوت کا مرتبہ ہمارے خاتم الانبیاء محمدؐ کے ظہور سے قبل حاصل کیا تھا۔ ان کے کمالات ہمارے نبی اکرمؐ کے استفادہ سے نہیں اور یہ امر کسی طور پر مخفی نہیں ہے۔ اس لیے حضرت عیسیٰؑ کو امت کا فرد بنانا لفظ امت کی

سیّد نا خاتم الانبیاء۔ فکماله لیس بمستفاد من نبینا ﷺ وھذا امر لیس فیه شیء(۷٦) من الخفاء فجعله فرد امن الامة جھل بحقیقة لفظ الامة وخلاف لکتاب حضرة الکبریاء فلاشک ان ادخاله فی الامه کذب صریح وترک الحیاء۔ ففکّر فی ذالک ان کنت من اھل الاتقاء۔ والحاصل ان اللّٰه سلب من الیھود بعد عیسیٰ نعمة النبوة فلا ترجع الیھم ابد افی زمان خیرالبریة۔ وکون عیسیٰ من غیر اب وبلا ولدٍ دلیل علیٰ مامّر بالد لالة القاطعة۔ واشارة الیٰ قطع تلک اسلسلة الاسرائیلیة۔ فلایحییٰ نبی من الیھود لاقدیم ولاحدیث فی دورالنبوة المحمدیة وعد من اللّٰه ذی العزّة وکمانزع النبوة منھم کذالک نزع منھم ملکھم وغادرھم اللّٰه کالجیفة۔ وکان تولد یحییٰ من دون مسّ القوی البشریة۔ وکذالک تولد عیسیٰ من دون الاب وموتھمابدون ترک الورثة۔ علامة لھٰذہ

حقیقت اور خدا کی کتاب سے جہالت ہے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کا امت میں داخل کرنا صریح جھوٹ اور حیا کو ترک کرنا ہے۔ پس اس پر غور کرو اگر تم متقی ہو۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں سے حضرت عیسیٰؑ کے بعد نبوت کی نعمت کو چھین لیا ہے۔ اب وہ حضرت خاتم الانبیاءؐ کے زمانہ میں ان کی طرف کبھی نہیں لوٹائی جائے گی۔ حضرت عیسیٰؑ کا بغیر باپ اور بے اولاد ہونا اس بات پر قطعی دلالت ہے۔ اس میں سلسلہ بنی اسرائیل سے اس نعمت کے منقطع ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ یہ اللہ ذی العزۃ کی جانب سے پکا وعدہ ہے کہ حضرت محمدؐ کے دور نبوت میں یہودیوں میں سے کوئی قدیم یا جدید نبی نہیں آئے گا۔ اور جس طرح ان سے نبوت چھین لی گئی ہے اس طرح ان سے بادشاہت بھی چھین لی گئی ہے۔ اور اللہ نے انہیں مردار کی طرح پھینک دیا ہے۔ اسی طرح یحییٰؑ کی پیدائش بھی بغیر مس انسانی سے ہوئی جس طرح عیسیٰؑ بھی بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اور ان دونوں کی موت بغیر ورثہ چھوڑنے کے اس واقعہ کی علامت ہے۔ جب کہ مسیح محمدی اس کا باپ ہے۔ اور خدا کی عنایت سے اس کی اولاد ہے جیسا کہ لکھا گیا ہے کہ وہ شادی کرے گا اور رحمت الٰہی سے اس کی اولاد بھی ہوگی۔ اس میں سلسلہ محمدؐیہ کے دوام کی طرف اور قیامت تک اس کے نہ ختم ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اور مجھے ان لوگوں پر سخت تعجب آتا ہے۔ جو ان نشانات میں فکر

الـواقعة۔ واما المسيح المحمدی فله اب و وُلِـد مـن الـعـنـايات الالٰهية كما كُتب انه يتـروج ويُـولـد له(٧٧) من الرحمة فكانت هٰـذه اشـارة الیٰ دوام السلسلة المحمدية وعدم انقطاعهاالیٰ يوم القيامة۔ وعجبت كـل الـعجب من الذين لايفكرون فی هٰذه الأيـات ۔ التی هیَ لـنبوّة نبيناكالعلامات۔ ويـقولون ان عيسیٰ تولد من نطفة يوسف ابيـه ولايـفهـمـون الحقيقة من الجهلات۔ ومـن الـمـعـلـوم مـريم وُجِدَت حاملاقبل الـنكاح۔ وماكان لهاان تتزوج لعهدٍ سبق من اُمّهابعد الاجحاح۔ فالامر محصور فی الاحتـمـالين۔ عـنـد ذوی العينين ۔ امّاانْ يقال انّ عيسیٰ خُلق من كلمة اللّٰه العلّام۔ اويـقـال ونـعـوذبـاللّٰه منه انه من الحرام۔ ولانـجـدسبيلاالیٰ حمل مريم من النكاح۔ فـانّ اُمّهـا كـانـت عـاهدت اللّٰـه انهـا تتـركهامـحررة سـادنة وكـانـت عهـدهـا هـذافـی ايـام الـلـقاح ۔ وهذا امرنكتبه من شهادة القراٰن والانجيل فلاتتركو اسبيل الـحـق والـفلاح ۔ هـذالـمن استوضحتـه

نہیں کرتے جوکہ ہمارے نبی کریمؐ کی نبوت کے لیے علامت کے طور پر ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے باپ یوسف (یوسف نجار) کے نطفہ سے ہیں۔وہ جہالت کی وجہ سے حقیقت کونہیں سمجھتے۔اور یہ بھی معلوم امر ہے کہ مریمؑ نکاح سے پہلے ہی حاملہ ہوگئی تھیں۔ان کے لیے ممکن نہیں تھا کہ وہ شادی کرتیں کیونکہ ان کی والدہ نے یہ عہد کیا تھا کہ ان کے حمل میں ٹھہرنے کے بعد وہ اسے دین کی خادمہ بنائے گی۔اس امر میں صاحبان بصیرت کے لیے دو احتمال موجود ہیں۔ایک یہ کہا جائے کہ عیسیٰؑ قدرت والے خدا کے کلمہ سے پیدا کیے گئے۔یا دوسرا احتمال یہ کہا جائے کہ (نعوذ باللہ) وہ ناجائز اولاد تھے۔ہمیں حضرت مریمؑ کے نکاح کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی۔ان کی والدہ نے اللہ سے وعدہ کیا تھا کہ انہوں نے ان کو بیت المقدس کی خدمت کے لیے آزاد چھوڑا ہے۔یہ وعدہ ایام حمل میں تھا۔یہ بات ہم قرآن اور انجیل کی شہادت سے لکھ رہے ہیں۔پس تم کامیابی اور سچائی کے راستے کو نہ ترک کرو۔یہ سب بیان اس شخص کے لیے ہے جس کی فطرت تفصیل چاہتی ہے اور خارق عادت کاموں کو قبول نہیں کرتی۔مگر جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ قدرت پر پورا ایمان رکھتے ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ درختوں کے پتوں سے بھی چیزوں کو پیدا کرتا ہے۔جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ کو پیدا کیا۔اس زمین میں کتنے ہی کیڑے ہیں جن کا کوئی ماں

فطرته. ولاتقبل خارق العادة عادته.
وامانحن فنئومن ‹٧٨› بكمال قدرة الله
الاعلى. ونوء من بانه ان يشاء يخلق من
ورق الاشجار كمثل عيسىٰ وكَمْ من دُوْدٍ
فى الارض ليس لها ابوان. فايّ عجب
يأخذكم من خلق عيسىٰ يافتيان. وان لِلّٰهِ
عجائب نفضت عند ها اكياس الكياسة
وغرائب ظلع بهافرس الفراسة. بل فى
كل خلقه يظهر اجبال القرائح. ويظهر
اكداء الماتح والمائح. والذين
ينكرونهافماقدر وا الله حق القدر. وقعد
وافى الظلمٰت مع وجود نور البد ر. وبُعد
وامن الضياء فهفابهم الىٰ الظلام البَيْن
المُطرح. والبعد المبرح. والعجب منهم
انهم مع كونهم ضالين تمشوا امام
النّاس كالخريت. ومافرقوا واقتحموا
الموامى المهلكة كالمصاليت. فهلكو
افى الفلوات كالحائر الوحيد. واستسلموا
للحَيْن. ومانتهوا من القول المبيدفلم
يامنواعثارابل زلوافى كل قدم
وروُتبارًاوشجعوا قلوبهم طمعافى صَيْد

باپ نہیں۔ پس اے نوجوانو! پیدائش عیسیٰؑ میں کونسی چیز تمہیں
تعجب میں ڈالتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ایسے عجائبات ہیں
جن کے قریب دانائی کے خزانے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور اس
کے ایسے عجیب کام ہیں جن کو دیکھ کر فراست کے گھوڑے
لنگڑے ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اس کی ہر پیدائش میں ہی
طبیعتوں کی عاجزی ظاہر ہوتی ہے۔ اس سے پانی کے
نکالنے والے اور اس کو تقسیم کرنے والے کی عاجزی بھی ظاہر
ہوتی ہے۔ اور جو لوگ انکار کرتے ہیں انہوں نے اللہ کی
قدرت کا حق ادا نہیں کیا جیسے کہ اس کے ادا کرنے کا حق تھا۔
ان کے پاس چودویں کے روشن چاند ہونے کے باوجود وہ
اندھیرے میں بیٹھ گئے اور روشنی سے دور ہو گئے۔ دور پھینکنے
والی غمگین کرنے والی جدائی انہیں اندھیرے کی طرف لے
گئی ہے۔ وہ ایسی دوری ہے جس نے انہیں پریشان کر دیا
ہے۔ تعجب اس بات پر ہے کہ باوجود گمراہ ہونے کے وہ
لوگوں کے آگے داناؤں کی طرح چلتے ہیں اور انہوں نے ذرہ
خوف نہیں کیا۔ اور جواں مردوں کی طرح مہلک جنگلوں میں
داخل ہو گئے۔ وہ تنہا حیران انسان کی طرح ان جنگلوں میں
ہلاک ہو گئے۔ اور موت کے سامنے ہتھیار پھینک دیئے۔
لیکن ہلاک کرنے والی باتوں سے باز نہیں آتے۔ پس وہ
لغزش سے کس طرح امان میں رہ سکتے تھے؟ بلکہ ہر قدم پر
انہوں نے لغزش کھائی اور تباہی کو دیکھ لیا۔ ان کے دل عوام
کو شکار کرنے کے لیے دلیر ہو گئے۔ جہالت کی ظلمت نے

العوام۔ وزعرهم ظلمة الجهل فمارتعوا وماامتنعوا من الاقتحام ۔〈۷۹〉

ثم عند نا دلائل علیٰ موت عیسیٰ لا نری بدا من نشرهالعل الناس یفقهون۔ فمنهانصوصٌ قراٰ نیة وهی اکبر الدلائل لقوم یفقهون۔ ومنهانصوص حدیثیة لاناس یفکرون۔ فانّ اللّٰه صرح فی اٰیة فلمّاتوفیتنی وفات ابن مریم۔ وصرح معه عدم رجوعه الیٰ الدنیا کماتقدم۔ وراٰه نبیّناﷺلیلة العراج قاعدًا عند یحیی۔ ولایُجوّز العقل ان ینقل الحّیٰ الیٰ عالم الموتیٰ۔ ومَن اُلحق بالموتیٰ فهو منهم کمالایخفیٰ۔ وقال الذین لایتدبرون کتاب اللّٰه ولیس فی قلوبهم طلب الحق والعرفان۔ ان حیاة عیسیٰ ثابت بماقال الحسن البصری انه لم یمت ویاتی فی اٰخر الزمان۔ فالجواب اِنّالانوئمن ببَصری ولامصری وانمانومن بالفرقان۔ ونومن بقول نبیّناالذی اُعطی علماً صحیحاً من الرحمان ۔ وقد سمعت ماجاء فی الحدیث وفی القرآن

انہیں ڈرایا مگر وہ اس میں داخل ہونے سے باز نہ آئے اور نہیں ڈرے۔

پھر ہمارے پاس حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے دلائل بھی ہیں۔ ہم ان کی اشاعت کرنا ضروری سمجھتے ہیں تا کہ لوگ اس کو سمجھ لیں۔ ان میں قرآنی دالائل ہیں اور یہ فہم رکھنے والی قوم کے لیے سب سے بڑے دلائل ہیں۔ ان میں احادیث سے دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو فکر کرتے ہیں۔ پس بے شک اللہ تعالیٰ نے آیت **فلماتوفیتنی** (پس جب تو نے مجھے وفات دے دی) میں صراحت سے وفات عیسیٰؑ کو بیان کیا ہے اور ان کے دنیا میں واپس نہ آنے کو وضاحت سے بیان کیا ہے جیسے کہ پہلے گذر چکا۔ اور ہمارے نبی کریمؐ نے انہیں معراج کی رات حضرت یحییٰؑ کے پاس بیٹھے دیکھا۔ عقل یہ جائز نہیں رکھتی کہ زندہ کو مردوں کے عالم میں منتقل کرے جیسا کہ یہ لوگوں سے مخفی نہیں کہ جو مردوں سے ملا دیا گیا تو وہ انہی میں سے ہے۔ وہ لوگ جو اللہ کی کتاب میں تدبر نہیں کرتے اور ان کے دلوں میں حق وعرفان حاصل کرنے کی طلب نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ حیات عیسیٰؑ ثابت شدہ ہے کیونکہ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ وہ نہیں فوت ہوئے اور آخری زمانہ میں آئیں گے۔ پس اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نہ تو کسی بصری اور نہ کسی مصری پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا ایمان تو صرف قرآن مجید پر ہے۔ اور ہم حضرت نبی کریمؐ کے قول پر ایمان لاتے ہیں جن کو خدائے رحمٰن کی طرف سے

المجید۔ ط فلاینبغی بعد ذالک ان تقول هل من مزید۔ وان الموت من سنة الانبیاء من اٰدم الیٰ نبیّناخیر البریّة ۔(۸۰) فکیف خرج عیسیٰ من هذه السنة المتوارثة۔ وقد ورث هذه السنة کل من جاء بعده من الابرار۔ وهلم جرّا الی ان ورثنا من جمیع الاخیار۔ ثم من الدلائل الوقائع التاریخیة والشواهد التی جمعتها الکتب الطبّیة۔ ومن تصفح تلک کتب التی زادت عدتها علی الالف۔ وهی مشهورة مسلمة من السلف الیٰ الخلف۔ فلا بدله ان یشهد ان مرهم عیسیٰ قد صنع لجراحة الٰه اهل الصلبان وهذه واقعة لایخلف فیها اثنان۔ وهی من المراهم المشهورة المقبولة۔ ویوجد ذکر هافی کتب زهاء الف من هٰذه الصناعة۔ وکذلک اطلعنا علی قبره الذی قدوقع قریباً من هذه الخطة۔ وثبت ان ذالک القبر هو قبر عیسیٰ من غیر الشک والشبهة۔ ولایُضعف الحقائق الثابتة انکار العلماء الحاسدین۔ فانهم لایتکلّمون الامستکبرین۔ ولایدخلون

صحیح علم عطا کیا گیا تھا۔اور تو وہ سن چکا ہے جو قرآن وحدیث میں آیا ہے۔پس اس کے بعد یہ مناسب نہیں ہے کہ تو کہے **هل من مزید** ؟اور موت تو سنت انبیاء ہے آدم سے لے کر مخلوق میں سب سے برتر ہمارے محمد مصطفیٰ تک۔تو پھر حضرت عیسیٰؑ اس جاری وساری سنت سے کیسے باہر نکل گئے یہ سنت ہر اس نیک انسان کو وراثت میں ملی ہے جو کہ حضرت نبی کریمؐ کے بعد آیا۔اور یہ سلسلہ جاری ہے یہاں تک کہ ہم بھی اس کے وارث بنیں گے (یعنی فوت ہوجائیں گے)۔پھر ان کے علاوہ تاریخی واقعات کے دلائل ہیں۔ اور وہ شواہد جن کو طب کی کتابوں میں جمع کیا گیا ہے۔جو کوئی ان کتب کو پڑھے گا جن کی تعداد ہزار سے زیادہ ہے اور یہ قدیم وقت سے آج تک مشہور و مسلّم کتابیں ہیں۔تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ گواہی دے گا کہ مرہم عیسیٰؑ عیسائیوں نے اپنے خدا حضرت عیسیٰؑ کے زخموں کے لیے تیار کی تھی۔ اس واقعہ میں کسی دو کا بھی اختلاف نہیں۔اور یہ بہت ہی مشہور و مقبول مرہموں میں سے ہے۔اس کے تیار کرنے کا ذکر اس فن کی تقریباً ہزاروں کتابوں میں پایا جاتا ہے۔اسی طرح ہم نے ان کی (حضرت عیسیٰؑ) قبر پر بھی اطلاع پائی ہے۔جو اس خطہ (پنجاب) کے قریب واقع ہے۔اور یہ بات بغیر کسی شک وشبہ کے ثابت ہے کہ یہ قبر حضرت عیسیٰؑ کی ہی ہے۔حاسد علماء کے انکار سے ان ثابت شدہ حقائق کو

علينا الامنكرين ونجدهم متكبرين كبير الاحتقار۔ قليل الفهم كثير الانكار۔ ثم يقال لهم قدوة الأمّة (٨١) ونُجوم الملّة۔ ماتت الروحانية۔ وغلبت الدنيا الفانية۔ مالهم لايفهمون ان رفع عيسیٰ كان لرفع تهمة اللعنة۔ فمن رفع جسمه الى السماء فقط فانه لايبرّء من هذه التهمة۔ ثم لما كان عيسیٰ قد ارسل الى قبائل اليهود كلّهم وكلّ من كان من بنیٔ اسرائيل وكانت القبائل منتشرة فی الارض كماروی وقيل۔ كان من فرائضه ان يسير ويختار السياحة ويستقری قبائل اُخرٰی۔ فكيف صعد الى السّماء قبل تاْدية فرضه وتكميل دعوته هذا باطل عند النهیٰ۔ ثم انّ ظن رفعه الى السماء لم يثمر الاثمرة ردية۔ ولم ينبت الاشجرة خبيثة فلو كان هذا الامر حقا وكان هذا الفعل من اللّٰه حقيقة لترتب عليه نتيجة حسنة۔ فلاشک ان هذا الاعتقاد وسوسة شيطانية وشبكة ابليسية ولذالک صبّت منه مصائب على التوحيد۔ ووضع

کمزور نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ وہ تو بات نہیں کرتے مگر تکبر کے ساتھ۔ ہمارے پاس آتے ہیں تو ان کا سینہ انکار سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ ہم نے ان کو متکبر اور دوسروں کو حقیر جاننے والے پایا۔ ہم نے ان کو فہم رکھنے والے کم اور انکار کرنے والے زیادہ پایا۔ پھر بھی انہیں ملت کے پیشوا اور دین کے ستارے کہا جاتا ہے۔ ان کی روحانیت مرگئی ہے اور فانی دنیا ان پر غالب آگئی ہے۔ ان کو کیا ہوگیا ہے؟ وہ کیوں نہیں سمجھتے کہ عیسیٰؑ کے رفع سے مراد ان سے لعنت کی تہمت کا دور کرنا تھا۔ جو ان کو بجسم عنصری آسمان پر آٹھاتا ہے تو وہ انہیں اس تہمت سے بری نہیں کرتا۔ پھر جب کہ حضرت عیسیٰؑ کو یہود کے تمام قبائل کی طرف بھیجا گیا تھا اور وہ سب کے سب بنی اسرائیل میں سے تھے۔ اور یہ قبائل زمین میں منتشر تھے جیسے کہ روایت کیا گیا ہے۔ یہ ان کے فرائض میں سے تھا کہ وہ زمین میں پھرتے اور سیاحت اختیار کرتے اور دوسرے قبائل کو تلاش کرتے۔ پس وہ اپنا فرض ادا کرنے اور تکمیل دعوت سے پہلے کس طرح آسمان پر چلے گئے؟ یہ بات اہل عقل کے نزدیک باطل ہے۔ پھر یہ ظنِ باطل کہ وہ آسمان پر چلے گئے ہیں ردی پھل لاتا ہے۔ اس سے صرف خبیث درخت ہی پیدا ہوتا ہے۔ پھر اگر یہ امر حق ہوتا اور یہ فعل اللہ کے نزدیک حقیقی ہوتا تو اس کا اچھا نتیجہ مرتب ہوتا۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اعتقاد رکھنا شیطانی وسوسہ اور ابلیس

التثليث في موضع اسم اللّٰه الوحيد الفريد۔ وفتح ابواب جهنم علی كثير من الناس۔ والقی منه الوف من الوریٰ فی ورطة الشرك وبراثن الخناس۔ ‹۸۲›ولوكان المسلمون لم يعتقد وابهذه العقيده الفاسدة۔ لامنوامن الارتدادولَنَجوا من السهام النصرانية۔ ولكن الاٰن قدنرلٰهم كالاسارى فى يد قسوس النصارىٰ يقولون بالسنهم ان سيد الرسل نبيّناالمصطفیٰ ولكن لم يقترن هذا القول بالعمل كمالايخفیٰ ۔ ياسماء لم تنشق لجسارتهم ويارض لم لا تتزلزل لجريمتهم ۔ انّهم انّمارفعوا الْوِية المجد والفخار والعزّلعيسیٰ ۔ وما ابقراشیء السيّدناالمصطفیٰ۔ ونظراللّٰه الى الارض فوجد مملوةًمن اِطْراء ابن مريمٍ۔ ومن التفريط فی خير وُلد اٰدم۔ ورا ى البلادفی اشدّ حاجةٍالیٰ وجودٍيظهر علیٰ اهل الصلبان فضل ختم المرسلين ويدافع عن المسلمين۔ فبعثنی لهذا المقصود۔ وكان امرامقضيامن اللّٰه

کا جال ہے۔اس کی وجہ سے توحید پر مصائب وارد ہوئے اور اللہ واحد یکتا کے نام کی جگہ اس تثلیث نے لے لی۔اور کثیر لوگوں پر جہنم کے دروازے کھل گئے۔اور مخلوق خدا میں سے ہزاروں شرک کے گرداب اور شیطان کے پنجے میں گر گئے۔اگر مسلمان اس فاسد عقیدے پر یقین نہ رکھتے تو وہ ارتداد سے محفوظ رہتے اور عیسائیوں کے تیروں سے بچے رہتے۔لیکن اب ہم انہیں عیسائی پادریوں کے ہاتھوں میں قیدیوں کی طرح پاتے ہیں۔وہ اپنی زبانوں سے کہتے ہیں کہ رسولوں کے سردار ہمارے نبی محمد مصطفیٰ ہیں لیکن عمل سے اس قول کو جھٹلاتے ہیں جیسا کہ یہ مخفی نہیں ہے۔اے آسمان! تو ان کی اس جسارت کی وجہ سے پھٹ کیوں نہیں جاتا۔اور اے زمین! تو ان کے اس جرم کی وجہ سے زلزلہ کیوں نہیں برپا کرتی کہ انہوں نے عزت ،فخر اور بزرگی کا جھنڈا حضرت عیسیٰ کے لیے بلند کیا ہے۔اور ہمارے سردار محمد مصطفیٰ کے لیے کچھ باقی نہیں چھوڑا۔اور اللہ نے جب زمین کی طرف نگاہ کی تو اسے ابن مریم کے بارے میں غلو سے بھرا پایا۔اور جو اولاد آدم کا بہترین انسان (حضرت محمدؐ) ہیں ان کے حق میں تفریط پائی ہے۔اور اس نے دیکھا کہ اس ملک کو ایک ایسے وجود کی ضرورت ہے جو کہ عیسائیوں پر ختم المرسلینؐ کی فضیلت کو ظاہر کرے۔اور مسلمانوں کا دفاع کرے۔پس اس مقصد کے لیے اس نے

الـودود۔ وانـی قـداُقـمت لٰهذه الخدمة من مـدة نـحوثلاثين عامًا(۸۳) وقد اَدّب اللّٰه بـی کثیـر امـن الشـردوالـجـمهم الجامًا۔ ووالـلّٰــه ان الـزمـان لایحتـاج الی روءیة اعـجـوبة نـزول رجل واحدمن السماء۔ بل یـحتـاج الـی ان تصعد الی السماء نفوس کثیر ة بـالتـزکـی والاتـقـاء۔ الاترون الی الـمسـلـمیـن کیف اخـلـدوا الــی الاهواء الارضية۔ و کیف انحطواونسوا حظهم من الانـوار السماوية ومع ذالک مابقی فیهم عـقـل سـلـیـم وفـهـم مستقیم ۔ تجدقولهم مـجـمـع التـنـاقـضـات والهفوات وتجد فـعـلهـم مـلـوثـابـالافـراط والتفـرط من الـجـهـلات۔ مثلاً انهـم یـقـولـون انّ عیسیٰ کـان اکبر السیاحین۔ وقطع محیط العالم کـلــه ولـم یتـر ک ارضامن الارضین ثم یـقـولـون قولاخالف ذالک ویصرون علی انـه رفـع عـنـد واقعة الصلیب بحکم ربّ العالمین۔ وصعد الی السماء وهوابن ثلث وثـلا ثیـن۔ فـانـظروافی ایّ زمان ساح فی الـعـالـم۔ وزار کل بلدة ولـم یتـر ک احد امن

مجھے بھیجااور اللہ کی طرف سے اس کام کافیصلہ ہو چکا تھا۔اور میں اس خدمت کو تیں (۳۰) سال سے سرانجام دے رہا ہوں ۔اور میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بہت سے سرکش پادریوں کوادب کی لگام ڈال دی ہے۔اللہ کی قسم یہ زمانہ اس بات کا محتاج نہیں ہے کہ آسمان سے ایک شخص واحد کے اترنے کے عجوبہ کو دیکھے ۔بلکہ اس بات کا محتاج ہے کہ بہت سارے نفسوں کو تزکیہ اور تقویٰ کے ذریعہ آسمان پر چڑھتا دیکھے ۔کیا تم نہیں دیکھتے کہ مسلمان کس طرح زمینی خواہشات کی طرف جھک گئے ہیں ۔اور وہ کس طرح گر گئے ہیں اور آسمانی انوار میں سے اپنا حصّہ بھول گئے ہیں۔ نہ ان میں عقل سلیم ہے اور نہ ہی فہم مستقیم باقی رہا۔تو ان کے اقوال کو تناقضات اور بےہودہ باتوں کا مجموعہ پائے گا۔ان کے افعال میں جہالت کی وجہ سے افراط اور تفریط کی ملونی پائی جاتی ہے ۔مثلاً یہ کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ سب سے بڑے سیاح تھے اور انہوں نے پوری دنیا کی منازل کو طے کیا اور کوئی خطہ نہیں چھوڑا۔ پھر اس کے خلاف یہ بات کہتے ہیں اور اس پر اصرار کرتے ہیں کہ وہ صلیب کے واقعہ کے وقت رب العالمین کے حکم سے اٹھا لیے گئے اور وہ آسمان پر چلے گئے جبکہ وہ صرف تینتیس (۳۳) سال کے تھے ۔پس دیکھو کہ کونسے زمانے میں انہوں نے دنیا کی سیر کی ۔اور ہر شہر اور عالم میں سے کسی جگہ کو نہیں چھوڑا۔اسی

المعالم۔ وکذالک یقولون ان عیسیٰ قد رُفع وادخل فی الاموات ثم یقولون قولاخالف ﴿۸۴﴾قولهم الاول اذیزعمون انه حیّ وسینزل من السمٰوات ۔ وکذالک یقبلون انّ المسیح الموعود من الاُمّة ۔ ثم یقولون ماخالف قولهم هذایظهرون ان عیسیٰ ینزل من السماء لامن اُمة نبیّناخیرالبریة وکذالک یقولون لااکراه فی الدین ویقرؤن هذه الاٰیة فی الکتاب المبین۔ ثم یقولون قولاخالف ذالک ویصرون علی ان مهدیهم یخرج بالحسام۔ ولایقبل الا الاسلام فانظرالیٰ هذه التناقضات وتوالی الهفوات۔

سیقول السّفهٰاء فمابال القرون الاولی ۔ الذین ماتواعلیٰ هذا الخطاء وظنوا انه ینزل عیسیٰ۔ فاعلموا انهم کمثل الیهود ظنو اقبل خاتم الانبیاء ان مثیل موسیٰ من قومهم فمااخذهم الله بهذا الخطاء۔ ولماظهر سیّدنا سیّدالمرسلین۔ وانکره من انکروه وقالو

طرح یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اٹھائے گئے اور مردوں میں داخل کیے گئے ۔ پھر اپنے ہی پہلے اقوال کے خلاف بات کہتے ہیں جب وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور آسمانوں سے نازل ہوں گے ۔ اسی طرح اس بات کو بھی قبول کرتے ہیں کہ مسیح موعود اس امت میں سے ہوگا۔ پھر وہ بات کرتے ہیں جو اس پہلی بات کے مخالف ہے۔ اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے نہ کہ مخلوق میں سے افضل ترین ہمارے نبی محمدؐ کی امت سے ۔ اسی طرح وہ کہتے ہیں کہ دین میں کوئی جبر نہیں اور قرآن میں اس آیت کو پڑھتے بھی ہیں۔ پھر اس کے خلاف بات کہتے ہیں اور اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ ان کا مھدی تلوار نکالے گا اور بجز اسلام کے اور کچھ نہیں قبول کرے گا (یعنی جزیہ قبول نہیں کرے گا) پس ان تناقضات کی طرف دیکھو اور ان پے در پے فرسودہ باتوں پر غور کرو۔

عنقریب بے وقوف لوگ کہیں گے کہ پہلے زمانے کے لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ جو کہ اس غلط عقیدہ پر مر گئے اور وہ یہ ظن رکھتے تھے کہ حضرت عیسیٰ نازل ہوں گے۔ پس جان لو ان کی مثال ان یہودیوں کی طرح ہے جو کہ (حضرت خاتم الانبیاء محمدؐ رسول اللہ) سے پہلے یہ گمان کرتے تھے کہ مثیل موسیٰ ان کی قوم میں سے ہوگا۔ پس اللہ ان کی اس خطا کی وجہ سے انہیں نہیں پکڑے گا۔ لیکن جب ہمارے سید المرسلین محمدؐ کا ظہور ہوا تو جنھوں نے ان کا انکار کیا اور پہلوں کی

اكقول السابقين۔ اخذهم الله بذنوبهم بما كانو امكذبين۔ وان الجرم لايكون جرما الّا بعد اتمام الحجّة (۸۵) فالذين ماوجد وازمن مرسل وخلواقبل بعثه فى الغفلة۔ اُولئك لاياخذهم الله بمالم ينكر واولم تبلغهم دعوة فيغفر لهم من الرحمة۔ اكان للناس عجباً اَنْ جاء هم منذر فى هذا الزمان۔ يا حسرة عليهم كيف نسوا سنن الله مع انهم يقرء ون القراٰن۔ وقد جرت سنة الله فى عباده انهم اذا اسرفواوجارزواحد ود الاتقاء اقام فيهم رسولا لينهاهم عن المنكرات والفحشاء۔ واذاجاء هم نذير هم فاذاهم احزاب ثلٰثة ط۔ حزب يعرفونه بميسمه ونطقه كمايعرف الفرس مسرحه من الاثاثة ط۔ حزب تنفتح عيونهم بروٴية الاٰيات۔ وتذوب شبهاتهم بمشاهدة البيّنات۔ وفرقة اُخرٰے ماعطو ابصيرةً من الحضر ة۔ فيخبطون خبط عشواء ولايصلون الى الحقيقة۔ وتقتضى قلوبهم القاسية عقوبة من العقوبات واٰ فة من الاٰفات۔ ولايومنون ابدً احتىٰ يُسْلَبَ

طرح بات کی تو اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا کیونکہ وہ جھٹلاتے تھے۔ **اور جرم صرف اس وقت جرم ہوتا ہے جب کہ اتمام حجت ہو جائے۔** پس وہ لوگ جنہوں نے مرسل کے زمانے نہیں پائے اور اس بعثت سے پہلے غفلت میں ہی گذر گئے تو ان لوگوں کو اس وجہ سے کہ انہوں نے انکار نہیں کیا اور ان تک دعوت نہیں پہنچی خدا ان کو اپنی رحمت سے بخش دے گا۔ کیا لوگوں کے لیے یہ عجیب بات ہے کہ ان کے پاس اس زمانے میں ڈرانے والا آیا؟ ہائے افسوس وہ کس طرح اللہ کی سنتوں کو بھول گئے باوجود اس کے کہ وہ قرآن پڑھتے ہیں۔ اور یقیناً یہ اللہ کی اپنے بندوں کے لیے سنت جاری ہے کہ جب وہ اسراف کرتے ہیں اور تقویٰ کی حدود سے تجاوز کرتے ہیں تو ان میں ایک رسول کھڑا کیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ انہیں منکرات اور فواحش سے روکے۔ جب ان لوگوں کے پاس ان کے ڈرانے والے آجاتے ہیں تو اس وقت ان کے تین گروہ ہو جاتے ہیں۔ ایک گروہ وہ ہوتا ہے جو اسے اس کے نشانوں اور اس کی گفتار سے پہچان لیتا ہے جیسے کے گھوڑا گھاس کے میدان میں سے اپنی چراگاہ کو پہچان لیتا ہے۔ ایک گروہ وہ ہوتا ہے کہ جن کی آنکھیں نشانات کے دیکھنے سے کھلتی ہیں اور ان کے شبہات واضح دلائل کے مشاہدہ سے زائل ہو جاتے ہیں۔ ایک گروہ وہ ہوتا ہے جنہیں اللہ کی طرف سے بصیرت عطا نہیں کی جاتی اور وہ

منهم الامن والراحة ـ وينزل عليهم النصب والشدة. فهذا اصل 〈٨٦〉 العذاب النازل من السّماء. ولذالک نزل الطاعون فليفكر من كان من اهل العقل والدهاءِ لااكراه فى الدّين ولكن تقتضى طبائعهم نوعاًمن الاكره. ولاجبرفى الملّة ولكن تطلب فطرتهم قسماًمن الجبر للانتباه ولاحرج ولااعتراض فانه امر مامسّه ايدى الانسان. بل هو اٰية من الرحمان وليست الاٰيات المنذرة من قبيل الاكراه والجبر. وانماالاكراه فى المرهفات وغيرهامن اٰلات الزبر. فاختار اللّٰه لهذا الزمان لتنبيه الغافلين نوعاً من العذاب وهو مايخرج من السماء لامايخرج من القراب. فالقے الرعب فى القلوب مرة بالطاعون المقعص البتّار. وطورًابزلازل سجدت لهاجدران الديار. واُخرىٰ بطوفانٍ نارٍ انشقت به الجبال وارتجّت به البحار وانه فى تغيّظ وزفيرٍ ماقل من تدبير. وماغادرمن صغير ولاكبير. وقد جمعت الحكومة لدفعه كلمارأت احسن

اندھی اونٹنی کی طرح مخبوط الحواس ہو کر پھرتے ہیں اور حقیقت تک نہیں پہنچتے۔ان کی سختی دل عذاب اور آفت کا کوڑا چاہتی ہے۔وہ کبھی ایمان نہیں لاتے یہاں تک کہ ان سے امن اور سکون سلب کرلیا جاتا ہے۔ان پر درماندگی اور سختی نازل کی جاتی ہے۔پس یہ عذاب کی بنیاد ہے جو کہ آسمان سے نازل ہوتا ہے۔اسی طرح طاعون نازل ہوئی۔ پس اہل عقل ودانش میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ فکر کرے۔ کیونکہ دین میں کوئی جبر نہیں لیکن ان کی طبیعتیں جبر چاہتی ہیں۔دین میں کوئی جبر نہیں لیکن ان کی فطرت ایک قسم کا جبر چاہتی ہے تاکہ ان کو خبردار کرے۔اس میں کوئی حرج اور اعتراض نہیں کہ اس عذاب (طاعون) میں انسان کا اپنا کوئی ہاتھ نہیں ہے بلکہ یہ تو خدائے رحمٰن کی نشانی ہے۔اور ڈرانے والے نشانات جبر وزبردستی کی قسم میں شامل نہیں ہوتے۔ کیونکہ جبر واکراہ تو تلواروں اور دوسرے آہنی آلات جنگ کے ذریعے ہوتا ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں غافلوں کی تنبیہ کے لیے یہ (طاعون) عذاب کی ایک قسم اتاری ہے جو کہ آسمان سے نکلتی ہے نہ کہ نیاموں میں سے۔ پس اللہ نے ایک مرتبہ تو ہلاک اور تباہ کرنے والی طاعون کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں رعب ڈالا۔اور بعض اوقات زلزلوں کے ذریعہ جن کی وجہ سے ملکوں کی دیواریں زمین بوس ہوگئیں۔دوسری مرتبہ اس آگ کے طوفان سے جس سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگے۔اور سمندروں میں طوفان سے

فی هذا الباب فماظفرت بسببٍ من الاسباب۔ ﴿٨٧﴾فاصل الامران اللّٰه تعالیٰ اجاب طاعِنِیّ ومن معهم بالطاعون ومنّ علیّ بالمنون۔ وخاطبنی قبل هذا الوباء۔ وقال الامراض تشاع۔ والنفوس تضاع۔ فانزل النکال وفعل کماقال۔ وواللّٰه انی قد انبئت به قبل هذه المائة الهجریّة۔ ثم تواتر الاخبار حتّٰی ظهرالطاعون فی هذه الناحیة۔ ولمّابلغنی هذا الخبر۔ ووصلنی منه الاثر اجلت فیه بصری وکررت فیه نظری۔ فاذاهی الاٰ یة الموعود ة والعدة المعهودة۔ ثم ان الطاعون قلّل المعادین۔ وکثر حزبنا المستضعفین حتّٰی انهم صاروازهاء مائة الفٍ اویزید ون وامافی هذه الایام فعدّتهم قریب من ضعفهاوان فی هذه لاٰ یة لقوم یتدبّرون۔ والذین اعتنقوا الحسد والشحناء۔ فهم یوثر ون الظلام ولایوثر ون الضیاء۔ وقد انتقشت الضغائن والاحقاد علی قرائحهم من الابتداءِ وهی شیء توارثه الابناء من الاٰ باء ، وتریٰ فیهم مواڈ اسمیة من البخل

جس سے پہاڑ پھٹ پڑے۔اور سمندر وں میں طوفان اٹھ پڑااور وہ پورے جوش سے ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔جو کسی تدبیر سے کم نہیں ہوتا ہے۔اس نے کسی چھوٹے کو چھوڑا نہ بڑے کواس عذاب (طاعون) کودور کرنے کے لیے حکومت نے ساری تدابیر اختیار کیں۔اس معاملے میں جو کچھ اچھائی وہ کرسکتی تھی اس نے کی لیکن کسی حیلے سے بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔پس اس امر کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طعن کرنے والوں اوران کا ساتھ دینے والوں کو جواب دیا۔اس طاعون کے ذریعہ سے اوران کی اموات سے مجھ پر احسان کیا۔اور خدا نے اس وباء سے قبل مجھے پکارااور کہا کہ بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی۔پس عذاب نازل ہوااوراس نے ایسا ہی کیا جیسے کہ اس نے کہا تھا۔اور اللہ کی قسم میں نے اس کی خبر اس صدی ہجری سے پہلے ہی دے دی تھی۔پھر یہ خبریں تواتر کے ساتھ آئیں۔یہاں تک کہ ان اطراف میں طاعون ظاہر ہوگئی۔اور جب مجھے یہ خبر ملی اور اس طاعون کے اثر کی خبریں مجھ تک پہنچیں تو میں نے بغور دیکھااور بار بار دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ تو وہی موعودنشان ہے۔اور وہ وعدہ ہے جس کا عہد کیا گیا تھا۔ پھراس طاعون نے دشمنوں کو کم کردیااور ہم کمزوروں کے گروہ کو کثرت عطا کی یہاں تک کہ وہ لاکھوں سے بھی بڑھ گئے۔اور آج کل ان دنوں میں ان کی تعداد دگنی ہو گئی ہے۔اس میں تدبر کرنے والے

والعجب والرياء۔ ماسمعنانظیر ھافی قرون طویلة(۸۸) وازمنة ممتدة فی قصص الکفاروالاشقیاء۔ وواللّٰہ کفی من عَلَمٍ علیٰ قرب القیامة وجودھذہ العلماء۔ یقربون اھل الدنیالیُکرمواعند ھم ولایقربون التقویٰ لیکر موافی السماء۔ وقع السلام فی وھادالغربة وھم ینامون علیٰ بساط الراحة۔ ودیست الملة وھم یراؤن بالعمامة والجبةوالعصی الجمیلة واللحی الطویلة۔ زالت قوۃ الملّة وفقد سلطان الدین۔ وھم یبتغون زینة الدنیاوقرب السلاطین۔ ثم معذالک لاحاجة عندھم الیٰ مجددٍ من الرحمان وحسبھم انفسھم حماۃ الدین وکماۃ المیدان۔ ولماالتصق بھم کثیر من نجاسة الد نیا وعفونتھا۔ وقدرھاعذرتھا۔ ذھب اللّٰہ بنورعرفانھم ۔ وترکھم فی طغیانھم مابقی فیھم دقة النظروصحة الفراسة وقو ۃ تلقی الاسرارو لطافة العقل والکیاسة۔ واریٰ ان ابواب الھدی تفتح علی غیر ھم ولاتفتح علیھم لخبث

لوگوں کے لیے بہت بڑا نشان ہے ۔لیکن وہ لوگ جنہوں نے حسد اور کینے کو بغل سے لگائے رکھا تو انہوں نے تاریکی کو ترجیح دی نہ کہ روشنی کو اور ابتداء سے ہی ان کی طبیعتوں میں کینہ اور حسد منعقش تھے۔یہ وہ چیز ہے جو کہ باپوں سے بیٹوں کو وراثت میں ملی ہے۔تو ان میں بخل، تعجب اور خود نمائی کا زہریلا مواد دیکھے گا۔اس کی نظیر ہمیں لمبے زمانے میں کہیں نہیں ملتی اور نہ ہی اس پچھلے ہوئے زمانے میں بھی جس میں کافروں بد بختوں کے قصے مشہور ہیں۔اللہ کی قسم قرب قیامت کی ایک کافی نشانی ان علماء کا وجود ہے۔وہ اہل دنیا کے قریب ہوتے ہیں تا کہ ان کے ہاں عزت پائیں اور تقویٰ کے قریب نہیں ہوتے کہ آسمان پر عزت حاصل کریں۔اسلام غربت کے گڑھے میں گر گیا ہے۔اور وہ (علماء) اپنے بستروں پر خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ملت پامال ہوگئی ہے۔اور وہ جبہ ،عمامہ،خوبصورت عصاء،اور لمبی داڑھی کو دیکھتے ہیں ۔ملت کی قوت زائل ہوگئی ۔اور دین کی شوکت زوال پذیر ہوگئی ہے۔مگر وہ دنیا کی زینت اور بادشاہوں کا قرب چاہتے ہیں ۔باوجود اس کے انہیں خدائے رحمٰن کی طرف سے کسی مجدد کی ضرورت نہیں ہے۔وہ اپنے آپ کو دین اور دین کی حمایت کے لیے کافی سمجھتے ہیں ۔ اور مرد میدان بنے ہوئے ہیں ۔جب اس دنیا کی کثیر نجاست ،عفونت، گندگی اور پلیدی ان کے ساتھ چمٹ گئی تو اللہ ان کے عرفان کا نور لے

القلوب۔ فانهم قطعوا العلق كلهامن المحبوب۔ ﴿٨٩﴾وصعب عليهم استقصاء الحقائق واستخراج الد قائق وحل المعضلات الدينية ومع ذالک هم الامناء والصادقون والصالحون فى اعين العامة۔ والابرياء من كل ماذكر نافى هذه الصحيفة۔ فهذا احدى المصائب على الملة وليس الطاعون الانتيجة هذه التقاة وثمرة هذه الحسنات۔ ونرىٰ ان هذه البلاد وشوار عهاقدبولغ فى امورنظافتهاببذل المال والسعى والهمّة والقى فى كلّ بئرٍدواء يقتل الديد ان بالخاصية۔ ثم نرى الطاعون كلّ يوم فى الزيادة۔ وكذالک ثبت التطعيم كالعقيم۔ وبطل ماظن فيه من المنفعة۔ وقد سمعت ماظهرمن النيبجة ومانفع شرب الادوية ولاتعهد الحارات والازقة والمنازل الموبوءة وازالة كل ماكان مضرا بالصّحة وقد بلغت التدابير منتهاها۔ ثم مع ذالک نرىٰ نار الطاعون يزيد لظاها۔ وماتقلص الىٰ هذا الوقت هذا الداء

گیااورانہیں ان کی سرکشی میں چھوڑ دیا۔ان میں باریک بینی ،اور صحیح فراست اور وہ ملکہ جس سے اسرار پر مطلع ہوسکیں اور عقل ودانش کی لطافت حاصل کرنے کی قوت باقی نہیں رہی ۔انہوں نے دیکھا کہ ہدایت کے دروازے ان کے علاوہ غیروں پر کھول دیئے گئے ہیں۔اوروہ ان کے دلوں کی خباثت کی وجہ سے ان پر نہیں کھلتے ہیں۔انہوں نے اپنے محبوب سے ہر تعلق توڑ دیا۔ان پر حقائق کا پانا اور دقیق نکتوں کا سمجھنا اور دینی مشکلات کا حل تلاش کرنا مشکل ہوگیا۔اس کے باوجود وہ عوام الناس کی نظروں میں امین ،صادق اور صالح ہیں۔اوران جملہ عیوب سے جو میں نے علماءسو کے بیان کیے ہیں ان سے وہ بری ہیں۔یہی اس ملت کی سب سے بڑی مصیبت ہے۔یہ طاعون ان کی اس طرح کی پرہیز گاری اور نیکیوں کے ثمرات کا نتیجہ ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت نے اس ملک اوراس کی گلیوں کی صفائی کے لیے مال، ہمت اور جدوجہد کو انتہا تک پہنچایا۔اور ہر کنویں میں دوائی ڈالی گئی تا کہ دوائی اپنی خاصیت سے ان کیڑوں کو ماردے۔پھر باوجوداس کے ہم دیکھتے ہیں کہ طاعون ہر دن بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔اس طرح اس کا ٹیکہ بھی بیکار ثابت ہوا۔اور اس کا جو فائدہ سمجھا جارہا تھا وہ باطل ہوگیا۔تو نے اس کا نتیجہ سن لیا جو ظاہر ہوا۔اوراس دوائی کے پینے کے فائدہ کا اثر دیکھ لیا۔گلی محلوں کو صاف رکھا گیااور وبا زدہ مکانوں کو بھی اور ہراس چیز کا ازالہ کرنے کی کوشش کی گئی جو

الــوبيــل۔ ومــا انقشـعـت غيـاهبــه الـىٰ قـدرقـليل۔ بل صر اصره كل يوم مجيحة وزلازلــه مبيــدة (۹۰)وعـقـول الاطبـاء متـحيـرة۔ واحلامهم مبهوتة۔ ولم يقتصر هـذا المرض على المحال القذرة كماظن فـى الابتـداء۔ بـل زارالـقذرة وغير هاعلى السواء ودخـل جـمـيـع الربوع والاحيـاء۔ وفـجـع كثير امن اهلهاوملأ البيوت من الــصـراخ والبـكـاء۔ وتـواتـرت زلازلـــه الـمفزعة۔ وصـواعقه المريعة ودخل كل بـلـدة بـانـواع الـعـذاب ولكن طابت لـه الاقـامة فـى الـفنجاب ومابقيت ارض لم تـحـدث فيهـا اصـابة مّامن الطاعون ولم يبـق دار لـم يـرتـفع فيهااصوات المنون۔ فـمـاذالـك الاجزاء الاعمال وثمرة ماتقدم مــن سيـئـات الاقوال والافعال۔ والى الأن لـم يـنـقـطع هذا الطوفان۔ ولم يبق جميل الصبروالسلوان۔ و كيف ولم ينقطع مادته التــى فـى الـصـدور۔ بل هـى فـى زيـادة وبدورقد سمعواما جاء من اللّٰه ذى الجلال ثـم لايتـمـالـكـون انـفسهم من الاشتعال۔

کہ مضرصحت تھی ۔یہ تدابیر اپنی انتہا تک پہنچ گئیں ۔پھر اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ طاعون کے شعلے بڑھتے ہی جاتے ہیں ۔اور یہ ہلاک کرنے والی وبائی مرض ابھی تک کم نہیں ہوئی ۔اور تھوڑی سی بھی اس کی تاریکی نہیں چھٹی بلکہ ہر روز اس کی تندی بڑھتی جاتی ہے ۔اور اس کے زلزلے تباہ کن ہوتے جارہے ہیں جس نے ڈاکٹروں کی عقلوں کو حیران کردیا ہے ۔ان کی دانش مبہوت ہو کر رہ گئی ہے ۔یہ مرض صرف گندگی والی جگہ تک محدود نہیں رہی جیسا کہ شروع میں خیال کیا جاتا تھا ۔بلکہ اس بیماری نے تو گندگی اور صاف ہر جگہ پر برابر حملہ کیا ۔یہ ہر جگہ اور ہر قبیلے میں داخل ہوئی ۔اس نے کثیر باشندوں کو دردمند کردیا اور گھروں کو چیخ و پکار سے بھر دیا ۔اس کے ماتم برپا کرنے والے زلزلے پے در پے حملہ آور ہو رہے ہیں ۔اس کی خوفناک گھڑگھڑاہٹ ہر جگہ سنائی دی اور ہر بستی میں مختلف عذابوں کے ساتھ داخل ہوگئی ۔لیکن پنجاب میں تو اس نے ڈیرے ہی ڈال دیئے ۔کوئی زمین ایسی نہیں رہی جس میں طاعون کا حادثہ نہ ہوا ہو ۔کوئی گھر ایسا نہیں جس سے موت کی آوازیں نہ بلند ہوتی ہوں ۔یہ کچھ نہیں مگر اعمال کی سزا ہے ۔اور یہ لوگوں کے برے اقوال اور افعال کے گناہوں کا نتیجہ ہے ۔ابھی تک یہ طوفان نہیں تھما ۔اور نہ ہی صبر جمیل اور نہ ہی تسلی کا سامان رہا ۔یہ کس طرح ختم ہوسکتی ہے جبکہ وہ مادہ (فاسد افعال و اقوال) ابھی تک سینوں میں ہے بلکہ زیادہ ہو رہا ہے اور ترقی کر رہا ہے ۔

وقطعوا العلق واقسمو اجهد ايمانهم انهم لايسمعون الحق ولايتركون الضلال۔ وكانوا ايقولون من قبل ان قول الحكم مقدم على الاحاديث الظنية۔ والان ﴿۹۱﴾ يقدمون ظنونهم على النصوص القرآنية والدلائل القطعية۔ وانّ جبروت الالوهية ادهشت الدنيا كلها ولكن ماقرب خوف قلوب هذه الطائفة كانهم براءٌ فى صحف المشية۔ وقد راً وانقل بعض الصدور منهم الى القبور۔ ثم لايمتنعون من السب والشتم والكذب والزور۔ كانهم ارضعوا بهامن ثدى الامهات۔ اوولدوافطرةً علىٰ هذه الجهلات ايحسبونني انى احب الشهرة فيحسدون والله انى لاحبّ الامغارة الخلوة لو كانوا يعلمون۔ وما كنت ان اخرج الى الناس من زاويتى۔ فاخرجنى وانا كارهٌ من قريحتى۔ وكنت اتنفر كل نفرة من الشهرة۔ وما كان شىء الذّ الىّ من الخلوة فاىّ ذنب علىّ ان اخرجنى ربىّ من حجرتى للمصلحة العامة۔ وما كنت من جرثومة العلماء

یقیناً انہوں نے اس کو سنا جو خدا کی طرف سے آیا ہے مگر پھر بھی اپنے نفسوں کو اشتعال انگیزی سے باز نہیں رکھتے۔ انہوں نے قطع تعلق کر لیا اور پکی قسمیں کھائیں کہ وہ حق کو نہیں سنیں گے اور نہ ہی گمراہیوں کو چھوڑیں گے۔ حالانکہ اس سے قبل وہ کہتے تھے کہ حکم وعدل کا قول ظنی احادیث پر مقدم ہے۔ مگر اب وہ قرآن کی نصوص اور یقینی دلائل پر بھی اپنے ظنوں کو مقدم کرتے ہیں۔ اس جبروت خدا کی خدائی نے ساری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ لیکن اس گروہ (علماء) کے دلوں کے قریب بھی اس کا خوف نہیں پھٹکا جیسے کہ یہ نوشتہ تقدیر سے مبرا ہیں۔ انہوں نے اپنے درمیان بعض سرکردہ لوگوں کو قبروں میں داخل ہوتے دیکھا لیکن پھر بھی وہ سب وشتم، جھوٹ اور دروغ گوئی سے باز نہیں آئے گویا کہ انہوں نے ماؤں کے دودھ میں ہی یہ چیز حاصل کی ہے۔ یا جیسے کہ وہ اسی جاہلانہ فطرت پر پیدا کیے گئے۔ کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ میں شہرت پسند کرتا ہوں اس لیے وہ حسد کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم میں تو تنہائی کے کونے سے پیار کرتا ہوں کاش کہ وہ یہ جانتے۔ میں یہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ میں اپنے کونے سے لوگوں کے سامنے نکلوں۔ پس مجھے میرے رب نے نکالا حالانکہ میری طبیعت اس کو ناپسند کرتی ہے۔ اور مجھے شہرت سے شدید نفرت تھی۔ میرے لیے خلوت سے زیادہ کوئی چیز لذیذ نہیں۔ پس اس میں میرا کیا گناہ ہے جب کہ میرے رب نے مجھے میرے حجرے سے مخلوق خدا کی اصلاح کے لیے نکالا! نہ تو میں بزرگ علماء کی نسل میں سے ہوں اور نہ

الاجلّة ولامن قبيلة من بني الفاطمة لاظن اني اطلب منصب بعض اٰبائي بهذه الحيلة وما كان هذا الافعل من السماء وما كنت اَنْتَظِرةً لنفسي كاهل الاهواء۔ ‹۹۲› ثم بعد ذالک سعی العلماء کل السعی لیهدّ وابنیاننا۔ ویُفرّقوا اعواننا۔ فکان اٰخر امر هم انهم اصبحوا خاسرین ۔ وجمع اللّٰه شملناوبایعناافواج من الطالبین و کان هذا امر اموعود امن اللّٰـه تعالیٰ فی کتابی البراهین۔ من مدة عشرین سنة وان فی ذالک لأیة للمتفکر ین۔ واظهر اللّٰـه لی اٰیاتٍ من السماء واٰیات فی الارض لیهتدی بهامن کان من المبصرین۔ وان الزمان یتکلم بلسان الحال۔ انه یحتاج الیٰ مصلحٍ وقد بلغ الیٰ غایة الاختلال۔ ویوجد فی العالم تقلّبٌ الیمّ وتغیّر عظیم لایر جد مثله فیماسبق من الازمنه۔ وانّ الهمم کلهاتمایلت علی الدنیا الدینة وبقی القراٰن کا لهجورو اُخذت الفلسفة کالقبلة۔ ونر یٰ الکسل دخل القلوب

ہی بنی فاطمہؓ کے قبیلہ سے ہوں تا کہ میں یہ خیال کرتا کہ میں اس بہانے سے اپنے بعض آباء کا منصب حاصل کروں ۔ یہ تو محض آسمانی فعل ہے ۔ نہ ہی میں خواہشات کے بندوں کی طرح اس کا منتظر تھا۔ پھر اس کے بعد علماء نے پوری کوشش کی کہ وہ میری بنیاد کو ہلا کر رکھ دیں ۔ اور ہمارے ساتھیوں کو پراگندہ کر دیں ۔ اس کا آخری نتیجہ یہ نکلا کہ وہ نقصان اٹھانے والے ہو گئے ۔ اللہ نے ہمارے گروہ کو اکھٹا کیا او طالبین حق کی فوج درفوج ہماری بیعت میں شامل ہو گئی ۔ اس بات کا اللہ نے میری کتاب براہین احمدیہ میں (۲۰) سال سے وعدہ فرمایا تھا۔ اس میں فکر کرنے والوں کے لیے بڑا نشان ہے ۔ اللہ نے میرے لیے زمین و آسمان سے نشانات ظاہر کیے تا کہ ان سے اہل بصیرت ہدایت پالیں ۔ اور زمانہ بزبان حال پکار رہا ہے کہ اسے ایک مصلح کی ضرورت ہے اور یہ زمانہ پیچیدگیوں کی انتہا کو پہنچ گیا ہے ۔ اس جہان میں دردناک گردش اور عظیم تغیر پایا جاتا ہے ۔ جس کی مثال پہلے زمانوں میں نہیں پائی جاتی ۔ ان کی تمام ہمتیں اس ناکارہ دنیا کی طرف مائل ہیں ۔ انہوں نے قرآن کو متروک کتاب کی طرح چھوڑ دیا ہے ۔ اور فلسفہ کو قبلہ بنا دیا گیا ہے ۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سستی دلوں میں داخل ہو گئی ہے ۔ اور بدعات اعمال میں داخل ہو گی ہیں ۔ وہ ہمارے نبی کریم کو گالیاں دیتے اور ہمارے رسول کریمؐ کی دشنام درازی کرتے ہیں ۔ (نعوذ باللہ) انہیں سب سے شریر انسان خیال کرتے ہیں ۔ اور بد اقوال اور

ونری البدعات دخلت الاعمال۔ ویسبّ نبیّنا ویشتم رسُولنا ویحسبونہ شرّ الرجال ویُکذب کتاب اللّٰہ باشنع الاقوال واکرہ المقال۔ فاین غیرۃ اللّٰہ للقراٰن وللرسول وقد وُطِیء الاسلام کذرّۃ تحت الجبال اینتظرون عیسیٰ وقد ثارت﴿۹۳﴾ بسببہ فتنٌ وھو فی السماء۔ فمابال یوم اذانزل فی الغبراء۔ وکانت الیھود قبل ذالک ینتظرون کمثل قومنا الیاس۔ فماکان مأل امرھم الایاس۔ فمن عقل المرء ان یعتبر بالغیر ویجتنب سبل الضّیر۔ وقد قال اللّٰہ تعالیٰ فَاسْئَلُوْ اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ فلیسئلوا النصاریٰ ھل نزل الیاس قبل عیسیٰ من السماء کماکانوایزعمون۔ ولیسئلوا الیھود ھل وجدتم ما فقدتم ایّھاالمنتظرون۔ فثبت من ھذا ان ھذہ العقائد لیست الّا الاَھْواء ولایجیْئی احد من السماء وماجاء۔ فمن کان یَبْنِی امرہ علیٰ العادۃ المستمرۃ السُنّۃ الجاریۃ ھواحق بالامن من رجل یاخذ طریقاغیرسبیل متوارث

جھوٹ سے کتاب اللہ کی تکذیب کرتے ہیں۔ پس قرآن اور رسولؐ کے لیے اللہ کی غیرت کہاں ہے؟ اسلام کو ایسے پامال کیا گیا ہے جیسے کہ ایک ذرہ پہاڑ کے نیچے ریزہ ریزہ ہوجاتا ہے۔ کیا وہ حضرت عیسیٰؑ کا انتظار کررہے ہیں؟ حالانکہ حضرت عیسیٰؑ کی وجہ سے جبکہ وہ ابھی آسمان میں ہیں فتنہ برپا ہو چکا ہے تو اس وقت کیا حال ہوگا جب وہ زمین پر اتریں گے۔ اس سے قبل ہماری قوم کی طرح یہودی حضرت الیاسؑ کا آسمان سے اترنے کا انتظار کررہے تھے۔ پس ان کے انتظار کا انجام سوائے مایوسی کے کچھ نہیں نکلا۔ آدمی کی عقل کا تقاضا یہ ہے کہ وہ دوسروں سے عبرت حاصل کرے اور ضرررساں رستے سے بچے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اہل ذکر سے پوچھ اگر تم نہیں جانتے۔ پس عیسائیوں سے پوچھو کہ کیا الیاسؑ حضرت عیسیٰؑ سے قبل آسمان سے نازل ہوئے تھے؟ جیسا کہ وہ خیال کرتے ہیں۔ اور چاہیے کہ یہود سے پوچھو کہ اے انتظار کرنے والو! کیا تمہیں تمہاری گم شدہ چیز مل گئی؟ پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ عقائد سوائے خواہشات نفس کے کچھ نہیں۔ نہ کوئی آسمان سے آئے گا اور نہ ہی آیا۔ جس نے اپنے کام کی بنیاد جاری عادت اور جاری سنت پر رکھی تو وہ زیادہ امن کا حقدار ہے اس شخص کی نسبت میں جو ایسے رستے پر چلا جس پر پہلے کوئی نہیں چلا۔ اور نہ اس کی مثال پہلوؤں میں پائی جاتی ہے۔ اس کی مثال ان لوگوں کی ہے جو کیمیا کو طلب کرتے ہیں۔ وہ شاطر ان کی سب پونجی ان اس سے اچک لیتا ہے۔ پس وہ اس وقت

من السابقين۔ ولا یوجد نظیره فی الاولین۔ ولیس مثله الاکمثل الذین یطلبون الکیمیاء فینهب ما بایدیهم زمرةٌ الشطار و المحتالین۔ فیبکون عند ذالک ولاینفعهم البکاء۔ ان الاخبار الغیبیة لایخلو اکثرها من الاستعارات۔ والاصرار علی ظواهرها مع مخالفة ﴿۹۴﴾ العقل ومخالفة سنة الله فی انبیاءه من قبیل الضلالة والجهلات۔ وان الکرامات حقٌ لاننکرها فی وقت من الاوقات۔ ولکن ننکر امر خالف کتب الله وخالف ماثبت من تلک اشهادات۔ وخالف سنن الله فی رسله ونافیٰ کلّ المنافات۔ وهذا هو الحق کمالایخفی علی اهل الحصاة۔ وماانکر الیهود عیسیٰ الا بمالم ینزل الیاس من السماء قبل ظهوره فقالوا کافر کذاب ملحد ولم یعترفوا بذرة من نوره۔ فلو کان من عادة الله انزال الذین خلوا من السموات۔ لانزل الیاس قبل عیسیٰ ولنجیّ رسُوله۔ من السن الیهود ومن سبّهم الیٰ هذه

روتے ہیں مگر اس وقت ان کا رونا انہیں کچھ کام نہیں آتا۔ اکثر غیبی خبریں استعارات سے خالی نہیں ہوتی ہیں۔ ان خبروں کے ظاہر پر اصرار کرنا گمراہی اور جہالت ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ عقل اور سنت اللہ کے بھی خلاف ہے۔ بے شک کرامات حق ہیں ہم ان کا انکار نہیں کرتے وہ اپنے وقت پر ظاہر ہوتی ہیں۔ لیکن ہم اس امر کی مخالفت کرتے ہیں جو کتاب اللہ کے خلاف ہے اور ان شہادتوں کے بھی خلاف ہے اور اللہ کی سنت جو کہ رسولوں کے بارے میں ہے کہ وہ آسمان سے نہیں اترتے کے بھی خلاف ہے۔ اس کی ہم کلی طور پر نفی کرتے ہیں۔ یہ وہ حق ہے جو کہ اہل عقل و دانش پر مخفی نہیں۔ یہودیوں نے اس لیے حضرت عیسیٰؑ کا انکار کیا تھا کیونکہ ان کے ظہور سے قبل حضرت الیاسؑ آسمان سے نازل نہیں ہوئے۔ پس انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰؑ (نعوذ باللہ) کافر، جھوٹا، بے دین ہے۔ اور اس کے نور میں سے ایک ذرہ کا بھی اعتراف نہیں کیا۔ اگر اللہ کی پہلے گذرے ہوئے لوگوں کو آسمان سے نازل کرنے کی عادت ہوتی تو وہ حضرت عیسیٰؑ سے پہلے الیاسؑ کو ضرور نازل کرتا۔ اور اپنے رسول (حضرت عیسیٰؑ) کو آج دن تک یہودیوں کی بدزبانی سے اور ان کی گالیوں سے ضرور نجات دیتا۔ یہ حق بات ہے کہ ہر امت کے لیے ان کے امام کے ظہور کے وقت ابتلا ہوتا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے نیکوں کو ان کے کمینوں سے علیحدہ کر لے۔ اسی طرح جب حضرت عیسیٰؑ آئے اور حضرت الیاسؑ آسمان سے نہ اترے تو یہود ابتلاءً میں

الاوقات۔ والحق ان لکل امة ابتلاء عند ظهورامامهم لیعلم اللّٰه کرامهم من لئامهم۔ کذلک لما جاء عیسیٰ ابتلیٰ الیهود بعدم نزول الیاس من السماء۔ ولمّا جاء سیّدنا المصطفیٰ قالو الیس هو من بنی اسرائیل فابتلو ابهذا الابتلاء ثمّ انی لمابعثت فی هذا(۹۵)الزمان من ربیّ الاعلیٰ نحت علماء الاسلام عذرًا کمانحت الیهود لانکار عیسیٰ۔ فالقلوب تشابهت۔ والوقائع اتحدت۔ فمانفعتهم اٰیة۔ ومادرتهم درایة۔ ووالله لوتمثلت الاٰیات النازلة لتصدیقی وتائید ی علیٰ صورالرجال۔ لکانت ازید من افواج الملوک والاقیال ولایاتی علیناصباح ولامساء الاویاتی به انواع الاٰیات۔ ثم مع ذلک ماریت اٰیة فی زعم هذه العجماوات۔ وانّ اللّٰه حقّق فی نفسی سورة الضحٰی۔ اذتوفی ابی وقال الیس اللّٰه بکافٍ عبدهٗ فکفّلنی کماوعدواٰوی۔ ثم لمارانی۔ ضالاّ مضطرالی سبیله الاخفی ولم یکن رجل لیهد ینی عَلمّنی

پڑ گئے۔اور جب ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰؐ تشریف لائے تو اس وقت وہ اس وجہ سے ابتلأ میں پڑ گئے کہ انہوں نے کہا کہ یہ تو بنی اسرائیل میں سے نہیں ہیں۔پھر جب میرے رب اعلیٰ نے مجھے اس زمانے میں مبعوث فرمایا تو علماء اسلام نے انکار کے لیے اسی طرح کے عذر گھڑے جیسے کہ یہود نے حضرت عیسیٰؑ کے انکار کے وقت بہانے تراشے تھے۔پس ان کے دل یکساں مل گئے۔اور واقعات میں بھی یکسانیت ہے۔ ان کو کسی نشانی نے فائدہ نہیں پہنچایا نہ ہی کوئی عقلی نشان ان کو سمجھا سکا۔خدا گواہ ہے کہ میری تصدیق اور تائید میں نازل ہونے والے نشانات انسانوں کی صورت میں بدل دیئے جائیں تو یہ بادشاہوں اور سرداروں کی افواج سے بھی زیادہ ہو جائیں گے۔اور کوئی صبح وشام نہیں ہوتی مگر انواع واقسام کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں۔پھر باوجود اس کے ان چار پایوں کی نظر میں میں نے کوئی نشان نہیں دکھلایا۔اللہ تعالیٰ نے سورہ الضحیٰ کو میری ذات میں ثابت کیا۔جب میرے والد فوت ہو گئے تو کہا کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں۔پس اس نے میری کفالت کی جیسے اس نے وعدہ کیا تھا اور مجھے پناہ دی۔پھر جب اس نے مجھے متلاشی پایا اس کے پوشیدہ راستے کا اور کوئی شخص نہیں تھا جو کہ مجھے ہدایت کا راستہ دکھاتا تو اس نے اپنی جناب سے مجھے علم عطا کیا اور مجھے ہدایت دی۔پھر جب میرے پاس ایک جم غفیر اکٹھا ہو گیا اور اس نے مجھے تنگ دست پایا تو مجھ پر انعام کیا اور مجھے غنی

مــن لدنه وهدیٰ ۔ثم لمّاجمع عند ی فوجاً
ووجـد نـی عـائـلاانـعـم علیّ واغنیٰ وھو
معی اینما کنت ویبارزلی من بارزنی من
الـعـدا ولـی عنده سرّلا یعلمه غیره لافی
الارض ولافـی السّماء ۔ واذقال الیس اللّٰه
بـکـافٍ عبـده فـی یوم وفات ابی ۔ فواللّٰه
مـاذُقـت عافیة وراحة فی عهد ابی کعهد
رَبِـی ۔ واذراٰنــی فـی ضلالة الحُـبّ(۹۲)
وبشـرنـی بـالهـدایة۔ فـوالـلّٰه جذبنی کل
الـجذب واجر یٰ الیّ بحار الدرایة۔ واذقال
انــی ســاغـــنیک ولااتــر کک فــی
الـخـصاصة۔ فواللّٰه انعم علیّ وعلی من
مـعـی مــن فوج من اصحاب الصفة۔ ھذه
قـصّـتـی ثم یجعل الحاسدون من العلماء
فـی الـدجــالـیـن حـصـتی لایرون ضعف
الـدّیـن والـمـلّة ـبـل یُـضعفون الضعیف
ویتر کونه فی الانیاب النصرانیة ۔

کر دیا۔ وہ میرے ساتھ ہے جہاں کہیں میں گیا اور میرے لیے اس نے مقابلہ کیا جب کبھی دشمن میرے مقابلے کے لیے نکلا۔ میرے پاس اس کے ایسے راز ہیں جن کو زمین و آسمان میں سے کوئی نہیں جانتا۔ جس دن میرے والد کی وفات کے وقت اللہ نے فرمایا تھا کہ کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں؟ تو اللہ کی قسم میں نے اپنے والد کی زندگی میں کبھی اتنی عافیت اور راحت نہیں دیکھی تھی جتنی کہ خدا نے مجھے اس وعدہ کے مطابق عطا کی ۔ جب اس نے مجھے اپنی محبت کا متلاشی پایا تو ہدایت کے ساتھ مجھے بشارت دی ۔ اللہ کی قسم اس نے مجھے اپنی طرف پورے جذب کے ساتھ کھینچا اور میری طرف فہم فراست کے دریا جاری کر دیئے ۔ اور کہا کہ میں عنقریب تجھے غنی کر دوں گا اور تجھے تنگ دستی میں نہیں چھوڑوں گا۔ پس اللہ کی قسم اس نے مجھ پر اور میرے اصحاب صفہ کی فوج پر انعام کیا۔ یہ میرا قصہ ہے مگر ان علماء نے میرے حصّے میں دجالی لکھی ہے۔ وہ دین اور ملت کی کمزوری کو نہیں دیکھتے بلکہ اس کو ضعیف اور کمزور تر کر رہے ہیں اور انہوں نے اسے عیسائیوں کے پنجوں میں چھوڑ دیا۔

التعليم للجماعة

لايدخل فى جماعتنا الا الذى دخل فى دين الاسلام۔ واتبع كتاب اللّٰه وسُنن سيّدنا خير الانام۔ واٰمن باللّٰه ورسله الكريم الرحيم ۔ وبالحشر والنشر والجنة والجحيم ۔ ويعد ويقرّ بانه لن يبتغى ديناغير الاسلام۔ ويموت علىٰ هذا الدين دين الفطرة متمسّكابكتاب اللّٰه العلام۔ ويعمل بكل ماثبت من السنة والقراٰن ﴿٩٧﴾واجماع الصحابة الكرام ۔ ومن ترك هذه الثلٰثة فقد ترك نفسه فى النار۔ وكان مآله التباب والتبار ۔ فاعلموا ايهاالاخوان ان الايمان لايتحقق الابالعمل الصالح والاتقاء ۔ فمن ترك العمل متعمد امتكبر افلاايمان له عند حضرة الكبريا۔ فاتّقوااللّٰه ايّهاالاخوان وابدروا الى الصالحات ۔ واجتنبوا السيّئات ۔ قبل الممات ۔ ولاتغرنكم نضرة الدنياوحضرتها۔ وبريق هذه الداروزينتها۔ فانهاسراب ومآ لهاتباب ۔

ہماری جماعت کے لئے تعلیم

ہماری جماعت میں صرف وہی شخص داخل ہو سکتا ہے جو دین اسلام میں داخل ہو۔ اور وہ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور مخلوق کے سردار حضرت محمد ؐ کی سنت کی پیروی کرے۔اور وہ جو اللہ پر اور اس کے رسول کریم ورحیم پر ایمان لائے۔ اور یہ کہ وہ حشر ونشر اور جنت ودوزخ پرایمان لائے ۔اوروہ اس بات کا عہد اور اقرار کرے کہ وہ دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین ہرگز نہیں چاہے گا۔وہ اسی دین جو کہ دین فطرت ہے پر مرے گا۔اللہ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑے گا۔ اور یہ کہ ہراس چیز پرکاربندہوگاجو قرآن و سنت اوراجماع صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔ جس نے ان تینوں طریق میں سے کسی کو ترک کیاتو اس نے اپنی جان کو آگ میں ڈالا۔اس کاانجام تباہی اور ہلاکت کے سواکچھ نہیں۔پس بھائیو !جان لو کہ ایمان کا حق عمل صالح اور تقویٰ

وحلاوتها مرارة. وربحها خسارة. وان
الصاعدين في مراتبها يشابهون درية
الصعدة. والراغبين في شوكتها
يضاهئون مجروح الشوكة. ومن تمايل
على خيرها فهو يبعد من معادن الخيرات
ومن دخل في سراتها فهو يخرج من
الصراط. وان نورها ظلمات. ونجد
تها ظلامات. فلا تميلوا اليها كل المَيْل.
فانها تُغْرِق. سابحها ولا كالسَّيل.
ولا تقصدوها قصد مشيح فارغ من الدين.
ولا تجعلوها (۹۸) الا كخادم في سبل
الملة لا كالخدين. ولا تطمعوا كل الطمع
في ان تكونوا اغنى الناس رحيب الباع.
خصيب الرباع. ولا تنسوا حظكم من
دينكم فلا تُعطون ذرة من ذالك الشعاع.
وان الدنيا اكلت اٰباء كم واٰباء اٰبائكم.
فكيف تتركـكم وازواجكم وابناء كم.
ولا تتخذوا احدًا عدوًّا من حقد انفسكم
كالسفهاء وطهروا نفوسكم من الضغن
والشحناء ولا تنكثوا العهود بعد ميثاقها.

سے پورا ہوتا ہے۔ جس نے تکبر کرتے ہوئے عمداً عمل کو چھوڑا تو خدا کے نزدیک اس کا کوئی ایمان نہیں۔ پس اے بھائیو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور موت سے پہلے نیکیوں کی طرف جلدی کرو اور برائیوں سے بچو تمہیں دنیا کی تازگی اور اس کی سرسبزی، اس کی چمک دمک اور زیب و زینت دھوکہ نہ دے۔ کیونکہ یہ محض سراب ہے جس کا انجام تباہی ہے۔ اس دنیا کی شرینی زہر ہے۔ اس کا سود نقصان ہے۔ جو اس دنیا کے مراتب میں اوپر چڑھتے ہیں تو وہ نیزہ کا نشانہ بنتے ہیں۔ اس دنیا کی شان وشوکت کی طرف راغب کانٹوں سے زخم خوردہ لوگوں کے مشابہ ہیں۔ جو اس دنیا کی بھلائی کی طرف مائل ہوتے ہیں تو وہ نیکیوں کی کانوں سے دور ہو جاتے ہیں۔ جو اس دنیا کے سرداروں میں داخل ہوتا ہے پس وہ صراط مستقیم سے نکل جاتا ہے۔ اس دنیا کی روشنی اندھیرا ہے۔ اس کی بزرگی ظلم ہے۔ پس اس دنیا کی طرف مکمل طور پر مت جھک جاؤ۔ اس دنیا میں تیرنے والا سیلاب میں ڈوبنے والے سے بدتر ہے۔ اس دنیا کا قصد ایسا نہ کرو کہ اس میں منہمک ہو کر دین سے فارغ ہو جاؤ۔ اس دنیا کو دین کے راستے میں محض ایک خادم بناؤ نہ کہ دوست۔ اس بات کی لالچ مت کرو کہ تم دنیا میں سب سے زیادہ مالدار ہو جاؤ اور متمول ہو کر تمہارا بازو کھل جائے۔ اور کہ تم لہلہاتے کھیتوں کے مالک بن جاؤ۔ سنو! دین میں

ولاتكونوا اعبيد انفسكم بعداسترقاقها۔ وكونوا امن عباداللّٰه الذين اذاحالفوافماخالفوا۔ واذا وافقوا فمانافقوا و اذا احبّوا فماسبوا ولاتتبعوا الشيطان الرجيم۔ ولاتعصوا ربّكم الكريم ۔ وان متم بالعذاب الاليم ۔ كونوا للّٰه اطوع من الاظلال۔ واَصْفیٰ من الزلال ۔ وتواصوابالافعال لابا لاقوال۔ وتحاموا اللسان۔ وطهروا الجنان۔ واذاتنازعتم فردّوه الى الاما م۔ واذاقضى قضيتكم فارضوابهاواقطعوا الخصام۔ وان لم ترضوا فانتم تومنون بالالسن لابالجنان ۔ فاخشوا ان تحبط اعمالكم بمااصررتم على العصيان ۔ تيقظوا ان لاتضلوا ﴿۹۹﴾ بعد اَن جاء كم الهدىٰ۔ وكونوالربّكم واثروا الذين على الدّنياولاتكونوا كالذين لايخافون اللّٰه ويخافون عباده ۔ ويتبعون اهواء هم وينسون مراده ۔ يبتغون عند ابناء الدّنياعِزّة ۔ وماهى الاذلّة۔ؕ انتم شهداء اللّٰه فلاتكتموا

اپنے حصے کو نہ بھولو۔ تمہیں اس دین کی شعاع سے ایک ذرہ بھی نہیں دیا گیا۔ یقیناً دنیا نے تمہارے باپ داداؤں کو نگل لیا ہے۔ تو یہ دنیا کس طرح تمہیں تمہاری بیویوں اور تمہارے بیٹوں کو چھوڑ دے گی؟ بے وقوفوں کی طرح اپنے کینے کی وجہ سے کسی کو اپنا دشمن نہ بناؤ۔ کینے اور حسد سے اپنے نفسوں کو پاک کرو۔ وعدے کر لینے کے بعد ان کو مت توڑو۔ اپنے نفسوں کے غلام مت بنو حالانکہ یہ نفس تمہارا غلام تھا۔ اللہ کے ان بندوں میں سے ہو جاؤ جو جب حلف اٹھا لیتے ہیں تو پھر اس کا خلاف نہیں کرتے ۔ جب وہ موافقت کرتے ہیں تو پھر منافقت نہیں کرتے ۔ جب وہ محبت کرتے ہیں تو پھر گالیاں نہیں دیتے ۔ شیطان مردود کی پیروی مت کرو۔ اپنے رب کریم کی نافرمانی مت کرو خواہ تم بڑے دردناک عذاب میں مر جاؤ۔ اپنے سائے سے بھی زیادہ خدا کے فرماں بردار بن جاؤ۔ اور آب شیریں سے زیادہ صاف ہو جاؤ۔ اپنے افعال سے نصیحت کرو نہ کہ اپنے اقوال سے ۔ اپنی زبانوں کو لگام دو۔ اور دلوں کو پاک کرو۔ اگر کسی معاملے میں جھگڑ اکرو تو اسے امام کی طرف لوٹاؤ۔ اور جب وہ تمہارے لیے کوئی فیصلہ کر دے تو اس کے ساتھ راضی ہو جاؤ اور دشمنی ختم کر دو۔ اور اگر تم اس سے راضی نہیں ہو گئے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم صرف زبان سے ایمان لائے ہو نہ کہ دل سے ۔ پس ڈرو کہ تمہارا نافرمانی پر مصر ہونے کی وجہ سے تمہارے اعمال ضائع نہ ہو جائیں ۔ بیدار ہو جاؤ ! کہ کہیں ہدایت

الشهادة واخبرواعباده۔ انّ النّار موقودة
فاتقوها۔ والد يارموبوءة فاجتنبوها۔ ان
الدنياشاجنة۔ وأسودهامفترسة فلا تجولو
افی شجونهاوامنعوا نفوسكم من جُرء
تهاومجونها۔ وزكوّهاوبيّضوها كاللُّجَيْن۔
ولاتتركوهاحتّٰى تصيرنقيّة من
الدَّرَوالشَّين ۔ وقد اَفلح من زكّٰها۔وقد خاب
من دسّٰها۔ ولاتتكئواعلى البيعة ۔ من غير
التطهر والتزكية ولستم الاّ كهاجن من
غير غُذّة الفطرة ۔ ولاتطلبوا عين
المعرفة۔ من الذين لم يعطواعين
البصير ة ۔ واعتلقوابی اعتلاق الزُّهر
بالشجرة ۔ لتصلوامن مرتبة النور الى
مرتبة الثمرة ۔ اتقو الله اتقو الله ياذوى
الحصاة ۔ ولاتكونو اكمن لوىٰ عنانه الى
الشهوات۔ ولاتنسوا عظمة ربٍّ يرى
تقلبكم فی جميع الحالات۔ وان اللّٰه
لايحبّ الاقلوباصافية۔ (۱۰۰) ونفوسا
مطهرة ۔ وهمماً مجدة مشيحة۔ فمتى
تنفون هذا النمطَ ۔ تضاهئون فی عينه

آ جانے کے بعدتم گمراہ نہ ہوجاؤ۔اپنے رب کے ہوجاؤ اور
دین کودنیاپرترجیح دو۔ان لوگوں کی طرح نہ ہوجاؤ جو کہ اللہ
سے نہیں بلکہ اس کے بندوں سے ڈرتے ہیں ۔وہ اپنی
خواہشات کی پیروی کرتے ہیں ۔اور اپنے مقصد کو بھول
جاتے ہیں ۔وہ فرزندان دنیا سے عزت چاہتے ہیں ۔مگر وہ
عزت نہیں بلکہ نری ذلت ہے ۔تم گواہ ہواور گواہی کو مت
چھپاؤ اوراللہ کے بندوں کوخبردو۔آگ جل رہی ہے اوراس
آگ سے بچاؤ کرلو۔اس ملک میں وباپھیلی ہوئی ہے اس
سے بچو۔یہ دنیا تو ایک سرسبز جنگل ہے۔اس کے شیر خونخوار
پھاڑ دینے والے ہیں ۔اس جنگل کی وادیوں میں مت
پھرو۔اپنے نفسوں کوجرأت اور بے باکی سے چلنے سے روکو۔
اپنے نفسوں کا تزکیہ کرواور چاندی کی طرح اس کوسفید بناؤ
اوراس وقت تک نفسوں کوآرام نہ دو جب تک کہ وہ عیب
اورمیل سے صاف نہ ہوجائیں ۔یقیناًوہ کامیاب ہوگیا جس
نے تزکیہ نفس اختیارکیا۔وہ ناکام ہوگیا جس نے اپنے نفس کو
خاک میں دھنسادیا۔بغیر پاکیزگی اورتزکیہ نفس کے صرف
بیعت پر بھروسہ مت کرو۔تم اس لڑکی کی طرح ہو گئے ہو جس
کی بلوغت سے قبل ہی شادی کردی گئی ۔تم معرفت کے چشمے
کو ان لوگوں سے مت طلب کرو جنھیں بصیرت ہی نہیں
عطا کی گئی ۔میرے ساتھ چمٹ جاؤ جیسے کہ پھول درخت
کے ساتھ چمٹے ہوتے ہیں تا کہ تم شگوفے کے مرتبے سے ثمر
کے مرتبے تک پہنچ جاؤ ۔اے عقل والو!اللہ کا تقویٰ اختیار

السَّقَط فاياكم والكسل وعيشة الغافلين۔ وارضوار بكم قائمين امامه وساجدين۔ غير مستريحين۔ وحافظوا على حدوده وكونوا عباداً مخلصين۔ وليَسُرِ عنكم همّكم۔ بذكريم هو مُهتمّكم۔ وكيف يسرى الوسن الى آماقكم۔ وليس توكّلكم على خلاّقكم۔عند اشفاقكم۔ اتبعوا النور ولاتوثروا السّرىٰ۔ وانظروا الى وجة اللّٰه ولاتنظروا الى الورىٰ۔ اشكروا حُكّام الارض ولاتنسوا احاكمكم الذى فى السماء۔ ولَنْ ينفعكم ولن يضرّ كم احدٌ الاّ اذا ارادربّكم فلاتبعدوا من رّبكم ياذوى الدهاء۔ ترون كيف توضع فى الخلق السيوف۔ ويتتابع الحتوف۔ وترون صَول القدر۔ وتباب الزمر۔ فعليكم ان تاووالىٰ ركن شديد۔ وهوا اللّٰه القوى ذو العرش المجيد۔ كونو اِللّٰهِ وادخلوا فى الامان۔ ولاعاصم اليوم من دونه يافتيان ولاتخدعوا انفسكم بالحيل الارضية۔ والامر كله بيد اللّٰه ياذوى الفطنة۔

کرو۔اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔اس شخص کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنی لگام صرف شہوات کی طرف موڑ دی ہے۔ اپنے رب کی عظمت کو نہ بھولو جو ہر حال میں تمہارے پلٹا کھانے کو دیکھتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ صرف صاف دلوں اور پاک نفسوں سے محبت کرتا ہے۔اور وہ سخت کوشش اور ہمت والوں سے پیار کرتا ہے۔پس جب تم اس طریقے کو چھوڑو گے تو تم اس کی نظر میں گر جاؤ گے۔پس سستی اور غافلوں کی سی زندگی سے بچو۔اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوکر اور سجدہ کرتے ہوئے اس کو راضی کرو اور آرام طلب نہ بنو۔اس کی حدود کی حفاظت کرو اور اس کے مخلص بندے بن جاؤ تو تمہارے غم تم سے دور ہو جائیں گے۔اس خدا کے کریم ذکر سے جو خود تمہارا غمخوار ہے تمہیں کیسے نیند آتی ہے جب کہ ڈر کے وقت تمہارا توکل تمہارے خالق پر نہیں ہے۔ روشنی کی پیروی کرو اور اندھیرے کو ترجیح نہ دو۔صرف اللہ کی طرف نظریں لگاؤ اور مخلوق کی طرف مت دیکھو۔زمین کے حکام کے بھی شکر گذار بنو لیکن اپنے اس حاکم کو نہ بھولو جو کہ آسمان میں ہے۔جب تک تمہارا رب ارادہ نہ کرے کوئی تمہیں ہرگز نفع نقصان نہیں پہنچا سکتا۔اے دانشمندو! تم اپنے رب سے دوری مت اختیار کرو۔تم دیکھ رہے ہو کہ کس طرح مخلوق کے اندر تلواریں رکھی گئیں ہیں۔اور پہ در پہ موت آرہی ہے۔تم قضا وقدر کے حملوں کو دیکھ رہے ہو اور گروہوں کی موت تمہارے سامنے ہے۔پس تم پر لازم

﴿١٠١﴾ ولاتتركوا بَوْناً بينكم وبين الحضرة۔ يكن بَوْنٌ منه وتُهلكوابالذلة۔ اقطعوا رجاء كم من غير الرحمان۔ يرحمكم ويخلق لكم من عنده مايُنجي من النيّران۔ ارىٰ في السماء غضباً فاتقوياعباداللّٰه غضب الربّ۔ وابتغوا فضل من في السماء ولاتخلدوا الى الارض كالضّب۔ بالغوافي الطلب۔ والحّوافي الأرب۔ لتُنجوا من الكرب ترون في هذه الزمان قوْمين۔ قوماً فرّطواوقوم اَفْرطوامع العينين وخلطوا الحقّ بخلط الصّدق والمَيْن۔ امّا الذين فرّطوا فهم اناس لايومنون بالمعجزات۔ ولايومنون بالحشر والنشر ويوم القيامة ولايومنون بالملٰئكة ونحتوا من عند هم قانون القدرة وصحيفة الفطرة۔ وليس عند هم من الاسلام الآ اِسمه‘ ولاترٰهم الاكالدهرية والطبيعية۔ واما الذين افرطوافهم قوم اٰمنوا بالحق وغيرالحق وجاوزواطريق الاعتدال حتى انهم قعدوا

ہے کہ تم کسی مضبوط رکن کی پناہ لو۔ اور وہ رکن عرش کا مالک بزرگی والا قوی خدا ہے۔ اللہ کے ہو جاؤ اور امان میں داخل ہو جاؤ اس کے علاوہ تمہیں کوئی بچانے والا نہیں ہے۔

اے نوجوانو! زمینی حیلوں سے اپنے نفسوں کو دھوکہ مت دو۔ اے دانش مندو! ہر کام کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اپنے اور خدا کے درمیان کوئی فرق باقی نہ رکھو۔ ورنہ خدا بھی تمہیں چھوڑ دے گا تو تم ذلت سے ہلاک کیے جاؤ گئے۔ خدائے رحمٰن کے علاوہ باقی سب سے امیدیں رکھنا چھوڑ دو۔ وہ تم پر رحم کرے گا اور اپنے پاس سے تمہارے لیے وہ اسباب پیدا کرے گا جو تمہیں آگ سے بچائیں گئے۔ میں آسمان کو غضب کی حالت میں دیکھتا ہوں۔ پس اے اللہ کے بندو! اللہ کے غضب سے بچ جاؤ۔ آسمان میں فضل تلاش کرو۔ اور گو کی طرح زمین میں ہی نہ گھس جاؤ۔ خدا سے مانگنے میں مبالغہ کرو اپنی حاجات کو گڑگڑا کر طلب کرو تا کہ تمہیں کرب سے نجات دی جائے۔ تم اس زمانے میں دو قسم کے لوگ دیکھتے ہو ایک قوم جس نے تفریط سے کام لیا۔ اور دوسری قوم جس نے افراط سے کام لیتے ہوئے باوجود آنکھیں رکھتے ہوئے حق کو خلط ملط کرتے ہوئے کذب سے ملا دیا۔ وہ لوگ جنہوں نے تفریط کی راہ اختیار کی وہ وہ لوگ ہیں جو معجزات پر ایمان نہیں لاتے اور نہ اس وحی پر ایمان لاتے ہیں جو کہ لذیذ کلام کے لباس میں آسمانوں کے رب کی طرف سے نازل ہوتی ہے۔ نہ وہ یوم

ابن مريم على السماء الثانية
〈۱۰۲〉بجسمه العنصرى من غير سلطان
من اللّٰه ذى الجلال۔ واتبعوا الظنون
وليس عندهم علم وان هم الافى الضلال
۔ فهذا ن حزبان خرج كلاهمامن العدل
والحزم والاحتياط۔ واخذاحدهماطريق
التفريط والاخر طريق الافراط ثم جاء اللّٰه
بنافهدانا الطريق الوسط الذى هو ابعدُ من
سُبُل الخناس فنحن اُمّةٌ وسطٌ اُخرِجَت
للنّاس۔ والزمان يتكلم بحاله ان هذا هوا
لمذهب الذى جاء وقت اقباله۔ وترو ن
باعينكم كيف جَذَبْنا الزمانَ ط۔ وكيف
فتحنا القلوب ط ۔ ولاسيفَ ولاسَنان ۔ ط اهذه
من قوى الانسان ط۔ بل جذبةٌ من السماء
فينجذب كل من له العينان۔ يُمْسِىْ احد
منكرًا ويصبح وهو من اهل الايمان ۔ اهذه
من قوى الانسان ط۔ شهد القمران
بالكسوف فى رمضان۔ اهذه من قوى
الانسان ۔ وكُنت وحيد افقيل سيُجمع
عليك بفوج من الاعوان ط فكان كما قال

حشر اور قیامت پر ایمان لاتے ہیں اور نہ ہی فرشتوں پر۔ وہ اپنی طرف سے قانون قدرت اور صحیفہ فطرت گھڑتے ہیں۔ ان کے پاس اسلام صرف یہی ہے۔ ان کو ہم وہ دہریے اور نیچری پاتے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے افراط کیا وہ وہ لوگ ہیں جو کہ حق اور ناحق پر ایمان لاتے ہیں۔ اور انہوں نے اعتدال کے طریقوں سے تجاوز کیا یہاں تک کہ انہوں نے اللہ کی طرف سے بغیر کسی کھلی دلیل کے ابن مریم کو جسم عنصری کے ساتھ دوسرے آسمان پر جابٹھایا۔ انہوں نے ظنوں کی پیروی کی۔ ان کے پاس کوئی علم نہیں اور وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔ پس یہ دونوں گروہ عدل اور احتیاط سے باہر نکل گئے۔ ان میں سے ایک نے افراط اور ایک نے تفریط کا راستہ اختیار کیا۔ پھر اللہ ہمیں لایا اور ہمیں درمیانی راستے کی طرف ہدایت کی جو کہ شیطانی رستے سے دور ہے۔ پس ہم وہ درمیانی امت ہیں۔ جو لوگوں کے فائد کے لیے نکالی گئی ہے۔ اور زمانہ اپنی زبان حال سے پکار رہا ہے کہ یہ وہ مذہب ہے جس کے اقبال کا وقت آ گیا۔ اور تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو کہ کس طرح ہم نے زمانے کو جذب کر لیا۔ اور کس طرح ہم نے دلوں کو فتح کیا نہ تلوار سے اور نہ نیزوں سے۔ کیا یہ کارنامہ انسان کی بساط میں ہے؟ بلکہ یہ تو آسمانی جذب کی وجہ سے ہے جو کہ ہر آنکھ رکھنے والے کو اپنی طرف جذب کرتا ہے۔ چنانچہ وہ شخص جورات کو انکار کی حالت میں سویا صبح وہ اہل ایمان میں سے ہو گیا۔ کیا

الـرحـمـان ۔ اهـذه من قوى الانسـان ؕ۔
﴿١٠٣﴾وسعى العداكل السعى ليجيحونى
مـن البـنيـان ۔ فَـعَـلَـوْ نـاوزدناورجعوا
بـالـخيبة والـخسـران ۔ اهـذه مـن قُـوى
الانسان ؕ۔ ومكـرالـعـداكل لاُ حبـس
اواقتـل ويخلو لهم الميدان ۔ فما كان مآل
امـرهم الاالخذلان اوالحرمان ۔ اهٰذه قُوى
الانسان ؕ۔ ونـصرنى ربىّ فى كل موطن
واخـزىٰ اهـل الـعـدوان ۔ اهـذه مـن قُـوى
الانسـان۔ وبَشّـر نـى ربى بالامتنان وقال
يـاتيـک مـن كـل فج عميق ۔ وانااذ ذاک
غـريـب فـى زوايـا الخمول والكتمان۔ فُو
ضـع لـى الـقبـول بـعد طويل من الزمان
واتـــانـــى الامـــوال والـتـحـــائف مـن
الـديـارالبعيدة وشاسعة البُلدان ۔ فُملئت
دارى مـنهـاكثـمـاركثيـرةعلىٰ اغصان
البستـــان۔ ووالـــلّٰـــه لااسـتـطـيـع ان
اُحـصيهـاولايطيق وزنهاميزان البيان۔
وتـمـت كلمة ربىّ صدقا وحقاويعرف هذا
الـــنبـــاء الـــوف مـــن الـرجـال والـنسـاء

یہ کام انسان کے بس میں ہے؟ رمضان میں جو شمس وقمر نے کسوف وخسوف کے ذریعہ گواہی دی ۔کیا یہ انسانی طاقت سے ہے؟ میں اکیلا تھا تو مجھے کہا گیا کہ عنقریب میں تمہارے مددگاروں کی فوج جمع کروں گا۔اور ایسا ہی ہوا جیسے کہ رحمٰن خدانے کہا تھا۔کیا یہ انسانی طاقت سے ہے؟اور میرے دشمنوں نے پوری کوشش کی کہ میری بنیاد کی بیخ کنی کریں ۔پس خدانے مجھے غلبہ دیا اور بڑھایا اور انہیں نقصان اور نامرادی میں لوٹایا۔کیا یہ انسانی طاقت سے ہے ؟اور میرے دشمنوں نے پورے حیلوں کے ساتھ کوشش کی کہ میں قید کیا جاؤں یا قتل کیا جاؤں اور ان کے لیے میدان خالی ہوجائے ۔مگران کے اس کام کا نتیجہ سوائے ذلت اور محرومی کے کچھ نہیں نکلا۔کیا یہ انسانی طاقت سے ہے؟ بلکہ میرے رب نے میری ہر جگہ مدد کی اور میرے دشمنوں کو ذلیل کیا۔ کیا یہ انسانی قوت سے ہے؟اور میرے رب نے احسان کرتے ہوئے مجھے خوش خبری دی اور کہا کہ لوگ تیرے پاس دور دراز کونوں سے آئیں گے اور جبکہ اس وقت میں غریب اور ایک گمنامی کے کونے اور پوشیدہ حالت میں تھا۔پس میری قبولیت ایک طویل مدت کے بعد ظاہر ہوئی ۔اور میرے پاس مال اور تحائف دراز ملکوں اور شہروں سے آئے ۔اس سے میرا گھر ایسے بھر گیا جیسے کہ باغ کی شاخیں پھلوں سے لدجاتی ہیں ۔اللہ کی قسم میں یہ قدرت نہیں رکھتا کہ انہیں گن سکوں ۔نہ ان کے بیان کے وزن کی طاقت

والصبيان ـ اھذہ من قُوی الانسان۔ وخاطبنی ربیّ وقال یاتون من کل فجّ عمیق فلاتصعرّ ﴿۱۰۴﴾ لخلق اللّٰہ ولاتسئم من کثرۃ اللقیان ۔ وانا اذذاک کنت کسقط لایُذکرولایعرف و کشیءٍ لایعبا طبہ فی الاخوان ۔ فاتیٰ علیّ زمان بعد ذالک اَنْ اتانی خلق اللّٰہ افواجاواطاعونی کغلمان۔ ولولاامرربیّ لسئمت من کثرۃ اللقیان۔ اھذہ من قوی الانسان ط۔ وانہ اٰتانی کلمٰتٍ افصحت من لدنہ فماکان لاحد من العدا ان یاتی بمثلھاوسُلب منھم قوۃ البیان۔ اھذہ من قوی الانسان۔ ودعیت لِاُبَاھل بعض الاعداء فاذاتعا طینا کاس الدعاء ۔ واقتد حنازناد المباھلۃ فی العراء ۔ الحق اللّٰہ بنابعدہ عساکرمن اھل العقل والعرفان ۔ وفتح علیناابواب النعماء من الرحمان۔ وزاد اَعزّۃ جماعتنا الی مائۃ الف بل صارو اقریباً من ضعفھاالی ھذا الاوان۔ و کانو ا اذذاک اربعین نفرًا اذ خرجنا الی

رکھتا ہوں ۔ میرے رب کی بات پوری پوری حق سچ ثابت ہوئی ۔اور ہزار لوگوں مردوں عورتوں اور بچوں نے ان خبروں کو جان لیا۔ کیا یہ انسانی طاقت ہے؟ میرے رب نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تیرے پاس دور دراز سے لوگ آئیں گے ۔اللہ کی مخلوق سے منہ نہ موڑنا اور کثرت ملاقات سے تھک نہ جانا۔ اس وقت تو میں ایک بے کار چیز کی طرح تھا جس کا کوئی ذکر نہیں تھا اور نہ اس کی کوئی پہچان تھی ۔اور میری حالت اس شخص کی طرح تھی جس کی اس کے بھائی بھی پرواہ نہیں کرتے ۔ پھر اس کے بعد مجھ پر وہ زمانہ آیا کہ اللہ کی مخلوق میرے پاس فوج درفوج آئی اور اس نے غلاموں کی طرح میری اطاعت کی ۔ اگر میرے رب کا حکم نہ ہوتا تو میں کثرت ملاقات کی وجہ سے عاجز آجاتا۔ کیا یہ انسانی قوت کا کام ہے؟ اس نے اپنی جناب سے مجھے فصیح وبلیغ کلام کا ملکہ عطا کیا۔ پس کسی دشمن کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ میری مثل کوئی تحریر لائے ۔اس کی قوت بیان سلب کر لی جاتی ہے۔ کیا یہ انسانی طاقت سے ہے؟ میں نے بعض دشمنوں کو مباہلہ کی دعوت دی۔ جب ہم نے دعا کا پیالہ ہاتھ میں تھاما اور ہم نے مباہلے کے لیے میدان میں آگ جلائی تو اس کے بعد اللہ نے ہم سے اہل عقل وعرفان کے لشکر سے ملا دیئے ۔اور رحمان رب نے ہم پر نعمتوں کے دروازے کھول دیئے اور ہماری پیاری جماعت کو ایک لاکھ تک بڑھا دیا بلکہ اس وقت تو وہ تقریباً دو چند ہوگئی ہے۔ جب ہم

اهل العدوان۔ وردالله عدوی المباهل کل
یوم الــی الـخـمـول والـخذلان۔ اهٰذه من
قُـوالانسـان (۱۰۵)فا لاٰ ن یااخوانی الذین
تـحـلـو ابالفهم۔ وتخلوا من الوهم اشکر وا
الـمـنـان۔ فـانکم وجد تم الحق والعرفان۔
وتبوأ تـم مـقام الامان ۔ وکونو اشهداء لی
عـنـد ابـناء الزمان۔ اَلَستم شاهد ین علی
اٰیاتی ام لکم شبهة فی الجنان۔ وایّ رجل
مـنـکـم مارای اٰیةً منیّ فاجیبو ایافتیان۔
وانیّ اُعطیت معارف من ربیّ ثم علّمتکم
وصـقـلـت بهاالاذهان۔ وما کان لکم بحلّ
تلک العُقَدِیدان۔ ووالله انیّ امرء انطقنی
الهُدیٰ ۔ ونطّق ظهری وَحْی یُوْحیٰ ۔ فوجد
تُ الـراحة فـی التعب والجنّة فی اللظیٰ۔
فـمـن اٰ ثـر الـمـوت فسیحیی ۔ فلاتبیعوا
حیـاتـکم بثمنٍ بَخْسٍ ولاتنبذوا من الکفِّ
خـلاصة نـصّ۔ ولاتکونوا من الذین علی
الـدّنیا یتـمـایـلـون ۔ ولا تموتوا الاّ وانتم
مسـلـمـون۔ انـی اختـرت لِـلّٰـهِ مـوتـاً
فـاختـارواله وَصَبا۔ وانی قبلت له ذبحا ۔

اپنے دشمنوں کی طرف نکلے تھے اس وقت ہمارے ساتھ صرف چالیس افراد تھے۔ اللہ نے ہم سے مباہلہ کرنے والے دشمنوں کو روز بروز گمنامی اور رسوائی کی طرف لوٹا دیا۔ کیا یہ انسانی طاقت سے ہے؟

پس اب اے میرے بھائیو! جو فہم وفراست سے مزین اور وہموں سے خالی ہو اپنے منان رب کا شکرادا کرو۔ کیونکہ تم نے حق اور عرفان کو پالیا۔ اور تم امن والے مکان میں ٹھہر گئے ہو۔ پس تم میرے لیے اس زمانے کے بیٹوں کے سامنے گواہ بنو۔ کیا تم میرے نشانوں کے گواہ نہیں ہو؟ یا کیا تمہارے دلوں میں شبہ ہے؟ پس تم میں سے کونسا ایسا انسان ہے جس نے میرا کوئی نشان نہیں دیکھا؟ اے نو جوانو! مجھے جواب دو۔ مجھے میرے رب کی طرف سے معارف سکھائے گے پھر میں نے انہیں تمہیں سکھایا اور اس سے تمہارے ذہن تیز ہوگئے۔ تمہارے پاس وہ ہاتھ نہیں تھے جن سے ان عقدوں کو حل کرسکتے۔ اور اللہ کی قسم ہدایت نے مجھے بولنے والا شخص بنایا۔ میری پشت کو اس وحی نے مضبوط کیا ہے جو میری طرف کی گئی۔ میں نے دکھ میں راحت پائی۔ اور آگ کے شعلوں میں جنت حاصل کی۔ پس جس نے موت کو ترجیح دی وہ ضرور زندہ کیا جائے گا۔ پس اپنی زندگیوں کو چند ٹکوں کی خاطر نہ بیچو۔ اپنے ہاتھ سے اپنی قیمتی پونجی کو مت ضائع کرو۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو صرف اس دنیا ہی کے ہوگئے۔ بلکہ جب تم پر موت آئے تو تم فرماں برداری کی حالت میں ہو۔ **میں**

فـاقبـلوا لـه نصبا۔ واعلـموا انكم تُفْلحون بـالصدق والاخلاص والاتقاء۔ لا بالاقوال فــقــط يـــاذوى الــدّهـــاء۔ وانّ الــفَلاَحَ ‹١٠٦›منوطٌ بمقوطكم كُلّ المناط۔ ولن تد خلوا الجنّة حتّى تلجوا فى سمِّ الخياط۔ فـامتـحـضـر احـزمكم للتقاة۔ واختبطوا لارضــاء ربّــكـم فـى زوايـا الـحـجـرات والـفـلـوات۔ اقـضـوا عـزيمكم الدّين لئلا تُسْجـنـوا۔ وادوا الـفـرائـض لئلا تُسْئَلوا۔ واستـقـروا الـحـقـائق لئلاتُخْطِئُوْا۔ ولاتزد روالـئـلاتُـزْدروا۔ ولاتُشدِّ دوالئلّا تُشَدَّدوا۔ وار حـمـويـا عبـاد الـلّــه تُر حموا۔ وَكونوا انصار اللّٰه وبادروا۔ انّ اللّٰه ملكُ كُثْر كم وقُـلَّـكـم واعراضكم ونفوسكم بعد البَيْعَة واٰتـاكُـمْ بـه رضوانه ط فـاثبتـوا على هذه الـمبايعة۔ لِتُغْمَر وابالنُحلان وتُدْ خلو افى الـخُلّا ن۔ ار هـفـواهـمـكم لتكميل الدين۔ واجـعـلـو الانـفـسـكـم مِيْسم الشُبّـان ولو كـنـتـم مشـــائـخ فـــانيـن۔ اذكر وا موتكم يـافتيـان ولاتـميسـو ا كـالـنشوان۔ ترون

نے اللہ کے لیے موت کو اختیار کیاھے تو تم اس کے لیے بیماری تو اختیار کرو۔میں نے اس کے لیے ذبح ھوناقبول کیاھے پس تم اس کے لیے دکھ تو اٹھائو۔

اے دانشمندو! جان لو کہ تم صدق اخلاص اور تقویٰ سے کامیاب کیے جاؤ گئے نہ کہ محض زبانی لاف وگراف سے۔بے شک کامیابی اپنے آپ کو جاں جوکھوں میں ڈالنے پر موقوف ہے۔ تم ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک سوئی کے ناکے سے نہ گزر جاؤ۔پس اپنی احتیاط کو تقویٰ کے لیے خالص کرو۔ اور اپنے گھروں اور جنگلوں کے کونوں میں اپنے رب کی رضا کو حاصل کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مارو۔دین کے لیے اپنے قرضوں کو چکاؤ تاکہ تم قید نہ کیے جاؤ۔اپنے فرائض ادا کرو تاکہ قیامت کے روز باز پرس سے محفوظ ہوجاؤ۔حقائق کو تلاش کرو تاکہ خطا سے بچ جاؤ۔عیب چینی نہ کرو تاکہ عیب چینیوں سے بچائے جاؤ۔سختی نہ کرو تاکہ تشدد سے محفوظ کیے جاؤ۔اے اللہ کے بندو! رحم کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔اللہ کے ساتھی بن جاؤ اور جلدی کرو۔**میری بیعت کے بعد تمھاری کثرت اور قلت تمھاری عزتوں اور جانوں سب کا مالک اللہ ھے۔** اس نے تمھیں اپنی رضا عطا کردی۔اس بیعت پر ثابت قدمی سے قائم رہو تاکہ پوشاکوں کے ساتھ ڈھانپے جاؤ۔اور اس کے مخلص دوستوں میں داخل کیے جاؤ۔اپنی ہمتوں کو تکمیل دین کے لیے تیز کرو اور

الناس جعلوا مقصود هم فی کلِّ امرٍ نشباً۔ وان لم یحصل فیحسبون الدّین نصباً۔ وفی الدین لایعضد هم الا الاهواء۔ فیقبلو ن۔ بشرطهاوالاّ فالاباِء ولایبالون مقاحم الاخطار۔ ولامخادف الاقطار۔ لَا (۱۰۷)یعلمون ایّ شیء یدفع ماأصابهم وینفی الحذرا لذی نابهم اسلموالدنیاوملئو امنهاقلوبهم۔ فیعدون الیهاوتحدوالا هواء رکوبهم۔ ایهاالناس قد عاث الطاعو ن فی بلاد کم۔ ومارای مثل صوله احدٌ من اجد اد کم۔ وتعلمون انّ دوده لاتهلک الافی صمیم البرد اوفی صمیم الحرّ فاختاروا کلیهماتُعصموا من الضرّ۔ ولانعنی بالبرد الاّ تبرید النفس من الجذبات والانقطاع الاالحضرة والاقبال علیه بالتضرعات ولانعنے بالحرّ الاّ النهوض للخدمات۔ وترک التوانی ورفض الکسل بحرارةِ هی من خواص الخوف والتقا ة۔ ومن لوازم الصدق عند ابتغاء

نوجوانوں کی شکل اختیار کرو خواہ تم قبر کے قریب پہنچے ہوئے بزرگ ہو۔اے نوجوانو! اپنی موت کو یاد کرو اور مدہوشوں کی طرح نہ جھومو۔تم دیکھتے ہو کہ لوگوں نے ہر معاملے میں اپنا مقصود پیسے اور دولت کو بنالیا ہے۔اگر وہ انہیں حاصل نہ ہو تو دین کو مصیبت خیال کرتے ہیں۔وہ دین کے لیے اپنی ہمتوں کو نہیں باندھتے مگر صرف خواہشات نفس کے لیے۔اگر ان کی شرط قبول کی جائے تو ٹھیک وگرنہ دین کا انکار کر دیتے ہیں۔اس دنیا کے لیے ہلاکت اور خطروں میں داخل ہونے سے نہیں ڈرتے۔اور نہ ہی اس کے لیے منتشر ہونے سے ڈرتے ہیں۔وہ یہ نہیں جانتے کہ ان کی اس مصیبت کو کیا چیز دور کرسکتی ہے۔کونسی چیز ان کا ڈر ختم کرسکتی ہے۔وہ دنیا کی طرف سرنگوں ہیں اور اس سے ان کے دل بھرے ہوئے ہیں۔اس کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں۔اور اپنی خواہشات کی سواری کو اس کے لیے تیز کرتے ہیں۔ اے لوگو! یقیناً طاعون نے تمہارے ملکوں میں تباہی مچادی ہے۔تمہارے آباؤ اجداد میں سے کسی نے اس طرح کا حملہ نہیں دیکھا۔تم جانتے ہو کہ اس کا کیڑا سخت سردی یا سخت گرمی میں ہلاک ہوتا ہے۔پس تم ان دونوں کو اختیار کرو تاکہ تم نقصان سے بچ جاؤ۔ اس ٹھنڈ سے ہماری مراد جذبات نفسانی کو ٹھنڈا کرنا اور اللہ کی طرف رجوع کرنا ہے اور تضرع کے ساتھ اس کی طرف جھکنا ہے۔اور گرمی سے ہماری مراد یہ ہے کہ کاہلی کو دور کرو اس گرمی سے جو کہ خدا کے

المرضات فان شتوتم فقد نجوتم۔ وان اصطفتم فماهلکتم وماتلفتم۔ ایها الاخوان ان متاع التقوٰی قد بار۔ وولّت حماته الادبار۔ وخرج الایمان من القلوب ۔ وملئت النوس من الذنوب۔ فاسعوالھٰذا الارَب و جَلْبه۔ وانطلقوا مُجدّین فی طلبه۔ لتنجوا من طاعونٍ متطائر ‹۱۰۸› بشرره الذی یُفرّق بین الاخیار والاشرار۔ واعلموا انّ الارض زلْزلَت مرّتین زلزالاً شدیدًا۔ الاوّل لمّاترک ابن مریم وحیدًا ۔ والثاینة حیْنَ رددت طریدًا۔ فلاتنوموا عند هذه الزلزلة وتبصروا وتیقّظوا وبادروا الی ابتغاء مرضات الحضرة۔ واٰ خر ما نخبر کم به یافتیان۔ هی کلمٰتٌ مبشّرة من الرحمٰن۔ خاطبنی ربّی وبشّرنی ببشارة عظمٰی۔ وقال یاتی علیک زمنٌ کمثل زمن مُوسی ۔ انّه کریم تمشیّ امامک وعادی لک من عادی ۔ یعصمک اللّٰه من العدا۔ ویسطوبکل من سطایبدی لک الرحمٰن

خوف اور تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے۔ صدق کے لوازمات میں سے ہے کہ تم اللہ کی رضا چاہو۔ اگر تم یہ سردی اختیار کروگے تو نجات پا جاؤ گے۔ اور اگر یہ گرمی اختیار کروگے تو نہ تو تم ہلاک ہو گے اور نہ ہی تلف کیے جاؤ گے ۔ اے بھائیو! یقیناً تقویٰ کی دولت برباد ہوگئی ہے اور اس کے حامیوں نے پیٹھ پھیر دی ہے ۔ اور ایمان ان کے دلوں سے نکل گیا ہے۔ نفوس گناہوں سے بھر گئے ہیں ۔ پس اس عظیم حاجت کو حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس کو جذب کرو۔ اس کی طلب کے لیے پوری کوشش سے نکل پڑو تا کہ پھیلی ہوئی طاعون کی آگ سے نجات پا جاؤ جو کہ نیکوں شریروں میں فرق کرنے والی ہے۔ جان لو کہ زمین دو مرتبہ شدید زلزلوں سے ہلائی گئی۔ پہلی مرتبہ جب ابن مریم کو دھتکارا گیا۔ دوسری مرتبہ جب مجھے پھینکی ہوئی چیز کی طرح جھٹلایا گیا۔ پس اس زلزلہ کے وقت خواب خرگوش کے مزے مت لو ۔ اور بصیرت حاصل کرو۔ جاگ جاؤ اور خدا کی رضا حاصل کرنے کے لیے جلدی نکل پڑو۔ آخر میں میں تمہیں خبر دیتا ہوں اے نوجوانو! یہ اللہ کی طرف سے بشارت کے کلمات ہیں ۔ اس نے مجھے مخاطب کیا اور مجھے عظیم الشان بشارت دی اور کہا کہ تم پر موسیٰؑ کا زمانہ آنے والا ہے۔ وہ (اللہ) کریم وہ تمہارے آگے چلے گا۔ اور تمہارے دشمن سے دشمنی کرے گا۔ تجھے دشمنوں سے بچائے گا۔ ہر حملہ کرنے والے پر حملہ کرے گا۔ تیرے لیے وہ رحمٰن کچھ ظاہر کرے گا۔ یہ اس طرح کی بشارت ہے جو انبیاء کو دی

شيئًا ۔ بشارة تلقّا هاالنّبيّون۔ ان وعد اللّٰه اتى ۔ ور كل ور كا۔ فطوبىٰ لمن وجد ورأى۔ قُتِل خَيْبَةً وزيد هَيْبَةً ۔ ثم في يوم من الايّام۔ أُرِيْت قرطاسًامن ربّى العَلّام ۔ واذا نظرت فوجد ت عنوانه بَقيّة الطّاعُوْن۔ وعلى ظهر ه اعلانٌ منّى كانّى اشعت من عندى واقعة ذلك المنون۔﴿١٠٩﴾

جاتی رہی ہے۔اور اللہ کا وعدہ آنے والا ہے۔وہ زمین پر پاؤں مار کر اس کی اصلاح کرے گا۔پس خوش خبری ہے اس کے لیے جس نے اس کو پایا اور دیکھا اور نامراد قتل کیا جائے گا اور ہیبت زیادہ ہوگی۔پھر مجھے ایک دن میرے عظیم رب کی طرف سے ایک کاغذ دکھایا گیا۔جب میں نے اس کی طرف نظر کی تو اس پر یہ عنوان لکھا ہوا پایا(**بقية الطاعون**) اور اس کی پشت پر میری طرف سے ایک اعلان تھا گویا کہ ان اموات کے واقعہ ہونے کی اشاعت میں نے کی ہے۔

تَرجَمَة ماكتبنا اِلٰى ثَنَاءِ اللّٰه الامرتسرى اذجَاء قاديَان وَطلب رفع الشبهَات بعطش فريے۔ وكان هذاعاشرشوال ۔ اذجاء هذا الدّجّال۔

بلغنى مكتوبك وظهر مَطْلوبك انك استدعيت ان ازيل شبهاتك التى صُلْت بهاعلى بعض انبائى الغيبيّة۔ فاعلم انك ان كُنت جئتنى بصحة النيّة وليس فى قلبك شىء من المفسدة فلك ان تقبل بعض شروطى قبل هٰذا الاستفسار۔ ولاتخرج منهابل تثبت عليها كالاَخْيار۔ وان كنت لاتقبل تلك

یہ ان خطوط کا ترجمہ ہے جو میں نے ثنااللہ امرتسری کو لکھے جب وہ شبہات کی جھوٹی پیاس بجھانے کے لیے قادیان آیا۔یہ دجال دس شوال یہاں آیا تھا

مجھے تمہارا خط ملا اور تمہارا مقصد مجھ پر واضح ہو چکا ہے۔تو نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ تمہارے شبہات دور کروں ان غیبی خبروں کے بارے میں جو مجھے دی گئی ہیں اور جن پر تو نے حملہ کیا ہے۔پس جان لے کہ اگر تو اچھی نیت سے آیا ہے اور تیرے دل میں کوئی فساد نہیں ہے تو تجھ پر لازم ہے کہ اس استفسار سے قبل تو میری بعض شرطوں کو قبول کر۔اور تو ان شرائط سے باہر نہیں نکلے گا اور نیک لوگوں کی طرح ان پر ثابت قدم رہے گا۔اگر تو ان شرائط کو قبول نہیں

الشّرائط (۱۱۰) فدعني وامض علىٰ وجهک۔ وخذ سبیل رجعک۔ فمن الشروط اَنْ لاتباحثني کالمباحثین۔ بل اکتب ما حاک في صَدرک ثم ادفع اليّ ماکتبت کالمسترشدین۔ ولیَکُنْ کتابک سطرًا اوسطرینِ ولاتزد علیه کالمتخاصمین۔ ثم علینا ان نجیبک ببیان مفصل وان کان الیٰ ثلث سَاعاتٍ۔ فاِن بقي في قلبک شيء بعد السماع ورأیت فیه من شناعة۔ فلک ان تکتب الشبهة الباقیة کمثل ماکتبت في المرتبة الاولی۔ وهلّم جرًّا حتّٰی یجلو الحق وتجد السّکینة ویتبیّن ماکان علَیْک یخفٰی۔ ومافعلت ذلک لتسکیتک وتبکتک ولالحیلة اُخری۔ بل انّي عاهدت اللّٰه تعالیٰ بحلفةٍ لاتنسیٰ ۔ اَنْ لااباحث احدا من کرامٍ کان اولئام ط۔ بعد کتابي انجام۔ فلااریدان انکث عهدے الاَجْلي واعصي ربیّ الاعلے۔ وقد قرءت کتابي فَتقبّل عذري واسلک وَفُق شرطي ان کنت من اهل التقوی واُولي

کرتا تو مجھے چھوڑ اور اپنی راہ لو۔ اور اپنی واپسی کا راستہ اختیار کرو۔ پس ان شرائط میں ایک یہ ہے کہ تو مجھ سے مباحثہ کرنے والوں کی طرح بحث نہیں کرے گا۔ بلکہ جو کچھ تیرے دل میں ہے اس کو لکھ۔ اور پھر رشد وھدایت حاصل کرنے والوں کی طرح وہ مجھے بھیج دے۔ لیکن تمہاری تحریر ایک یا دوسطروں سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے جیسے کہ جھگڑالو لوگوں کا شیوہ ہوتا ہے۔ پھر ہم پر لازم ہوگا کہ ہم اس کا مفصل جواب دیں خواہ اس کے لیے تین گھنٹے ہی کیوں نہ لگیں۔ اگر اس کو سننے کے باوجود تمہارے دل میں کوئی بات رہ جائے یا اس جواب میں تمہیں کوئی چیز بری لگے تو تمہیں اجازت ہوگی کہ تم اپنے اس باقی شبہے کو بھی لکھو جیسا کہ پہلی مرتبہ لکھو گے۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا یہاں تک کہ حق تجھ پر روشن ہو جائے اور تمہیں سکون مل جائے۔ اور وہ واضح ہو جائے جو تجھ پر مخفی تھا۔ میں نے یہ اس لیے نہیں کیا کہ تمہیں عاجز کروں یا تمہیں چپ کراؤں اور نہ کسی اور دوسرے حیلے کی وجہ سے۔ بلکہ محض اس لیے کہ میں نے اپنی کتاب انجام آتھم کے بعد اللہ سے وعدہ کیا ہے اور پکا حلف اٹھایا کہ میں کسی نیک یا کمینے سے مباحثہ نہیں کروں گا۔ میں نہیں چاہتا کہ اپنے پکے عہد کو توڑوں۔ اور اپنے رب اعلیٰ کی نافرمانی کروں۔ اور تو نے میری یہ کتاب پڑھی ہے۔ پس میرا یہ عذر قبول کر۔ اور اگر تو متقی اور دانش مند ہے تو میری شرط سے

النُّهیٰ۔ وکتبت فی رقعتک انّ طلب الحقّ استخرجک من کناسک ﴿۱۱۱﴾ ورحلک عن اناسک۔ فان کا ن هذاهوا لحق فلم تعاف طریقا یعصمنی من نکث العهد ونقض الوعد۔ وفیه تُوءَد ۃ وبُعد من خطرات الوبَد۔ علی انه هواقرب بالامن فی هذا الزّمن۔ فان النزاع یزید ویشتعل عند المقابلة بالمطالبة۔ وینجر الامر من المباحثة الی المجادلة۔ ومن المجادلة الی الحکام ومن الحکام الی الاثام فمن فطنة المرء ان یجتنب طرق الاخطار۔ ولایَسْعیٰ متعمدًا الی النار۔ وایّ حرج علیک فی هذا الطریق الذی اخترته وای ظلم یصیبک من النهج الذی اٰثرته۔ وانیّ ماعققتک من عرض الشبهات۔ ولا من رمی سهام الاعتراضات بیدانی اخترت طریقاً هو خیر لی وخیرلک لوکنت من العاقلین۔ ولاَ مانع لک اَنْ تکتب مائة مر ۃ ان کنت من المرتابین۔ وانمااشترطت لک الایجاز فی الترقیم لئلانقع فی بحث نتحاماه خوفامن

موافقت اختیار کر۔ تو نے اپنے رقعہ میں یہ لکھا ہے کہ طلب حق نے تجھے اپنے گھر سے نکالا اور اپنے عزیزوں سے دور آنے پر آمادہ کیا ہے۔ اگر یہ درست ہے تو پھر تو اس طریقے سے کیوں کراہت کرتا ہے جو مجھے میرے وعدے کو توڑنے سے بچاتا ہے۔ اس طریقے میں نرمی اور جھگڑے سے دوری ہے۔ اور اس وقت یہ طریق امن کے زیادہ قریب ہے۔ ایک دوسرے سے مقابلہ سے نزاع بڑھتا ہے اور جذبات مشتعل ہوتے ہیں۔ اور معاملہ مباحثہ کی بجائے جھگڑے میں بدل جاتا ہے۔ اور پھر یہ جھگڑا حکام تک جا پہنچتا ہے۔ اور پھر حکام سے یہ گناہ وسزا میں بدل جاتا ہے۔ انسان کی دانشمندی اسی میں ہے کہ وہ خطروں کے طریقوں سے اجتناب کرے۔ اور جان بوجھ کر آگ کی طرف نہ دوڑے۔ تمہیں یہ طریق اختیار کرنے میں کیا حرج ہے؟ اور تجھ پر کیا ظلم ہوگا اس طریقے کو اپنانے میں جسے میں نے ترجیح دی ہے؟ اور میں تجھے شکوک وشبہات پیش کرنے سے نہیں روکتا اور نہ ہی اعتراضات کے تیر پھینکنے سے تجھے منع کرتا ہوں۔ مگر میں نے وہ طریقہ اختیار کیا ہے جو ہم دونوں کے لیے بہتر ہے اگر تو عقلمندوں میں سے ہے۔ اور تجھے کوئی روک نہیں کہ تو سو مرتبہ لکھے اگر تو شک وشبہ میں رہے۔ یہ شرط جو میں نے رکھی ہے کہ تو مختصراً لکھے اس لیے ہے تا کہ ہم اس بات میں نہ پڑ جائیں جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے خوف کی

الحسيب العليم. ثم من الواجبات ان لاتعترض علينا الا اعتراضاً واحداً من ﴿۱۱۲﴾ الا عتراضات وشبهة من الشبهات ثمّ اذا اديْنا فريضة الجواب. بالاستيعاب. فعليك اَنْ تعرض شبهة اُخرىٰ وهذا هو اقرب الى الصوب. فان كنت خرجت من بلدتك على قدم السّداد. وليس فى قلبك نوع من الفساد. فلايشق عليك ما كتبنا اليك وتقبله كعدلٍ فارغٍ من الحقد والعناد. وان كنت تظن ان هٰذا الطريق لايظفرك بمرادك. فايقن انك تريد هناك بعض فسادك وكذٰلك ظهرت الأثار. وعلم الاخيار فانّى لمّا اوصلت عزمى الى اذنيك تراكمت الظلمة على عينيك. وغشِيَك من الغم. ماغشى فرعون من اليمّ. والٰت حالتك الىٰ سلب الحواس. وجعلك اللّٰه فى الاخسرين فى هذا الباس. ثم امتدّ منك اللجاج لترك الحياء. لتنكث عهد حضرة الكبرياء. فالعجب كل العجب ءانت انسان اومن العجماوات.

وجہ سے پرہیز کرتے ہیں۔ پھر تجھ پر یہ بھی واجب ہے کہ تو اپنے اعتراضات اور شبہات میں سے ایک وقت میں صرف ایک اعتراض اور ایک شبہ پیش کرے۔ پھر جب میں جواب دینے کا فریضہ مکمل طور پر ادا کردوں تو پھر تجھے چاہیے کہ تو دوسرا اعتراض پیش کرے۔ یہی بہتر طریقہ ہے۔ اگر تو اپنے شہر سے راستی کے قدم پر نکلا ہے۔ اور تیرے دل میں کوئی فساد نہیں ہے تو یہ تم پر گراں نہیں ہوگا جو میں نے تمہیں لکھا ہے اور کہ تو اس کو ایک عادل انسان کی طرح قبول کرے گا جو کہ کینہ اور عناد سے دور ہے۔ اگر تو یہ گمان کرے کہ تیری مراد اس طرح بر نہیں آئے گی تو پھر مجھے یقین ہے کہ تیرا کچھ فساد کا ارادہ ہے ۔اور آثار سے بھی کچھ یہی ظاہر ہو رہا ہے۔ اور نیک لوگ جانتے ہیں کہ جب میرا عزم تیرے کانوں تک پہنچا تو تیری آنکھوں پر اندھیرا چھا گیا اور غم نے تجھے ڈھانپ لیا جیسے کہ دریا نے فرعون کو چھپا لیا تھا۔ اور تمہاری حالت ایسی ہوگئی جیسے کہ تمہارے حواس سلب کر لیے گئے ہوں ۔اس مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے تجھے خسارہ اٹھانے والوں میں سے بنایا۔ پھر اس کے بعد ترک حیاء کی وجہ سے تیرا اصرار بڑھتا گیا کہ (زبانی مباحثہ کروں) تاکہ میں اللہ سے کیا ہوا وعدہ توڑ دوں ۔پس تعجب کی بات ہے بلکہ سخت تعجب کی! کیا تو انسان ہے یا حیوانات میں سے ہے ۔اے جاہل انسان! تو مجھے وعدہ

(۱۱۳)فانک ترغبني فی نقض العهد یاذا الجهلات ۔ وقد علمت انک خُیرت فی کل ساعة لتجدید الشبهة ۔ فَلَیسَ الأن انحرافک الامن فساد القلبِ وسوء النیّة۔ والذی انزل المطر من الغمام ۔ واخرج الثمرا من الاکمام لقد نویت الفساد۔ ومانویت الصدق والسد اد۔ وکان اللّٰه یعلم انک لایّ مکرٍ وافیت القریة وحللت وعلی ایّ قصدٍ اجفلت۔

فسقاک کاسک۔ واراک یاسک۔ ولم یزل بصرے یصعد فیک و یصوّب۔ ویُنقّر عنک ویُنقّب۔ حتّٰی ظهرلی انک من المرائین لامن عطاش الحق والطالبین ولاتبتغی الاشهرةً عند زمع الناس ۔ وعند سفهاء القوم الذین قد سجنوافی سجن الخناس ۔ ثم انی کمَااَحْلفت نفسی اُحلفک باللّٰه سریع الحساب ان لاتَبرحَ هٰذه القریة الابعد ان تعرض شبهاتک بنمطٍ کتبت فی الکتاب۔ وتسمع (۱۱۴)ماأقول لک فی الجواب۔ وادعواللّٰه السمیع المستجیب

توڑنے کی رغبت دلاتا ہے۔ حالانکہ تو جانتا ہے کہ ہر لحہ تمہیں اپنے شبہات کی تجدید کا اختیار دیا گیا ہے ۔پس اب تمہارا اعراض کرنا دل کے فساد اور بری نیت پر مبنی ہے۔اس خدا کی قسم جو بادل سے بارش برساتا اور شگوفوں سے پھل نکالتا ہے کہ تیری نیت میں صرف فساد ہے اور تونے صدق اور راستبازی کی نیت نہیں کی۔اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ تو کس مکر سے اس بستی میں آیا ہے۔اور کونسے مقصد کے لیے تونے جلدی کی ہے۔

پس اللہ نے تجھے تیرا پیالہ ہی پلایا دیا اور تیری ناامیدی تجھے دکھائی ۔میری آنکھ تیری ایک ایک حرکت کا مشاہدہ کررہی تھی۔اور تیرے بارے میں تحقیق وتفتیش کررہی تھی ۔یہاں تک کہ مجھ پر ظاہر ہوگیا کہ تو محض دکھاوا کرنے والوں میں سے ہے نہ کہ حق اور طلب کا پیاسا۔تو صرف کمینہ اور بے وقوف صفت لوگوں میں شہرت چاہتا ہے جو کہ شیطان کی قید میں ہیں۔پھر جیسے کہ میں نے اپنی جان کی قسم کھائی تھی اسی طرح تجھے اللہ جو جلد حساب لینے والا ہے کی قسم دیتا ہوں کہ تو اس بستی سے نہ ہلنا مگر بعد اس کے کہ تو اپنے شبہات کو اس طریقے سے مجھ پر پیش کرے جس طرح میں نے تجھے لکھا ہے۔اور پھر میں جو جواب لکھوں اس کو بھی سن ۔اللہ جو سننے والا قادر اور قریب خدا ہے سے میں دعا کرتا ہوں کہ وہ

القدرير القريب اَنْ يلعن من نكث بعد هذه الالية۔ ومابالى الحلف وذهب من غير فصل القضية۔ ورحل قبل دَرء هٰذه المخاصمة۔ مع انّه اُنبِئَى بهذا البهل بارسال الصحيفة۔ وكنت انتظران هذا العدوّ يخاف هٰذه اللعنة ۔ اويختار الرحلة۔ حتّٰى وصلني خبر فراره فهٰذانموذج دينه وشعاره قاتله اللّٰه كيف نكث الحلف بالجرء ة۔ فيارَبّ اذقه طعم نقض الحلفة۔ وقد حق القول منى انه لايوافينى لازاله الشبهات ۔ولايميل الّا الىٰ بهتان وكيد وفرية كماهى عادة اهل المعادات والجهلات۔ وكان هذا الرجل عزم على مماراةٍ مشتدة الهبوب۔ ومبارات مشطة اللهوب ۔ليشتبه الامر على العوام۔ وليخفى صدق الكلام تحت نهيق اللئام۔ فلمّالم نر فيه سيماء التقى۔ ولاآثرالحجىٰ۔ اردناان نخرح الامرمن الدُجىٰ۔〈۱۵〉 وقد سبق منى عهد فى ترك الباحث كمامضٰے وكان هٰذا امرًامن ربىّ الّذى يعلم الغيوب۔ ويُنَقّد القلوب

اس پرلعنت بھیجے جس نے اس قسم کوتوڑا ہے۔اوراس حلف کی پرواہ نہیں کی اور بغیر فیصلہ کیے چلا گیا ہے۔اور جھگڑے کونمٹائے بغیر دوری اختیار کی ہے۔حالانکہ اسے اس خط کے ذریعے مباہلہ کی خبر دی گئی تھی۔اور میں انتظار کرتا رہا تھا کہ دشمن اس لعنت سے ڈرتا ہے یا کوچ کرتا ہے۔یہاں تک کہ مجھے اس کے فرار ہونے کی خبر ملی ۔یہ اس کے دین وشعار کا نمونہ ہے۔اللہ اس کو ہلاک کرے کہ کس طرح اس نے جراء ت کے ساتھ حلف کوتوڑا۔پس اے میرے رب اسے حلف توڑنے کا مزہ چکھا۔اور میرا یہ کہنا صحیح ثابت ہوا کہ وہ شبہات کے ازالہ کے لیے نہیں آیا بلکہ محض بہتان ،مکر اور جھوٹ کی طرف اس کا میلان تھا۔جیسا کہ جاہل دشمنوں کی عادت ہوتی ہے ۔ یہ شخص محض جھگڑا تیز کرنے والوں میں سے ہے۔اور شعلہ بیانی کے ذریعے تنازع کو بڑھانے والا ہے تاکہ عوام الناس پر بات مشتبہ ہوجائے ۔اور کلام کی صداقت کو اپنی گدھے جیسی آواز کے نیچے چھپادے ۔پھر جب ہم نے اس میں تقویٰ اور عقلمندی کے نشان کو نہ پایا تو ہم نے ارادہ کیا کہ ہم اس معاملے کوتاریکی سے نکالیں اور لوگوں پر واضح کریں۔حالانکہ میں بحث کو ترک کرنے کا وعدہ کر چکا تھا جیسے کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے ۔اور یہ کام بھی میرے رب جو کہ عالم الغیب اور دلوں کا مالک ہے کے حکم سے تھا۔ہم اس شخص کے مکر سے بچ گئے ۔پس ہم نے اس

فتحامينا كيده. وجعلنا نفسه صيده. وجينئذٍ حقّت بى فرحتان. وحصل لى فتحان . ولم اَدْرِبايهماانااَوفى مرحا واصفى فرحا فشكرت كالحيران . ولاحاجة الىٰ اعادة ذكر هٰذه الفرحة والفتح والنصرة. فانك سمعت كيف انكفا ط العدوّ بالخيبة والذلّة ووصمة اللّعنة واَرْصدته باحلافى ايّاه للّعنة والبركة. فحمل اللعنة وذهب بهامن هذه الناحية. وامّاالفتح الذى اُخْفى الىٰ هٰذا الوقت من اعين الناس فهى اٰيات وُضِعَت على راس العدا كالفاس. وكُنّا ناضلنابالاعجاز. كمايُتناضل يوم البراز. فنصرنا اللّٰه فى كل موطنٍ واخرجنا الذهب من كل معدن وكنت قُلتُ للناس ان اللّٰه سيظهر لى اٰية الىٰ ثلث سنين. لاَ تمسهايد (۱۱٦) احد من العٰلمين. فان لم تظهر فلست من الصّادقين . فالحمد للّٰه على ما اظهر الاٰ يات واخزى العدا. ونرى ان نكتبهامفصلة لكل من يبتغى الهدى .

کے نفس کو ہی اس کا شکار بنا دیا۔اس طرح مجھے دو خوشیاں ملیں اور مجھے دو فتحیں حاصل ہوئیں۔ میں نہیں جانتا کہ اُن میں سے کون سی زیادہ کامل خوشی ہے ۔پس میں نے حیران ہوکر خدا کا شکر ادا کیا ۔میں اس خوشی ، فتح اور مدد کو دوبارہ بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ کیونکہ تم نے سن لیا ہے کہ کس طرح دشمن نا امیدی، ذلت اور لعنت کا داغ لیے لوٹ گیا۔ہم نے تو اس کو اس طرح نشانہ بنایا تھا کہ وہ یا تو لعنت یا برکت کو حاصل کرے ۔پس اس نے لعنت کا بوجھ اٹھایا اور یہاں سے چلا گیا۔وہ فتح جو اس وقت تک لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ تھی وہ یہ نشانات ہیں جو کہ دشمن کے سر پر کلہاڑے کی طرح پڑے۔ہم نے معجزات کے ساتھ مقابلہ کیا جیسا کہ میدان میں مقابلہ ہوتا ہے۔پس اللہ نے ہر جگہ پر ہماری مدد کی اور ہر کان سے ہم نے سونا نکالا اور میں لوگوں کو کہا کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے تین سال کے اندر اندر کوئی نشان ظاہر کرے گا۔جن میں کسی کا ہاتھ نہیں ہوگا۔اگر یہ نشان ظاہر نہ ہو تو میں صادقوں میں سے نہیں۔پس اللہ کا اس پر شکر ادا کرتا ہوں جو اس نے میرے لیے نشانات ظاہر کیے اور دشمنوں کو رسوا کیا ۔اب میں چاہتا ہوں کہ میں اس کو ان لوگوں کے لیے تفصیل سے لکھوں جو ہدایت چاہتے ہیں۔

تفصِیل اٰیات ظهرت فی هذه الاعوام الثلثة وتفصِیل فتح رُزِقْنا فِی تلک الحماسة۔

اللّٰه اللّٰه له المجد والکبریاء۔ ومنه القدر والقضاء۔ تسمع حکمه اَرض والسماء وتطیعه الاعیان والافیاء۔ والظلمات والضیاء یعطی الفهم من یشاء ویسلب ممّن یشاء۔ سبحانه وتعالیٰ اظهر علاء نا وحطّ اعداء نا شموسهم کُوِّرت۔ ونجو مهم انکدرت۔ وجبالهم نُسفت۔ وحبالهم مُزِّقت ﴿۱۱۷﴾ واشجارهم اجتثت۔ وانوار هم طُمست۔ کادوا کیدا۔ وکاد اللّٰه کیداط۔ فجعل کل من نهض للصّید صَیْدا ط۔ الم ترالی الذین انکروا اٰیاتی۔ وفتنوا المومنین وصالوا علیٰ عِرْضی وحیاتی۔ کیف اذاقهم اللّٰه عذاب الحریق۔ جعل لکل عدوّ نصیباً من الذلّة ذالک بما عصوا امر ربّهم وقاموا للمقابلة۔ وعُرض علیهم الاٰیات کالقسطاس المستقیم۔ والمعیار القویم۔ فاعرضوا عنها کالضنین اللئیم۔ فسوف

ان تین سالوں میں ظاہر ہونے والے نشانات کی تفصیل اوراس فتح کی جھلک جو ہمیں اس جنگ میں حاصل ہوئی۔

اللہ وہ اللہ جس کے لیے بزرگی اور بڑھائی ہے اور اسی کے لیے ہی قضاوقدر ہے۔ زمین وآسمان اس کے حکم کے فرماں بردار ہیں۔ اصل اور سایہ تاریکی اور روشنی اس کی فرماں برداری کرتے ہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے فہم عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلب کر لیتا ہے۔ وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارا غلبہ ظاہر کیا اور ہمارے دشمنوں کو ایسے گرایا کہ ان کے سورج بجھ گئے۔ ان کے ستارے ماند پڑ گئے۔ ان کے بلند پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے ان کی رسیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں ان کے درخت جڑوں سے اکھیڑ دیئے گئے۔ ان کے نور مٹ گئے انہوں نے بھی تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی۔ پس اس نے شکار کے لیے اٹھنے والے ہر شخص کو شکار بنادیا۔ کیا تو نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہوں نے ہمارے نشانات کا انکار کیا اور مومنوں کو آزمائش میں ڈالا انہوں نے میری عزت اور زندگی پر حملہ کیا تو کس طرح اللہ نے انہیں جلنے کے عذاب کا مزا چکھایا۔ ہمارے اوران کے درمیان فرق کر کے دکھادیا۔ اوران کو غرق ہونے والوں کی طرح مٹاڈالا۔ اوراس طرح ہر ایک دشمن کے لیے ذلت کا کچھ نہ کچھ حصہ رکھا اس لیے وہ رب کے حکم کی نافرمانی

يعلمون اذارجعوا الى الله العليم۔ وليس بحاجة ان نكتب ههناتلك الأيات۔ فنكتفي بأيات ظهرت في هذه السنوات۔ فمنهاان الله كان وعدني وعداً اشعته في كتابي البراهين۔ وقد مضت عليه مدّة ازيد من عشرين ۔ وكان خلاصة ماوعدانه لايذرني فرداكماكُنت في ذالك الحين۔ ويأتي بافواج من المصدقين المخلصين۔ ولايتركني وحيداً طريداًكمثل الكاذبين
(۱۱۸) المفترين ۔ بل يجمع علىٰ بابي جنودا من الخادمين۔ يأ تون باموال وتحائف من ديار بعيدة ويبلغ عدّتهم الىٰ حدّ لم يُعط علمه المتفرسون من الاغيار والمحبّين۔ ولم يُرَ مثله في سنين ولم يكن اذذاك لدىّ محفل ولااحتفال۔ وماكان يجئ لهوى ملاقاتي رجل ولارجال۔ بل كنت كمجهول لايُعرف۔ ونكرةلاتتعرف۔ وكُنت مذ فتحت عيني۔ وفجرت عيني ۔احبّ الزاوية لأروى النفس بماء المعارف وانجى من العطش هذه الراوية۔ فمضى علىّ دهرفي هذه

کرتے تھے اور مقابلہ کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ یہ نشانات ان کے لیے بطور سیدھے ترازو اور مضبوط معیار کے پیش کیے گئے۔ مگر انہوں نے بخیل لعنتی کی طرح ان سے منہ پھیرا۔ پس وہ عنقریب جان لیں گے جب وہ اللہ علیم کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔ یہاں ہم اس کی ضرورت نہیں سمجھتے کہ ان سب نشانات کو لکھیں۔ پس ہم صرف ان نشانات پر ہی اکتفا کرتے ہیں جو ان تین سالوں میں ظاہر ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ میرے رب نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا جس کو میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں درج کیا تھا اور جس کو درج کیے ہوئے بیس سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ اس وعدہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے اکیلا نہیں چھوڑے گا جیسے کہ میں اس وقت تھا۔ اور میری تصدیق کرنے والوں اور مخلصوں کی ایک فوج آئے گی۔ اور وہ مجھے اکیلا دھتکارا ہوا نہیں چھوڑے گا جیسے کہ مفتری اور جھوٹوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ بلکہ وہ میرے دروازے پر خادموں کی ایک فوج جمع کرے گا۔ وہ دور دراز کے ملکوں سے میرے پاس اموال اور تحائف کے ساتھ آئیں گے۔ انکی تعداد اتنی زیادہ ہوگی کہ اہل فراست غیروں اور محبوں میں سے کوئی بھی ان کو گن نہیں سکے گا۔ اس طرح کی مثال پہلے سالوں میں نہیں ملتی۔ اس وقت میرے پاس نہ کوئی محفل تھی اور نہ ہی مجمع۔ اس وقت کوئی بھی شخص میری ملاقات کی خواہش سے

الخلوة ولا يعرفني احد من الخواص ولا من العامة۔ وكنت في هٰذا الخمول۔ حتى تجلّى عليّ ربيّ وبشّرني بالقبول۔ وقال ارد اليك كثير امن الورىٰ بعد ما كفروك وصاروا من العدا۔ لا مبدل لكلماته ولا رادّ لما قضىٰ وأُفردت الىٰ مدة قدّره اللّٰه لي من الحكمة۔ وغلب العدا واشاعوا فتاوىٰ تكفيري في الاسواق والازقّة۔ ثم أُلقي في روعي فاشعت انّ وقت (۱۱۹) النصراتىٰ۔ وجاء اوان الزهر وانجاب الثلوج من الرّبىٰ۔ واشعت ان اٰية اللّٰه تظهر الىٰ ثلث سنين وأُنصر بنصرٍ عجيب من ربّ العالمين وان لم انصر ولم تظهر اٰيةٌ فلست من المرسلين۔ فلمّا سلخنا رمضان وتم ميقات ربّنا الرحمان۔ نظرنا الىٰ تلك الزمان۔ فاذا اٰيات اُلحق بعضها بالبعض كدرر ومرجان۔ فشكرنا ربنا علىٰ هذا الاحسان۔ وكيف نؤدّي حق شكره ومن اين ياتي قوة البيان۔ طوبىٰ لصُبحٍ جاء بفتحٍ عظيم۔ وحبّذا يوم سودّ وجه عدوٍّ

نہیں آتا تھا۔ بلکہ میں تو مجہول محض تھا جس کو شناخت نہیں کیا جاتا۔ میں اس طرح کا اسم نکرہ تھا جو معرفہ بن ہی نہیں سکتا۔ میں نے جب سے آنکھ کھولی اور میری آنکھ میں روشنی پڑی میں تو تنہائی کو پسند کرتا تھا تا کہ اپنے نفس کو معارف کے پانی سے سیراب کروں۔ اور نفس کی اونٹنی کو اس پیاس سے نجات دوں۔ اس خلوت میں ایک زمانہ مجھ پر گذر گیا۔ عوام وخواص میں سے کوئی بھی مجھے نہیں پہچانتا تھا۔ اور میں اسی گمنامی کی حالت میں تھا۔ یہاں تک کہ میرے رب نے مجھ پر تجلّی فرمائی۔ اور مجھے قبولیت کی خوش خبری دی۔ اور کہا کہ میں کثیر مخلوق کو تیری طرف لوٹاؤں گا بعد اس کے کہ انہوں نے تیری تکفیر کی تھی اور وہ دشمن ہو گئے۔ اللہ کے کلمات کو کوئی نہیں بدل سکتا اور جب وہ فیصلہ کر لیتا ہے۔ تو کوئی اس کو لوٹا نہیں سکتا۔ اللہ کی خاص حکمت سے جو اس نے میرے لیے مقدر کی تھی میں ایک مدت تک تنہا رہا۔ اور دشمن غالب آ گیا تھا اور اس نے میری تکفیر کے فتوے گلیوں اور بازاروں میں شائع کیے۔ پھر میرے دل میں ڈالا گیا اور میں نے اس کی اشاعت کی کہ اب میری نصرت کا وقت آ گیا ہے۔ اور اب پھولوں کے کھلنے اور بلندی سے برف کے پگھلنے کا وقت آ گیا ہے۔ میں نے شائع کیا کہ اللہ کی نشانیاں تین سالوں میں ظاہر ہوں گی، اور رب العالمین میری عجیب انداز میں مدد کرے گا۔ اگر میری مدد نہ کی گئی اور نشانیاں ظاہر نہ ہوئیں تو میں خدا کا مامور نہیں ہوں۔ پس ہم نے رمضان گذار دیا اور

لئیم ۔ انّا ابتسمنا بابتسام ثغر الصباح۔ وبشّر ناضوءه بانتشار الجناح ۔ وظهرت الأيات واقام اللّٰه الدليل۔ وكشف الحقيقة وطوى القال والقيل ۔ وكفى اللّٰه مخلوقه سيل الفتن ومعرته ورذ عنهم مضرته وكنت اقيّد لحظى بآية كثرة الجمع ۔ وارهف اذنى لوقت هذا السمع۔ واستطلع منه كمثل عطاشى من الماء
(۱۲۰) ومظلمين من الضياء ۔ حتى وصلنى الاخبار من الاطراف والانحاء القريبة والبعيدة۔ وتبين ان جماعتنا زادت على مائة الفٍ فى هٰذه الاعوام الثلاثة مع انها كانت زهاء ثلث مائة فى الايام السابقة۔ بل لم يكن احد معى فى يوم اشعت هذا النباء فى البراهين الاحمدية۔ فخررت ساجدا للحضرة۔ وفاضت عينى برؤية هذه الأ ية ۔ واللّٰه جاءنى فوج بعد فوج فى هذه السنوات۔ وكدت ان اسئم من كثرتهم لولا امرت من ربّ الكائنات۔ وكم من معادى جاءنى وهم يتنصّلون من هفوتهم ۔ ويتندمون

ہمارے خدائے رحمٰن کے وعدہ کا وقت پورا ہوگیا۔ہم نے اس زمانے کی طرف نگاہ ڈالی تو نشانات ایک دوسرے میں اس طرح پیوست ہو گئے جس طرح موتی اور مرجان ہوتے ہیں۔ہم نے اپنے رب کا اس احسان پر شکرادا کیا۔ہم اس کے شکر کا حق کس طرح ادا کر سکتے ہیں ۔اور ہمیں وہ قوت بیان کہاں سے ملتی ؟ وہ کیا ہی اچھی صبح تھی جو ہماری فتح عظیم لائی ۔ جب ذلیل دشمن کا چہرہ سیاہ ہوگیا۔ہم مسکرائے جیسے کہ صبح مسکراتی ہے ۔اور بازو پھیلا کر اس روشنی نے ہمیں خوش خبری دی ۔نشانات ظاہر ہو گئے اور اللہ کی دلیل قائم ہوگئی اور حقیقت منکشف ہوگئی ۔محض قال وقیل کا صفحہ لپیٹ دیا گیا۔اللہ نے اپنی مخلوق کو فتنوں کے سیلاب اور تنگی سے بچالیا۔ان سے اس کے ضرر کو دور کر دیا۔میں کثرت جماعت کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا تھا۔میں اپنے کانوں سے اس وقت کا انتظار کر رہا تھا۔میں اس سے اس طرح مطلع ہونا چاہتا تھا جس طرح کہ پیاسا پانی کو چاہتا ہے اور اندھیرے میں رہنے والے روشنی کو چاہتے ہیں ۔یہاں تک کہ مجھے چاروں اطراف سے اور دور ونزدیک کونوں سے خبریں ملنی شروع ہو گئیں ۔ظاہر ہوگیا کہ ہماری جماعت ان تین سالوں میں ایک لاکھ سے زیادہ ہوگئی ہے ۔جبکہ اس سے سابقہ ایام میں وہ تقریباً تین سو کے قریب تھی ۔ بلکہ جب میں نے یہ خبر براہین احمدیہ میں شائع کی تو میرے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔پس میں اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا۔اس

علیٰ فوهتهم۔ وکم من غالٍ انتهوا عن جنون ومجنونٍ۔ وتابوا وصاروا کُدرٍّ مکنون۔ والذین کانوا اکثروا اللغط۔ وترکوا الصواب واختاروا الغاط۔ اریٰهم الاٰن یبکون فی حجراتهم۔ ویبلّون ارضَ سجداتهم وابکی لبکاء عینیهم کما کنت ابکی علیهم۔ دخل اللّٰه فی قلوبهم ونجاهم ﴿۱۲۱﴾من ذنوبهم۔ واستخلص صیاصیهم۔ ومَلکَ نواصیهم۔ ونظر اللّٰه الیهم ووجد هم قائمین علی الصالحات۔ فجعلهم اَبریاء من التبعات۔ کذلک اری جذبة سماویة فی قوتها۔ وجبروت اللّٰه فی شوکتها۔ وکل یوم یُقتاد العاصی۔ ویُستدنی القاصِیُ۔ واریٰ حِزبِیُ قد وَضح لهم الحق کافترار ثُغُرالضوء۔ وغمرهم اللّٰه بنواله بعد البَوْء۔ فایّ شیء خلّصهم من النعاس۔ وکانو الایمتنعون بالفاس۔ وکانو الایعبأ ون بِاِ لُماعِی ولایفکّرون فی امرے بل یعافون بعاعِیَ۔ فجذبت بعضهم الرویاالصالحة وبعضهم الادلّة القطعیة۔ وکذلک صرت الیوم راعی

نشان کو دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اللہ کی قسم اس کے بعد ان سالوں میں میرے پاس فوج درفوج لوگ آئے۔ قریب تھا کہ میں ان سے تھک جاتا اگر مجھے رب کائنات کی طرف سے حکم نہ دیا جاتا۔ اور میرے کتنے ہی دشمن آئے جنہوں اپنی لغزش سے بیزاری کا اظہار کیا۔ اور اپنی باتوں پر نادم ہوئے۔ کتنے ہی غلو کرنے والے اپنے جنون اور بیبا کی سے رک گئے۔ اور انہوں نے توبہ کی اور سُچے موتی کی طرح ہو گئے۔ اور کتنے ہی بکواس کرنے والے لوگ جنہوں نے سیدھی راہ کو چھوڑ دیا تھا اور غلط راستہ اختیار کیا ہوا تھا مجھے دکھایا گیا کہ اب وہ اپنے حجروں میں رات کو روتے ہیں اور اپنے سجدوں میں زمین کو تر کرتے ہیں۔ میں اب ان کے رونے کی وجہ سے روتا ہوں جس طرح کہ میں پہلے ان کی ہدایت کے لیے روتا تھا۔ اللہ ان کے دلوں میں داخل ہو گیا اور انہیں ان کے گناہوں سے اس نے نجات دے دی۔ ان کے قلعوں کو اس نے فتح کر دیا اور ان کی پیشانیوں کو تابع کر دیا۔ اللہ نے انکی طرف نگاہ ڈالی اور انہیں نیک اعمال کرنے کے لیے مستعد پایا پس ان کو بدانجام سے بچالیا۔ میں نے ان کی قوت میں آسمانی جذب کو دیکھا۔ اور ان کی شوکت میں اللہ کی جبروت کو پایا۔ ہر روز سرکش میری طرف کھینچے جاتے ہیں۔ انکی دوری نزدیکی میں بدلتی جاتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ میری جماعت کے لیے حق ایسے واضح کیا جاتا ہے۔ جیسے کہ صبح کی روشنی۔ اقرار گناہ کے بعد

اقاطیع۔ وکل سعید اُتانی القلب المطیع۔ وان کنت استولی علیک الریب۔ واشتبه علیک الغیب۔ وتعجبت کیف اجتمع هذا الجمع فی اَمدٍ یسیرٍ فقد نهضت لانکار امر شهیر۔ ولا یخفی امرنا هذا علیٰ صغیرٍ وکبیر۔ وقد سمعت انّی اشعث هذا النبأ (۱۲۲) فی زمن کنت لا یعرفنی احدولا اعرف احداً۔ فاتق اللّٰه واترک وَبَدًا وان کنت فی ریب من زمن کتابی البراهین۔ فاسئل اهل قریتی هٰذه واسئل من شئت من المطّلعین۔ وان کنت فی شک من عدّة جمع جمعوا فی هذه الاَعْوام الثلٰثة فاسئل الحکومة ماعندها عدّة جماعتنا قبل هذه السنة الجاریة۔ ثم خُذ منّا ثبوت هذه السنة المبارکة التی سبقت کل سن من السنین الماضیة علیٰ خرق العادة۔ وان کنت صاحب دهاءٍ۔ لا اُدودة عنادٍ واباء فلا یعسر علیک فهم هذه الاٰیة۔ بل تستیقنها کل الایقان وتمتنع من الغوایة۔ اِنْ شهد لاَمْرٍ عدلان من المسلمین۔ فیتحقق صِدْقه

اللہ نے ان کو اپنی بخشش سے ڈھانپ دیا۔ پس کس چیز نے ان کو اس اونگھ سے نجات دی ہے۔ حالانکہ وہ کلہاڑے سے بھی باز آنے والے نہ تھے۔ وہ میری طرف التفات نہیں کرتے تھے خواہ اشارہ سے ہی ہو۔ نہ ہی میرے معاملے میں غور کرتے تھے بلکہ میرے سامان سے بھی نفرت کرتے تھے۔ پس بعض کو رویائے صالحہ نے اور بعض کو قطعی دلائل نے میری طرف کھینچا۔ اس طرح آج میں ایک جم غفیر کا مالک ہوں۔ ہر ایک سعید نے مجھے اپنا قلب مطیع دے دیا۔ اگر شک تجھ پر غالب ہے اور غیب تجھ پر مشتبہ ہے اور تو اس پر تعجب کرتا ہے کہ اتنی تھوڑی سی مدت میں کس طرح یہ جماعت اکٹھی ہوگئی۔ تو تُو اس مشہور امر کے انکار کے لیے اٹھتا ہے حالانکہ ہمارا یہ معاملہ کسی چھوٹے اور بڑے پر مخفی نہیں۔ اور تو نے سنا ہے کہ میں نے اس خبر کو اس وقت شائع کیا تھا جب مجھے کوئی نہیں پہچانتا تھا اور نہ ہی میں کسی کو جانتا تھا۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور غصے کو تھوک دے۔ اگر تو میری کتاب براہین احمدیہ کے زمانے سے ناواقف ہے تو میری اس بستی والوں سے پوچھ اور تو اس کی اطلاع رکھنے والوں میں سے جس سے چاہے پوچھ۔ اگر تجھے ان تین سالوں میں لوگوں کی جمعیت کے متعلق شک ہو تو حکومت کے عمال سے پوچھ کہ اس سال سے قبل اس کے ریکارڈ میں ہماری جماعت کی تعداد کتنی تھی۔ پھر ہم سے اس مبارک سال کا ثبوت لے کہ جو کہ خارق عادت طریقے سے

عند المتفقهین۔ فمابال اَمْرٍ یشهد له
الوف من المسلین۔ ولا بدلهم ان یشهد وا
ان کانوا متقین۔ وان شئتم فاسئلوا ابا
السعید الذی هومن ائمتکم۔ بل من اجلّ
الافراد من فئتکم وقد کتب تقریظٍ علی
کتابی البراهین۔ وکان یوافینی فی
ذالک الحین۔ فاسئلوہ کم من جماعة
کانت هی ﴿۱۲۳﴾ فی ذالک الزمان۔ وان
تستضعفوا شهادته من غیر البرهان۔
فاسئلو کل من هو موجود فی قریتی
ومالحق بها من البلدان۔ ووالله ما کنت
فی زمن تالیفة الاکفتیل۔ اوکخاملٍ ذلیل۔
وکنت لایعرفنی الاقلیل من سکا ن
القریة فضلا عن ان اوقّرفی اعین
طوائف العلماء واهل الثروة۔ بل ما کنت
شیئا مذکورا۔ وکنت اشابه متروکامد
حورا۔ وان هذا اجلی البدیهات فحققو
اکیف ما شئتم یاذوی الحصاة۔ وسمعتم
ان اللّٰه اوحی الیّ فی ذالک الزمان۔ انه
لایترکنی فردًا۔ ویجهزلی فوجاً من
الخلّان۔ فَانْجَزَ۔ وعده فی هٰذ ه السنوات

ماضی کے تمام سالوں پر سبقت لے گیا۔ اگر تو صاحب
فراست ہے اور تجھ میں دشمنی اور انکار کا کیڑا نہیں تو اس نشان
کا سمجھنا تیرے لیے مشکل نہیں ہوگا۔ بلکہ تجھے مکمل یقین
آجائے گا اور تم گمراہی سے بچ جاؤ گے۔ اگر کسی معاملے میں
دو عادل مسلمان گواہی دے دیں تو اس کی صداقت فقہا کے
نزدیک ثابت ہو جاتی ہے۔ پس اس معاملے کا کیا حال
ہوگا جس کی گواہی ہزاروں مسلمان دیں۔ اور ان کے لیے
ضروری ہے کہ وہ گواہی دیں اگر وہ متقی ہیں۔ اگر تم چاہتے تو
ابوسعید (محمد حسین بٹالوی) سے پوچھو جو کہ تمہارے ائمہ میں
سے ہے بلکہ تمہارے فرقے کا بڑا آدمی ہے۔ یقیناً اس نے
میری کتاب براہین احمدیہ پر ایک تعریفی ریویو لکھا تھا اور اس
وقت وہ میرے پاس آتا تھا۔ اس سے پوچھو کہ اس وقت میر
ی جماعت کتنی تھی؟ اور اگر تم اس کی شہادت کو بغیر دلیل کے
کمزور سمجھو تو ہر اس شخص سے پوچھ جو کہ میری بستی میں موجود
ہے اور جو اس شہر کے اردگرد کی بستیوں میں ہے ان سے
تفتیش کرو۔ اللہ کی قسم اس کتاب کی تالیف کے وقت میں
کھجور کی گھٹلی کی چھال کی مانند کمزور اور گمنام ذلیل
تھا۔ مجھے تو میری بستی کے بھی قلیل لوگ ہی جانتے تھے۔
چہ جائیکہ کہ علماء اور امراء اور معززین کی نظروں میں میری
کوئی وقعت ہوتی۔ بلکہ میرا تو ذکر ہی کہیں نہیں تھا۔ میں تو
دھتکاری ہوئی چیز سے مشابہ تھا۔ یہ تو بہت واضح نشان ہے
پس تم جس طرح چاہو اس کی تحقیق کرو۔ اے عقل والو! تم

الثلاث۔ واحییٰ الوفاعلی یدی اوبعث من الاجداث۔ فالامرالذی لم یحصل لنا فی عشرین سنة ۔ ثم حصل فی ثلاثةٍ ۔ بعد ما جعلناه مناط صدقنابحلفة ۔ فلاشک انه امرخارق العادة وآية عظیمة من حضرة العزّة۔ وان کنتم فی شک من هذه الآیة۔ فاتوا بمثلها من القرون القدیمة اوالجدیدة ﴿۱۲۴﴾واخر جوالناما عند کم من المثال۔ فی هذا النصرمن الله ذی الجلال۔ ولکن علیکم ان تاخذ وانفوسکم بهذا الالتزام ۔ ان لاتخرجوا من مماثلة المقام ۔ وارونی رجلاً وعد کمثلی علیٰ بناء الوحی من الحضر ة فی ایام الغربة والوحدة۔ ثم کذبه العداو نهضوا للمقابلة۔ وجهدوا جهدهم لاعدامه بکل نوع من الحیلة ولم یکن الزحام یَسْفر عنه فی حین من الاحیان ۔ ولم یبق مکیدة الاواستعملو هاکالسیف والسنان۔ ومع ذلک بلغت جماعة من نفس واحد ة الیٰ مائة الف وانشترت فی البلدان۔ وانی کفرت مرّ ةمن اقلام القضاة۔ واخری سقت الی

سن چکے ہو کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ وہ مجھے اکیلا نہیں چھوڑے گا۔اور میرے لیے دوستوں کی ایک فوج تیار کرے گا۔پس اس نے تین سالوں میں اس وعدہ کو پورا کیا اور ہزاروں کو میرے ہاتھ پر زندہ کردیا۔اور ان کو قبروں میں سے کھڑا کردیا۔پس وہ کام جو ہم بیس سالوں میں نہیں کرسکے وہ ان تین سالوں میں پورا ہوگیا۔جن کے لیے ہم نے حلف اٹھایا جس پر میری اپنی صداقت کا دارومدار تھا۔پس اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک خارق عادت امر ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم عطیہ ہے ۔اگر تمہیں اس نشان میں کوئی شک ہے تو قدیم وجدید زمانوں کی کوئی مثال لاؤ۔ہمیں وہ مثال دکھاؤ اگر تمہارے پاس کوئی ایسی مثال ہے تو جس میں اس جیسی اللہ کی مدد نظر آتی ہو۔لیکن یہ تم پر واجب ہے کہ اس شرط کو قبول کرو کہ تم اس مقابلے کی مماثلت سے باہر نہ نکلو گے۔اور مجھے ایک شخص دکھاؤ جس کو میری طرح خدا کی طرف سے غربت اور تنہائی میں یہ وعدہ دیا گیا ہو۔پھر اس کے دشمنوں نے اس کو جھٹلایا ہو اور اس کے مقابلے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہوں۔انہوں نے پوری جدوجہد سے ہر حیلے کو استعمال کرتے ہوئے اسے معدوم کرنے کی کوشش کی ہو۔اور کسی لمحے بھی دشمنوں کا گروہ اس سے جدا نہ ہوا ہو۔کوئی حیلہ بھی باقی نہ رہا ہو مگر انہوں نے اس کو تلوار اور تیر کی طرح استعمال نہ کیا ہو۔اس کے باوجود اس کی جماعت

المحاكمات ثم ماكان مآل امرناالاالفتح وزيادة الجماعة من فرد واحد الیٰ مائة الف اَوْ اکثر من هذه العدة۔ فارونی کمثلهاان کنتم تحسبونها تحت القدرة الانسانیة۔ واللّٰه انیّ اعطیکم الفاً من الدراهم المروجة صلة منی عندغلبتکم فی هذه المقابلة۔ وهذا وعد منی بالحلفة۔ وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فلیس لکم الاصلة اللعنة۔ الیٰ یوم القیمة۔ اتنکرون اٰیات اللّٰه بغیر حق ثم لاتاتون بمثلهاوتسقطون علی مکانتکم کالجیفة۔ ویل لکم ولهٰذه العادة۔ ﴿۱۲۵﴾ومن اٰیاتی التی ظهرت فی هٰذه السنوات۔ هوانی اشعت قبل الوقت ان الطاعون ینتشر فی جمیع الجهات۔ ولایبقے خطة من هذه الخطط المبتلاة بالاٰفات۔ الّا ویدخلها کالغضبان۔ ویعیث فیها کالسرحان۔ وقلت قد کشف علیّ من ربیّ سِرمکنون۔ وهوانّ ارضًا من ارضین۔ لاتخلومن شجرة الطاعون وثمرة المنون۔ اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ ذالک بانّ اللّٰه

ایک اکیلی جان سے ایک لاکھ ہوگئی ہو اور تمام ملکوں میں پھیل گئی ہو۔ پہلے مجھ پر قاضیوں کے قلموں سے کفر کے فتوے لگائے گئے۔اور پھر مجھے عدالتوں میں کھینچا گیا۔اس کے باوجود ہمارے کام کا انجام فتح پر ہوا اور ہماری جماعت اس مدت میں ایک فرد واحد سے ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوگئی۔پس مجھے اس کی مثل دکھاؤ اگر تم اس میں انسانی ہاتھ سمجھتے ہو۔اللہ کی قسم اگر تم اس مقابلے میں مجھ پر غالب آ گئے تو میں تمہیں اپنی طرف سے ایک ہزار درہم انعام دوں گا۔اور یہ وعدہ میں حلفاً کرتا ہوں۔اگر تم ایسا نہ کر سکے اور تم ہرگز نہ کرسکو گے تو پھر قیامت تک سوائے لعنت کے کیا صلہ ہے! کیا تم اللہ کے نشانات کا انکار کرتے ہو؟اور پھر اس جیسی کوئی مثال بھی نہیں لاتے۔اور اپنی جگہ پر مردار کی طرح گر جاتے ہو۔تم اور تمہاری اس عادت پر سخت افسوس ہے۔میرے نشانات میں سے جو ان سالوں میں ظاہر ہوئے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ میں نے وقت سے پہلے شائع کیا تھا کہ طاعون ہر جہت میں پھیلے گی۔تمام خطوں میں سے کوئی خطہ بھی ان آفات سے متاثر ہوئے بغیر باقی نہیں رہے گا۔بلکہ وہ اس خطے میں غضب کی طرح داخل ہوگی اور بھیڑیئے کی طرح تباہی مچائے گی۔اور میں نے کہا تھا کہ میرے رب نے مجھ پر اس بھید کو کھولا ہے کہ زمین کا کوئی حصہ طاعون کے درخت اور اموات کے پھلوں سے خالی نہیں رہے گا۔بیماریاں پھیلیں گی اور جانیں ضائع ہوں گی۔یہ اس

غضب غضباً شَدَيْدًا۔ بمافسق الناس ونسواربًا وَحُيدًا۔ فجهزالله جيش هٰذا الداء۔ ليذيق الناس ماا كتسبو امن انواع الجريمة والفحشاء فانتشر الطّاعون بعد ذلک فی البلاد۔ وجعل ذوی الارواح كالجماد۔ ودخل ملكناهٰذا وتديّره بقعة وتخير الاماتة خرفة۔ فان شئت فاقرء مااشعت فی جميع هذه البلاد ثم استحی واتق الله ربّ العباد۔

ومن اٰياتی التی ظهرت فی هذه المدة۔ موت☆ رجال عادونی واٰذونی ﴿۱۲۶﴾وعزونی الی الكفرة۔وسبّونی علی المنابر وجرّ ونی الی الحكومةِفاعلم انّ اللّٰه كان خاطبنی وقال يَااَحْمَدِیْ اَنْت مُرَادِیْ وَمَعِیْ۔ اَنْت وَجِيْهٌ فِیْ حَضْرَتِیْ۔ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ۔ وَسِرُّکَ سِرِّیْ اَنْت مَعِیْ وَاَنَا مَعَکَ۔ وَاَنْت مِنِّیْ بِمَنْزِلَةٍ لَايَعْلَمُهَا الْخَلْقُ اِذَا غَضِبْتَ غَضِبْتُ۔ وَ كُلَّمَا اَحْبَبْتَ اَحْبَبْتُ۔ اِنِّیْ مُهِيْنٌ مَّنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ۔ وَاِنِّیْ مُعِيْنٌ مَّنْ اَرَادَاِعَانَتَکَ اِنِّیْ اَنَا الصَّاعِقَةُ۔ تُخْرَجُ الصُّدُوْرُ اِلَی

لیے ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا شدید غضب بھڑکا ہے لوگوں کی نافرمانی کی وجہ سے اور اپنے واحد رب کو بھلانے کی وجہ سے۔پس اللہ نے اس مرض کی ایک فوج تیار کی ہے تا کہ لوگوں کو اس کا مزہ چکھائے جو انہوں نے جرم اور فحاشت کے بدلے کمایا۔اس کے بعد اس ملک میں طاعون پھیل گئی۔اور اس نے ذی روح انسانوں کو جمادات بنا کر رکھ دیا۔یہ ہمارے اس ملک میں داخل ہوگئی اور یہیں ڈیرے جمادیئے۔اس طاعون نے موت کو اپنا پیشہ بنا لیا۔ اگر تو چاہتا ہے تو اس کو پڑھ جو میں نے اس ملک میں اس بارے میں شائع کیا تھا۔پھر کچھ حیا کر اور اللہ کا تقویٰ اختیار کر جو کہ بندوں کا رب ہے۔

میرے نشانات میں سے جو اس مدت میں ظاہر ہوئے ان میں ان لوگوں کی موت ح ۴ ☆ بھی ہے جنہوں نے مجھ سے دشمنی کی اور مجھے تکلیف دی۔اور کفر مجھ سے منسوب کیا۔انہوں نے منبروں پر مجھے گالیاں دیں اور حکومت کی طرف کھینچا۔پس جان لے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا اور کہا کہ اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔تو میرے نزدیک وجاہت والا ہے۔میں نے تجھے اپنے لیے چن لیا ہے۔تیرا راز میرا راز ہے اور تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔تو میرے نزدیک ایسے ہے جس کو مخلوق میں سے کوئی نہیں جانتا۔جب تو غضب میں آتا ہے تو میں غضب میں آتا ہوں۔ جس کے ساتھ تو محبت کرتا ہے میں بھی اس سے محبت کرتا

اَلْقُبُوْرِ۔ انّا تجالدنا فانقطع العدوّ واسبابہ۔ ثم بعد ذالک اٰذانی رَجُلٌ بغیر حقٍّ اسمہ محمّد بخش۔ وجرّنی الی الحکومۃ۔ فصار لوحی ربیّ اعنی تجالدنا کالدریۃ۔ ومات بالطاعون وانقطع خیط حیاتہ بالسرعۃ۔ وکنتُ اشعت ھٰذا الوحی فی حیاتہ وانبأتہ بہ فمابالیٰ ومضی بالسخرۃ۔ ثم بعدذلک قام رجل لایذائ اسمہ محمد حسنؔ فیضی۔ وکان اعدا اعدائ سبّنی وشتمنی وسعیٰ لافنائ۔ واخزائ ولعننی حتی لعنہ ﴿۱۲۷﴾ رَبّی ورد اَلَیہ ماعزا الی نفسی۔ فمالبث بعدہ الاقلیلاً من الایام۔ حتی رای وجہ الحمام۔ وکنت کتبت فی کتابی الاعجاز۔ ملھماً من اللّٰہ الذی یجیب المضطر عند الارتماز۔ من قام للجواب وتنمّر فسوف یریٰ انہ تندم وتدمّر۔ فجعل الفیضی نفسہ دریّۃ کل وحی ذکرت۔ وغرض کل الھامٍ الیہ اشرت۔ حتی اسکتہ الموت من قالہ وقیلہ۔ وردّہ

ہوں۔ میں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا۔ اور جو تیری مدد کا ارادہ کرے گا میں اس کی مدد کروں گا۔ بے شک میں آسمانی بجلی ہوں جو بڑے بڑے مخالف دشمنوں کو قبروں کی طرف لے جائے گی۔ ہم نے جنگ کی پس دشمن اور اس کے اسباب کو کاٹ کر رکھ دیا۔ پھر اس کے بعد مجھے محمد بخش نامی شخص نے ناحق تکلیف پہنچائی اور مجھے حکومت میں گھسیٹا۔ پس میرے رب کی وحی سچی ہوئی اور اس کی وجہ (ان تجالد نا) نشان بن گیا اور وہ طاعون سے مر گیا۔ اس کی زندگی کا دھاگہ تیزی سے کٹ گیا۔ یہ وحی میں نے اس کی زندگی میں شائع کی تھی۔ اور اس کو خبردار کیا تھا مگر اس نے کوئی پروا نہ کی۔ اور وہ تمسخر کرتے ہوئے چلا گیا۔ اس کے بعد محمد حسن فیضی مجھے تکلیف دینے کے لیے کھڑا ہوا۔ وہ میرا بدترین دشمن تھا۔ اس نے مجھے گالیاں دیں دشنام درازی کی مجھے فنا کرنے اور ذلیل کرنے کی کوشش کی اور مجھ پر لعنت کی۔ یہاں تک کہ میرے رب نے اس پر لعنت کی اور اس کی طرف وہ کچھ لوٹا دیا جو وہ مجھ سے منسوب کرتا تھا۔ پس اس کے بعد وہ نہ رہا مگر تھوڑے ہی دن۔ یہاں تک کہ اس نے موت کے چہرے کو دیکھ لیا۔ میں نے اپنی کتاب اعجاز احمدی کو اپنے اللہ جو کہ مضطر کو اضطراب کے وقت جواب دیتا ہے کی طرف سے الہام پا کر لکھا تھا کہ جو بھی اس کے جواب کے لیے اٹھے گا اور غصے میں آئے گا عنقریب وہ ندامت اور بربادی دیکھ لے گا۔ پس فیضی نے اپنے آپ کو میری اس وحی کا نشان بنایا جس

الی سبیلہ ۔ وکذلک صار نزیر حسین دھلوی ذرّیہ وحی اللّٰہ تخرج الصدرور الیٰ القبور ۔ فانہ کان اوّل من کفّر نی واذا نی وفرّ من النور ۔ وکانت سنۃ وفاتہ مات ضال ھائماً بحساب الجُمل ۔ ومات ناقصاولم یصب حظامن الکمّل ۔ ومن اٰیاتی شھرۃ اسمی بالاکرام والتکرمۃ ۔ فی ھذہ السنوات الموعودۃ ۔ وانّ اللّٰہ کان خاطبنی وبشّرنی باکرامی وقبولی فی زمن الباس ۔ وقال اَنت مِنّیُ بِمَنْزِلَۃِ تَوْحِیْدِیُ وَتَفْرِیْدِیُ فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ ۔ وَقَالَ یَحْمَدُ کَ اللّٰہ مِنْ عَرْشِہٖ وَبَشَّرَنِیُ بحمد الاناس ۔ وبعد ذالک سعی العداکل السّعی لیعد مونی ویُلْحقونی بالغبراء ووقع امری فی خطرٍ عظیم من الاعداء ۔ فایّد نی ربیّ فی ھٰذہ السنوات المبارکۃ ۔ شھر اسمی الی الدّیار البعیدۃ ۔ وھٰذا امر لاینکرہ احد الاالذی ینکر النھار مع روٴیتہ الاشعۃ الساطعۃ ۔

کا میں نے ذکر کیا تھا ۔ یہاں تک کہ ہر الہام جس میں میں نے اس کی طرف اشارہ کیا تھا وہ ایک نشان بن گیا ۔ آخر کار موت نے اس کو قیل وقال سے خاموش کر دیا اور اسے اس کی ابدی راہ کی طرف لوٹا دیا ۔ اسی طرح نذیر حسین دھلوی بھی اس وحی **(تخرج الصدور الی القبور)** کا نشان بن گیا ۔ وہ پہلا شخص تھا جس نے میری تکفیر کی اور مجھے تکلیف دی اور وہ اس نور سے بھاگا ۔ الہام **''مات ضال ھائماً''** کے مطابق اس کی تاریخ وفات حساب ابجد کے لحاظ سے (۱۳۲۰ ھجری) بنتی تھی ۔ وہ نقص کی حالت میں مر گیا اور اسے کاملوں کا کوئی حصہ نہیں ملا ۔ میرے نشانات میں سے یہ ہے کہ میرا نام ان موعود سالوں میں عزت اور بزرگی کے ساتھ مشہور ہوا ۔ اللہ تعالیٰ میرے غربت کے دنوں میں مجھ سے مخاطب ہوا اور مجھے خوش خبری دی تھی کہ وہ عزت کے ساتھ مجھے قبولیت عطا کرے گا ۔ اور کہا کہ وہ میرے نزدیک میری توحید اور تفرید کے ہے ۔ پس وہ وقت آیا چاہتا ہے جب تمہاری مدد کی جائے گی ۔ اور لوگوں میں تیری شہرت ہو گی ۔ اور کہا کہ اللہ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے ۔ اور مجھے بشارت دی کہ لوگ بھی تیری تعریف کریں گے ۔ پھر اس کے بعد دشمنوں نے ہر طرح کی کوشش کی تا کہ مجھے معدوم کر دیں ۔ اور مجھے مٹی میں ملا دیں ان دشمنوں کی وجہ سے میرا معاملہ بہت بڑے خطرے میں پڑ گیا تھا ۔ پھر ان مبارک سالوں میں میرے رب نے میری تائید کی اور میرے نام کی شہرت دور دراز کے ملکوں میں پہنچ

ومن اٰیاتی کتب الّفتُھافی العرایبۃ۔ فی تلک المدۃ المشتھرۃ۔ وجعلھااللّٰہ اعجازٌ الی اتمامًا للحجّۃ۔ واوّلھااعجاز المسیح ثم بعد ذالک الھُدی۔ ثم الاعجاز الاحمدی وھو معجزۃ عظمیٰ۔ وکنت فرضت للمخالفین صلۃ عشرۃ اٰلاَف۔ ان یاتواکمثل الاعجاز الاحمدی فی عشرین یومامن غیرِاخلاف فمابارزاحد للجواب۔ کانھم بکمٌ اومن الدواب۔ ومع تلک الصّلۃ لعنت الصّامتین۔ الساکتین المتوارین فی الحجاب۔ واحفظتھم بہ لکی تحرکوا ﴿۱۲۹﴾ لجواب الکتاب فتواروافی حجراتھم۔ ومانعلم ماصنع اللّٰہ بقلوبھم مع اطماع منی واعناتھم۔

ومن اٰیاتی ما انبأنی العلیم الحکیم۔ فی امر رجل لئیم و بھتانہ العظیم و اوحٰی الیّ انہ یرید ان یتخطف عرضک۔ ثم یجعل نفسہ غرضک و ارانی فیہ رویاثلث مرّات۔ وارانی ان العدوّ اعدلذالک ثلثۃٌ حماۃ۔ لتوھین واعنات۔

گئی۔اس امر کا کوئی بھی انکار نہیں کرے گا سوائے اس جو کہ دن کورات قرار دیتا ہے۔حالانکہ سورج آب وتاب سے چمک رہا ہے۔اور میرے ان نشانوں میں سے ایک نشان میری وہ کتابیں ہیں جن کو میں نے عربی میں تصنیف کیا۔ان شہرت والے سالوں میں ان کتابوں کو اللہ نے اتمام حجت کی خاطر میرے لیے اعجاز بنایا ہے۔ان میں پہلی کتاب اعجاز مسیح ہے پھراس کے بعد الھدیٰ اور پھر اعجاز احمدی اور یہ اعجاز احمدی ایک عظیم معجزہ ہے۔میں نے اسی کتاب کے لیے مخالفین کو دس ہزار انعام دینے کا اعلان کیا کہ وہ اعجاز احمدی جیسی کتاب لگا تار بیس دنوں میں لکھ دیں مگر کوئی بھی جواب کے لیے میدان میں نہ نکلا جیسے کہ وہ گونگے ہیں یا پھر چار پائے۔اس انعام کے باوجود پردوں میں پوشیدہ ہونے والوں اور خاموشی اختیار کرنے والوں نے صرف لعنت ہی اپنے اوپر لی۔میں نے انہیں غصہ دلانے کی بھی کوشش کی تا کہ وہ کچھ حرکت کریں اور کتاب کا جواب لکھیں مگر وہ اپنے کمروں میں چھپ گئے۔ہم نہیں جانتے کہ اللہ نے ان کے دلوں کے ساتھ کیا کیا حالانکہ ان کو میری طرف سے طمع بھی دی گئی تھی اور ان کورنج بھی پہنچا تھا۔

میرے نشانوں میں سے یہ بھی ہے کہ مجھے علیم وخبیر خدا نے خبریں دیں ایک کمینے شخص اوراس کے ایک بڑے بہتان کے بارے میں۔خدا نے میری طرف وحی کی کہ وہ تمہاری عزت کے درپے ہے۔پھر اس نے اپنے نفس کو تیرا نشانہ

ورئيت كاني احضرت محاكمة كالماخوذين ورئيت انّ اٰخر امری نجاة بفضل ربّ العالمين۔ ولوبعد حين۔ وبُشّرت ان البلاء يرد علىٰ عدوی الكذاب المهين فاشعت كمارئيت واُلهمت قبل ظهوره فی جريده يسمّی الحكم۔ وفی جريدة اخریٰ يسمّی البدر ثم قعدت كالنظرين ومامرعلیٰ مارئيت الّا سنة فاذاظهر قدر الله علیٰ يد عدوّ مبين اسمه كرم الدين۔ وانه هوالذی رغب لاحراقی فی نارٍ تضرم۔ وضرار يعزم۔ وارادان يسلب ﴿۱۳۰﴾ امننا وطمع فی عرضنا لنعدم كل العدم وارادان يجعل نهارناغسی من ليلة داجية الظلم فاحمة اللمم فنحت من عنده استغاثه۔ اعدّ لافراس الوكالة اثاثة وجمعت الاحزاب وشمر الثياب۔ ليرمی كلّهم من قوس واحد السهام ونسوا القدير العادل العالم المقسط الذی لايجهل اوصاف الانصاف۔ ومن ذالذی يرضع عنده احلاف الخلاف۔ وانه هو معنا فكيف

بنایا ہے۔مجھے وہ رویامیں تین مرتبہ دکھایا گیا۔مجھے دکھایا گیا کہ دشمن نے توہین کرنے اور رنج دینے کے لیے تین حامی تیار کیے ہیں ۔اور مجھے دکھایا گیا گویا کہ میں عدالت میں گرفتاری کی حالت میں پیش کیا گیا ہوں ۔اور مجھے دکھایا گیا کہ انجام کاررب العالمین کے فضل سے میری نجات ہوگئی اگر چہ کچھ وقت کے بعد۔مجھے خوش خبری دی گئی کہ ایک بلامیرے جھوٹے ذلیل دشمن پر وارد ہوگی ۔پس میں نے جو دیکھا وہ شائع کر دیااور اس کے ظہور سے قبل جو مجھے الہام کیا گیا اسے میں نے اپنے رسالہ الحکم اور دوسرے رسالہ البدر میں شائع کر دیا۔پھر میں منتظر ہو کر بیٹھ گیا۔ابھی اس پر زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ ایک سال کے اندر اللہ کی قدرت میرے دشمن کرم دین کے بارے ظاہر ہوگئی ۔یہ وہ شخص تھا جس نے مجھے جلانے کے لیے شعلہ دار آگ جلائی تھی اور اس کا واحد مقصد مجھے نقصان پہنچانا تھا۔اس نے ارادہ کیا کہ میری عزت کو سلب کرے اور ہمارے امن کو تباہ کر دے اور ہماری آبرو کو معدوم کرے۔اس نے ارادہ کیا کہ ہمارے دن کو سیاہ کالی رات میں بدل دے ۔اس نے اپنی طرف سے استغاثہ گھڑا اور وکالت کے گھوڑے کے لیے چارہ تیار کیا۔گروہ کو اکھٹا کیا اور اس نے پوری تیاری کی کہ وہ ایک ہی ترکش سے تیر پھینکیں۔مگر وہ اس قادر، عادل، علیم ،منصف خدا کو بھول گئے جو کہ انصاف کو کبھی فراموش نہیں کرتا۔۔کس کی جرأت ہے کہ وہ خدا کے فیصلہ کے خلاف قدم

نتاذی من شریر۔ وکیف یولی عیش نضیر۔ وقد بشّرنا انالن تقتحم مخفوفۃ۔ ولن نجوب تنوفۃ وننتظر وعدربّ العباد واللّٰہ لا یخلف المیعاد۔ وقد ظھر بعض انباء ہ تعالی من اجزاء ھذہ القضیۃ۔ فیظھر بقیتھا کما وعدمن غیر الشک والشّبھۃ۔ ھذا حقیقۃ انبائی الذی لم تستطیوا علیہ صبر او کتب اللّٰہ لیغلب رُسلہ ولو یمکر العدامکرا۔ ولیس انکار کم الامن شقوتکم۔ فیااسفاعلیٰ جھلکم وغباوتکم۔ اردناان نعطف علیکم فغظتم۔ ورمناان ننبط فغضتم۔

﴿۱۳۱﴾ثم بعد ذالک نکتب جواب ما اشعت۔ وظلمت نفسک والوقت اضعت۔ امّاما انکر ت کتابک بلاغۃ قصیدتی۔ وماا کلت عصیدتی۔ فلااعلم سببہ الاجھلک وغباوتک وتعصبک ودنائتک۔ ایھا الجھول قُم وتصفح دواوین الشعراء۔ لیظھرلک منھاج الادب والادباء۔اُتغلّط صحیحاًوتظن الحسن قبیحا۔ وتاکل النجاسۃ وتعاف

اٹھا سکے۔اور کہ وہ خدا ہمارے ساتھ ہے تو ہم کس طرح شریر کے ہاتھوں سے ایذا اٹھا سکتے ہیں۔وہ کس طرح مجھ سے تازہ زندگی کو پھیر سکتے ہیں۔اور ہمیں خوش خبری دی گئی کہ ہم خوف کو ہرگز جگہ نہ دیں۔اور جنگل کی طرف ہرگز نہ نکلیں۔اور کہ ہم بندوں کے رب کے وعدہ کا انتظار کریں کیونکہ اللہ اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا۔تو اللہ کی بعض خبریں تو اس مقدمہ کے دوران ظاہر ہوگئیں۔اور باقی بھی بغیر شک وہ شبہ کے ظاہر ہو جائیں گی جیسے کہ خدا نے وعدہ کیا تھا۔یہ میری وہ پیشگوئیاں تھیں جن کے بارے میں تم صبر نہیں کر سکے۔اللہ نے لکھ دیا ہے کہ اپنے رسول کو ضرور غالب کرے گا خواہ دشمن پورے حیلے ہی کیوں نہ کرلیں۔تمہارا انکار محض تمہاری بدبختی کی وجہ سے ہے۔افسوس تمہاری جہالت اور غبی ہونے پر۔ہم نے ارادہ کیا تھا کہ ہم تم پر مہربانی کریں گے مگر تم غصے میں آگئے۔ہم نے ارادہ کیا تھا کہ ہم تو تازہ پانی نکالیں گے مگر تم نے اسے خشک کر دیا۔

پھر اس کے بعد ہم اس کا جواب شائع کرتے ہیں جو تو نے شائع کیا۔اور اپنے نفس پر ظلم کیا اور اپنا وقت ضائع کیا۔مگر جو تو نے اپنی کتاب میں میرے قصیدہ کی بلاغت کا انکار کیا۔تو دراصل تو نے اس میٹھے کلام کو پسند نہیں کیا۔اس کا سبب سوائے تمہاری جہالت اور کند ذہنی ،تمہارے تعصب اور کمینگی کے کچھ نہیں۔اے جاہل انسان اٹھ اور شعراء کے دیوان دیکھ تا کہ تجھے ادب اور ادیبوں کے طریقوں کا علم ہو۔کیا تو صحیح کو غلط قرار دیتا ہے اور حسن کو قبیح سمجھتا ہے۔اور

النفاسة ۔ ليس فی جُعبتک منزع ۔ فظهر لک فی التزری مطمع۔ وکذلک جرت عادۃ السفھاء ۔ انھم یخفون جھلھم بالازدراء ۔ ویل لک ماںظرت الی غزارۃ لمعانی العالیة ۔ ولاالیٰ لطافة الالفاظ الغالية۔ واستقریت القدر کالاذبة۔ مافکرت فی حسن اساليب الکلام۔ ولا فی المنطق ونظامه التام ۔ ایّھا الغبی علمت من ھذا انک ماذقت شیئا من اللسان۔ ولاتعلم ماحسن البیان۔ ونزوت کالسرحان قبل الفھم والعرفان۔ ابھذا تبارینافی المیدان۔ وتبارزنا کالفتیان ۔ ‹۱۳۲›اتتکئی علی الاصغر الذی کتب منه الجعفرالیک وکنت قدفررت من ھٰذہ القریة مع لعن نزل علیک فاعلم انھم یکذبون ولیسو ارجال المصارعة ولاقبل لاحدفی ھذہ المناضلة دع تصلفک یامسکین فانک لست من الرجال ولوکنت شیئًالما فررت من الاحیتال۔ ثم اعلم انی مارضت صعاب الادب۔ بالمشقة والتعب بل ھذہ موھبة

نجاست کھاتا ہے۔اور اچھی غذ اسے کراہت کرتا ہے۔ تیرے ترکش میں کوئی تیرنہیں ۔پس میری عیب جوئی میں بھی تیری لالچ ظاہر ہوتی ہے ۔بے وقوفوں کی عادت اسی طرح جاری ہے ۔وہ اپنی جہالت کو دوسروں کی عیب جوئی سے چھپاتے ہیں ۔تمہارے لیے افسوس ہے کہ تیری نظران عمدہ اچھے معانی کی طرف نہیں گئی نہ ہی ان جلیل القدر الفاظ کی لطافت کی طرف ۔تونے صرف مکھی کی طرح گندگی کی تلاش کی ۔تونے کلام کے اچھے اسلوب اس کی منطق اور عمدہ نظام کی طرف نظر نہیں دوڑائی ۔اے غبی انسان !میں نے اس سے جان لیا ہے کہ تونے زبان دانی کا مزہ ہی نہیں چھکااور تو یہ نہیں جانتا کہ حسن بیان کیا چیز ہے؟ تو نے فہم وعرفان سے پہلے ہی بھیڑیے کی طرح مجھ پرحملہ کیا۔ کیایہ ہے جس کے لیےتو مجھ سے مقابلہ کے لیے میدان میں اترنا چاہتا ہےاورہم سے تو جوانوں کی طرح مقابلہ کر چاہتا ہے۔کیا تو جعفر کے اس خط پر جو اس نے اصغرعلی کی طرف سے تجھے لکھا ہے اس پر تکبر کرتا ہے۔اورتو اپنے سر لعنت لے کراس بستی سے فرار ہو گیا۔پس جان لے کہ وہ تو جھوٹے ہیں ۔اور وہ مردمیدان نہیں ہیں۔اوراس مقابلے کی تاب لانے کی کسی میں قوت نہیں ۔اے مسکین !لاف وگزاف چھوڑ دے ۔تم مردوں میں سے نہیں ہو ۔اگر تم کچھ ہوتے تو حیلے بہانو ں سے فراراختیارنہ کرتے ۔پھر یہ بھی جان لے کہ میں نے ادب کی

من ربیّ ونلت منه سمط الدرر النخب۔ ھذا امری ولکنک ان بارزتنی فعلیک خبیئک یتجلی۔ وسوف اریک بایّ علوم تتحلیّ۔ ان تغلیطک احق بالتغلط۔ ولیس فیه دون السلاطة لاکبیان السلیط۔ وماجئت قریتی ھذه الالتخدع الناس۔ وتشیع الوسواس وماکان اتیانک الاکحجة لاتقضی مناسکھا۔ ولاتحصل برکاتھا۔ ولماعثرث علی ماحتلت۔ وعلی مابادرت الی وکرک واجفلت۔ فاضت عینی علی شقوتک وخیبتک عند رجعتک۔ خرجت کمادخلت۔ وذھبت کماحللت۔ ووالله لوکنت وافیتنی لواسیتک ولو عاد یتنی وانّا لانضمر حقداحدٍ من العدا(۱۳۳) واذا جاء ناعدوّ فالغل خلا۔ ولذالک ساءنی لم تبوّءت منزل المشرکین۔ وما عفت وما اخترت طریق المتقین۔ انما المشرکون نجسٌ وھم اعداء ناواعداء رسولنا المصطفیٰ۔ بل اعدی العدا۔ اتظنون المشرکین اقرب

مشکلات کو ریاضت کی مشقت سے اور تھکاوٹ سے حاصل نہیں کیا بلکہ یہ تو میرے رب کی طرف سے عطیہ ہے۔ میں نے اس سے یہ قیمتی موتی حاصل کیے ہیں ۔یہ ہے میرا معاملہ۔لیکن اگر تو میرے مقابلے کے لیے نکلے تو تجھ پر تیری نالائقی ظاہر ہو جائے گی۔عنقریب تجھے دکھاؤں گا کہ تم نے کون سے علوم حاصل کیے! جو تم نے میرے صحیح کو غلط کہا وہ تمہاری اپنی غلطی ہے۔تمہاری ان باتوں میں سوائے واہیات باتوں کے کچھ اچھا بیان نہیں تھا۔تو میری بستی میں صرف لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے آیا ہے تا کہ وسوسوں کی اشاعت کرے۔تیرا آنا ایسے ہی ہے جیسے کہ حج کے لیے جانا مگر اس کے مناسک نہ ادا کرنا۔اور اس کی برکات کو نہ حاصل کرنا۔جب مجھے تمہارے حیلے اور تمہارے اپنے گھونسلے کی طرف دوڑ کر واپس جانے کا علم ہوا تو تمہاری بدبختی پر اور تمہاری ناامیدی پر میری آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے۔اور تو ایسے ہی واپس چلا گیا جیسے کہ تو داخل ہوا تھا۔جیسے آئے تھے ویسے ہی چلے گئے۔اللہ کی قسم اگر تو مجھ سے ملاقات کرتا تو میں تمہاری غم خواری کرتا خواہ تو میری دشمنی ہی کرتا۔میں کسی دشمن کے لیے حسد پوشیدہ نہیں رکھتا۔جب ہمارا دشمن ہمارے پاس آجاتا ہے تو ہم سے کینہ چلا جاتا ہے۔اسی طرح مجھے اس بات کا بھی دکھ ہے کہ تو مشرکین کے ہاں کیوں ٹھہرا اور ان سے کراہت نہیں کی۔اور تو نے متقیوں کا راستہ اختیار نہیں کیا مشرکین تو

اليكم عجبت من نُهاكم۔ اتظنون فيناظن السوء فذالكم ظنكم الذى ارداكم۔ لاتطلب البحث الا كمقامرة۔ ولاتبغى الجدال الا كمصارعة۔ فاين صحة النيّة كالاتقياء۔ واين التدبر كالصُّلحاء ترون آيات الله ثم تنكرونها۔ وتوانسون شمس الحق ثم تكذبونها۔ لاتوافوننى بصحة النية ۔ فلاتنجون من الوسوسة الشيطانية ۔ وتشيعون كلمات ياخذ سعيداً حياءً منها۔ وتنسبون الىّ اَشْياء وانابرئٌ منها۔ وتوذوننى بالسنكم فى كل حين۔ من الاحيان ۔ ونسئل الله ان يلقى علينا جميل الصبر والسلوان۔ ونصبر على ايذاء كم حتى ينزل الله غيث رأفته ويُدركنا بلطفه ورحمته۔ وكيف نقاومكم مع اتباعنا القلائل۔ فنشكوا الى الله كالمضطر السائل ﴿۱۳۴﴾ كل من يوذينى منكم بانواع البهتان والتهمة ويحسب انه عمل عملاً يدخله فى الجنة وكل من يسبّنى ويكفرنى يظُنّ انه قطية المغفرة۔ فيارب اجبهم من السماء وليس لنا من

ناپاک ہیں کیونکہ وہ ہمارے رسول مصطفیٰ ؐ کے دشمن اور ہمارے دشمن ہیں بلکہ شدید دشمن ہیں۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ مشرکین تمہارے زیادہ قریب ہیں؟ مجھے تعجب ہے تمہاری عقل پر۔ کیا تم ہمارے بارے میں سوئے ظن رکھتے ہو؟ پس تمہارے اسی ظن نے تمہیں ہلاک کر دیا۔ تم بحث نہیں چاہتے بلکہ قمار بازی چاہتے ہو۔ تم مقابلہ نہیں بلکہ اکھاڑے میں کشتی لڑنا چاہتے ہو۔ پس کہاں ہے تمہاری اچھی نیت جو کہ متقیوں کی نشانی ہوتی ہے۔ تمہارا اصلحاء کا سا تدبر کہاں ہے؟ تم اللہ کی نشانیاں دیکھتے ہو پھر اس کا انکار کرتے ہو۔ تم حق کے سورج کو دیکھتے ہو پھر اس کی تکذیب کرتے ہو۔ تم میرے پاس اچھی نیت سے نہیں آئے اور نہ ہی تم شیطانی وسوسوں سے نجات چاہتے ہو۔ تم ایسے ناپاک کلمات شائع کرتے ہو جن سے سعید لوگوں کو حیا آتی ہے۔ میری طرف ایسی چیزیں منسوب کرتے ہو جن سے میں بری الذمہ ہوں۔ اور تم ہر وقت اپنی زبان سے مجھے تکلیف دیتے ہو۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ تمہیں صبر جمیل اور تسلی عطا فرمائے۔ ہم تمہاری ایذا پر صبر کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ اپنی ابر رحمت ہم پر نازل فرمائے۔ اور اپنی رحمت و کرم سے ہمارا تدارک فرمائے۔ ہم اپنے قلیل گروہ کے ساتھ تجھ سے کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں۔ پس ہم ایک مضطرب سائل کی طرح اللہ سے ہی اپنا شکوہ کرتے ہیں۔ ہر کوئی جو مجھے انواع واقسام کے بہتان اور تہمتوں سے ایذا پہنچاتا ہے وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا یہ عمل اتنا اچھا ہے کہ اس کو ضرور جنت

دونک عند هذه الفتنة۔ ربّ ان کنت وجد
تنی اخترت طریقا غیر طریق الفلاح۔
فلاتترکنی من لیلتی هذه الی الصباح۔
ایها المعادون لیس بناء نزاعکم الّا علیٰ
مسئلة واحدۃ فلم لاتطمئنّون بآیات
شاهدۃ۔ واننا تمسکنا فی امر وفات عیسیٰ
بالقرآن وماتمسکتم الا بالهذیان۔ ولو
فرضنا علی سبیل التنزل ان المقا م
محتمل للعنیین۔ فالمعنی الذی جاء به
الحکم احق بالقبول عند ذوی العنین۔
ودون ذلک جرءۃ علی اللّٰه وخروج الی
الکذب والمین۔ وقد یوجد استعارات فی
بعض الانباء۔ فلایغرنکم ظاهر بعض
الاحادیث بفرض صحتها یازوی الدهاء
وایّ نظیر الجاء کم الی المعنی الذی
تختارونه۔ ونهج توثرونه۔ فلیس واللّٰه
عندکم الارسم وعادۃ۔ ورثتموها من الاٰ
باء۔ وهذا هو سبب الاباء۔

〈۱۳۵〉وزعمت انک تستطیع ان
اتکتب تفسیر بعض سُور القراٰن قاعدًا

میں لے جائے گا۔ جو کوئی مجھے گالی دیتا اور میری تکفیر کرتا ہے وہ یہ خیال کرتا ہے کہ یہ یقینی طور پر اس کی مغفرت کا پروانہ ہے۔ پس اے میرے رب! تو ان کو آسمان سے جواب دے۔ اس فتنہ کے وقت سوائے تیرے ہمارے لیے کوئی نہیں اے میرے رب اگر تو مجھے ایسا شخص پاتا ہے جس نے کامیابی کے طریقہ پر قدم نہیں رکھا تو آج مجھے رات کے بعد صبح نصیب نہ ہونے دے۔ اے میرے دشمنو! ہمارے اور تمہارے درمیان وجہ نزاع صرف ایک ہی مسئلہ ہے۔ تو پھر تم واضح نشانات سے مطمئن کیوں نہیں ہوتے؟ ہم نے وفات عیسیٰؑ کے بارے میں قرآن کو ہاتھ میں پکڑا ہے۔ اور تمہارے پاس سوائے فضول باتوں کے کچھ نہیں۔ اگر ہم فرض کر لیں کہ اس مقام پر دونوں معنوں کا احتمال ہے۔ تو پھر اہل بصیرت کے نزدیک وہ معنی زیادہ قابل قبول ہیں جو کہ حکم لے کر آیا ہے۔ ان کے علاوہ معنی کرنا اللہ کے مقابلے میں جراءت کرنا اور جھوٹ و دروغ گوئی کی طرف خروج ہے۔ اور یقیناً بعض خبروں میں استعارات پائے جاتے ہیں۔ اس لیے تمہیں کسی صحیح حدیث کے ظاہر معنی دھوکے میں نہ ڈالیں۔ اے عقل والو! اور کس مثال نے تمہیں یہ معنی اختیار کرنے پر مجبور کیا ہے جو تم کرتے ہو اور اس راستے کو جس کو تم ترجیح دیتے ہو۔ پس اللہ کی قسم تمہارے پاس سوائے رسم اور عادت کے کچھ نہیں جو کہ تم نے اپنے اباؤ اجداد سے ورثہ میں لی ہے۔ اور یہی تمہارے انکار کا باعث ہے۔

تجھے یہ زعم ہے کہ تو میرے سامنے بیٹھ کر قرآن کی

بحذائی وتُملی کاملائی ۔ وماترید من هذا الهذیان۔ الالتشتبه امر اعجاز ی علٰی جهلاء الزمان ۔ فان کنت تقدر علیٰ هذا النضال۔ وابطال المعجزه التی اعطیت من اللّٰه ذی الجلال۔ فنقبل دعوتک وجلالتک لٰکن بشرط ان یقبل علماء ک الاکابر وکالتک۔ بان یحسبوا هزیمة انفسهم هزیمتک ۔ فلابد لک ان تاتی بعشرین رقعة مکتوبة مشتملة علی ذالک الاقرار۔ من عشرین علماء ک الاکابر المشهورین فی الدیار۔ وان کنت لیس هذا الا مر فی قدرتک۔ فاحلف بالطلاق الثلاث علی امرأتک ۔ علی انک ان لم تقدر علی املاء تفسیر کمثلی فی المعارف والفصاحة ۔ والبلاغة۔ فتبایعنی علی مکانک من غیر نوع من الحیلة۔ والافلانکتر بک ولانبالی۔ وقد ثقبناک من قبل بالعوالی۔ وکیف نختارک وتقول بلسانک انا اعلم ویقول الاٰخر منکم انااعلم فکیف نوثرک علیٰ غیرک الابعدان تقضیٰ ‹۱۳۶› هذا

بعض سورتوں کی تفسیر لکھنا چاہتا ہے جیسے کہ میں لکھتا ہوں۔تمہارے اس بیان سے مراد صرف یہ ہے کہ تو میرے اعجازی امر کو زمانے کے جہلاء پر مشتبہ کر دے۔اگر تو اس جنگ پر قدرت رکھتا ہے اور میرے ان معجزات کو جو اللہ ذی الجلال نے مجھے عطا کیئے ہیں کو باطل ثابت کر سکتا ہے تو ہم تیری اس دعوت اور بزرگی کو قبول کرتے ہیں۔لیکن شرط یہ ہے کہ تمہارے اکابر علماء تمہاری وکالت کو منظور کریں کہ وہ تمہاری ہزیمت کو اپنی ہزیمت خیال کریں گے۔تمہارے لیے لازم ہے کہ تو بیس افراد جو اس ملک میں مشہور ہیں سے اس اقرار پر مشتمل ایک رقعہ لکھوا کر لائے۔اگر یہ تیرے بس میں نہیں ہے تو پھر اپنی بیوی کو تین مرتبہ طلاق کا دینے کا حلف اٹھا کہ اگر تو میرے جیسی پُر معارف اور فصاحت و بلاغت سے بھرپور تفسیر نہ لکھ سکا تو پھر بغیر کسی حیلے بہانے کے تو اس جگہ میری بیعت کر لے گا۔اگر تو یہ نہیں کر سکا تو پھر مجھے بھی تیری پرواہ نہیں۔حالانکہ اس سے قبل بھی یقیناً میں نے حجت نیزہ سے تجھے چھلنی کیا ہے۔تو کس طرح اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور اپنی زبان سے کہتا ہے کہ میں بڑا عالم ہوں۔اور دوسرا کہتا ہے کہ میں زیادہ بڑا عالم ہوں پھر ہم کس طرح تجھ کو تیرے غیر پر ترجیح دیں مگر اس جھگڑے تناقض اور چپقلش کو دور کرنے کے بعد۔بے شک فضیلت کی دستار امانت ہے۔جو مغلوب ہوا اس سے چھن گئی۔اور جو مرعوب

لتناقش۔ وتدفع هٰذا التهارش۔ وانّ عمامة الفضل كالوديعة فمن غلب سلب ۔ ومن رُعِبَ نُهِبَ۔ وان الفضيلة ليس كالشی المجان ولايتاأتّى الابالبرهان۔ فمن اشرق تبره۔ سُلِّمَ جِبْره وسِبْره۔

وانّ وكلت من العلماء۔ وبارزتنی فی العراء۔ ثم غلبت فی المعارف كالعرفاء۔ فی البلاغة كالادباء اعطك عطاءً جزيلا۔ لاشيئًا قليلاً۔ ولكنی عجبت كل العجب من تصلفك۔ بعد فرارك وتخلفك۔ وقد الّفت لك كتابی الاعجاز فتواريت وما اتيت البراز۔ فيكف تهذی الاٰن۔ وتذكر المَيُدان انسيب الافحام الامسی۔ اوجعلته فی المنسی۔ لعلّك تسرّ به زمع الناس۔ ليحسبوك منوّرا كالنبراس۔ انت تعارضنی ايهاالمسكين۔ ولايكذب الااللعين۔ انّ اكل نجاسة الدقادير۔ اقبح من تمشش الخنزير۔ ويعلم قومك انك جهول۔ ولاتقربعلمك فحول۔ وان كنت تدعی من صدق البال۔ 〈۱۳۷〉ولست

کیا گیا وہ غارت ہو گیا۔اور فضیلت صفت کی چیز نہیں اور یہ بغیر دلیل کے نہیں ملتی۔جس نے اپنے فضیلت کے سونے کو چمکایا اس نے ذات وصفات کو محفوظ کرلیا۔

اگر تو علماء کی طرف سے وکیل بنایا گیا اور میرے مقابلے کے لیے نکلا اور پھر تو عارفوں کی طرح معارف لکھنے میں غالب آ گیا اور ادیبوں کی طرح تو نے بلاغت میں غلبہ حاصل کرلیا تو میں اس کا تمہیں تھوڑا نہیں بلکہ بہت بڑا انعام دوں گا۔لیکن مجھے تعجب تو تمہاری اس لاف وگزاف پر ہے جو تو نے فرار اختیار کرنے اور وعدہ خلافی کرنے کے بعد کیا ہے۔میں نے تیرے لیے اپنی کتاب اعجاز احمدی لکھی تھی مگر تو چھپ گیا۔اور مقابلے کے لیے نہیں نکلا۔پس اب تو کس طرح ڈھینگے مارتا ہے اور میدان میں آنے کا ذکر کرتا ہے۔کیا تو کل کی شکست کو بھول گیا ہے یا اس کو بھولی بسری چیز سمجھتا ہے۔شاید تو اس سے کمینے لوگوں کو خوش کرنا چاہتا ہے تاکہ وہ تجھے ایک چمکتا ہوا چراغ تصور کریں۔اے مسکین! کیا تو مجھ سے جھگڑا چاہتا ہے۔سوائے لعنتی لوگوں کے کوئی جھوٹ نہیں بولتا۔جھوٹا انسان تو نجاست کھاتا ہے۔بلکہ جھوٹ تو خنزیر کی ہڈیوں کو چوسنے سے بھی بدتر چیز ہے۔تیری قوم تجھے جانتی ہے کہ تو جاہل انسان ہے۔بڑے بڑے علماء تیرے علم کا اقرار نہیں کرتے۔اگر تو صدق دل سے اس بات کا مدعی ہے اور دجالی صفت نہیں رکھتا تو پھر اس کی شہادت لا جو کمال تو نے حاصل کیا ہے۔

كـالمتصلّت الدجال ۔ فات بشهاد ۃ علیٰ
مـــاخـرزت مـن الـكـمـــال فـأيّسر الطرق
واسهلهاان تكتب كمثل هذه الرسالة ۔ ان
كنت صادقاًولست كالجَلّالة ۔ فان كنت
اتيــت بـمـثـلـهـا فـى عشرين يومـاً فـى
الـمـعـــارف والبلاغة والبـراعة ۔ فواللّـه
اعــطيك مـــائة درهـم فـى الســاعة ۔
ومـعـذالک تبطل معجزتی و كانی اموت
مـن يـديک ۔ وتـنـثـال الـصـلة عليک ۔
ولايبقى لـى بعد ہ حجة وتتضح محجة
ويـقـضـى الامرو تتحدالزمر ۔ و كلّ ذالک
يـنـسـب اليک والـىٰ كـمـالک ۔ وترتوى
الـقـلـوب مـن زلالک۔ وير تفع الاختلاف
مـن بيـن الامُّة فـقُـم ان كـنت شيئًـا واٰت
بمثلها فى هذه المدة ۔ لعلک تتدارک به
مـاذقـت من لعنةٍ ۔ ويعقبک اللّٰه عن زلّة
رء يتهابعزةٍ ۔ فان كنت كريم النَّجْرِ طيّب
الشـجر۔ فلاتعرض عن هذه المقابلة التى
هى عـظـيـم الاجـر۔ وعـنـد ذالک يتراءٰ ى
الـحـق كـحـوت تسبـح فـى الرضراض ۔
ويـفـرغ الصادق من قتل النضناض ۔ هذا

اس کا آسان اور سہل ترین راستہ یہ ہے کہ تو اس کی مثل ایک رسالہ لکھ اگر تو صادق ہے اور نجاست کھانے والی گائے نہیں ۔ اگر تو اس کی مثل ایک رسالہ بیس دنوں میں لائے جو کہ معارف ، بلاغت اور عمدگی کا نمونہ ہو تو میں اسی لمحے تجھے ایک سو درہم عطا کروں گا ۔ اور اس کے ساتھ ہی میرے معجزات باطل ہو جائیں گے اور تیرے ہاتھوں میں میری موت ہو جائے گی ۔ اور تجھے انعام بھی ملے گا ۔ اس کے بعد میرے لیے کوئی حجت باقی نہیں رہے گی ۔ اور تمہاری راہ صاف ہو جائے گی ۔ اور معاملے کا فیصلہ ہو جائے گا ۔ اور تمہارا گروہ متحد جائے گا ۔ یہ سب کچھ تمہاری طرف اور تمہارے کمال کی طرف منسوب کیا جائے گا ۔ اور لوگوں کے دل مصّفا پانی سے سیراب ہو جائیں گے ۔ اور امت کے درمیان موجودہ اختلاف ختم ہو جائیں گے ۔ پس اٹھ دیر نہ کر اور اس مدت میں اس کی مثل لا اگر تو کچھ چیز ہے ۔ تا کہ تو اس سے اس لعنت کا تدراک کر سکے جو تو نے چھکی ہے ۔ اور کہ اللہ تجھے اس ذلت کے بعد عزت عطا کرے گا ۔ اگر تو نیک اصل ہے اور پاک درخت ہے تو اس مقابلے سے اعراض نہ کر جس کا عظیم اجر ہے ۔ اس کی وجہ سے حق صاف نظر آئے گا جیسے کے مچھلی صاف پانی میں تیرتی ہوئی نظر آتی ہے ۔ اور صادق انسان سانپ کے قتل سے فارغ ہو جائے گا ۔ یہ وہ راستہ ہے جس پر مقابلہ ہو سکتا ہے ۔ اس کے بعد ہم آرام سے قیلولہ کریں گے ۔ جب کبھی تو اس کے علاوہ لاف

﴿۱۳۸﴾ھوالسبیل۔ وبعد ذالک نستریح ونقیل۔ وکلماتتصلّف من دونہ فھو صوت کائد من مجونہ فاراہ انکر من صوت حمار۔ واضعف من خطوحوارٍ وقلت انّی فسرّ ت القراٰن۔ فاتّق اللّٰہ ودع الھذیان۔ ایھاالمسکین ماسروت عن نفسک جلباب النوم۔ وعدوت الیٰ ایقاظ القوم۔ لست الاّ کالجنین۔ فی الظلمات الثلث ومن المحجوبین۔ فمالک ان تتکلم کالعارفین۔ وانک تتقصی الزخارف فماتدری المعارف۔ ایھاالغوی خذ حظّامن الطبیعة السعیدة۔ ولاتحل حول المکیدة۔ فان المکریحزی الماکرین۔ وان اللّٰہ مع الصادقین۔ اعلم انک تخفی شیئًا فی قلبک وتبدی شیئًا اٰخر وھذا ھو من سیر المنافقین ولست رجل ھذا المیدان ثم تدعی کالتصلفین وان بارزتنی کالکماة۔ تجدنی مثقبک بالقناة۔ وان تغلب اُغْنِیک بالصلاة وانجک فی معاشک من المشکلات۔ وان عزمت علیٰ ان تکتب کمثل ھذہ الرسالة

وگزاف کرے گا تو وہ محض ایک مکار کی بے باکی کی آواز ہو گی۔اس آواز کو میں گدھے کی آواز تصور کرتا ہوں۔اور وہ اونٹنی کے بچے سے بھی زیادہ کمزور ہے۔تو نے کہا ہے تو نے تفسیر قرآن کی ہے۔پس اللہ کا تقویٰ اختیار کر اور بڑے بول بولنا چھوڑ دے۔اے مسکین !تو نے ابھی تک اپنے سے نیند کی چادر کو دور نہیں کیا اور قوم کو بیدار کرنے کے لیے دوڑ پڑا ہے۔تو محض اب تک ماں کے پیٹ میں جرثومے کی طرح تاریکی میں محجوبوں کی طرح ہے۔تمہیں کیا یہ حق پہنچتا ہے کہ تو عارفوں کی طرح کلام کرے۔تو دنیا کی انتہا چاہتا ہے تجھے معارف سے کیا لینا دینا ہے۔اے گمراہ انسان !تو نیک طبیعت سے کچھ حصّہ لے اور صرف مکروں کے ارد گرد نہ گھوم کیوں کہ مکر تو مکر کرنے والوں کو ذلیل کر دیتے ہیں۔اللہ تو صادقوں کے ساتھ ہے۔جان لے کہ تو دل میں ایک چیز چھپاتا ہے اور دوسری کو ظاہر کرتا ہے۔اور یہ تو منافقوں کی سیرت ہوتی ہے۔تو اس میدان کا مرد نہیں مگر پھر بھی لاف وگزاف مارتا ہے۔اگر میرے مقابلے کے لیے نکلا میں تجھے نیزہ (علم وعرفان) سے چھلنی کر دوں گا۔اگر تو غالب آ گیا تو میں کافی سامان سے تجھے غنی کر دوں گا اور تیری معاشی مشکلات سے تجھے نجات دلاؤں گا۔اگر تو اس کی مثل رسالہ لکھنے کا عزم کرے گا تو میں فوراً تجھے وہ انعام دوں گا جس کا میں نے اقرار کیا ہے۔اور اگر تو مقابلہ چاہتا ہے تو وعدہ کر میں اس انعام کا پانچواں حصّہ ابھی دینے

۔ فاعطیک کما وعدت من الجعالة انْ شئت (۱۳۹) ارسل الیک خُمُس ھذا الوعد قبل ایفاء ک لیکون محرکا لاھواء ک فعلیک ان تاخذ المنقود۔ وتنتظر الموعود و ھذا خیر لک من حیل اُخری۔ واقرب للتقویٰ والسلام علی من اتبع الھُدیٰ۔ ایھاالناس لم لاتعرفون الذی جاء کم من الرحمان وقد جُمع لکم اوّل المائة واٰخر الزمان۔ الشمس والقمر خسفافی رمضان وظھرت الدابة التی تکلم الناس وھذہ ھی التی انبأ ھاالقراٰن۔ فمالکم لاتعرفون من جآء کم من الرحمان۔ وستعرفوننی وافوض امر ی الی اللّٰہ وعلیه التکلان۔ الحمدللّٰہ الذی وھب لی علی الکبرار بعة من البنین۔ وانجز وعدہ من الاحسان۔ وبشّر نی بخامس فی حین من الاحیان وھذہ کلھاآیات من ربیّ یااھل العدوان۔ سبحانه وتعالیٰ عما تظنون فاتقوہ وقد نزل وھوغضبان۔

کو تیار ہوں تا کہ یہ تیری خواہش پوری کرنے کے لیے محرک ثابت ہو۔ تجھ پر لازم ہے کہ تو نقد ابھی لے اور باقی وعدہ کے مطابق انتظار کر۔ یہ تمہارے لیے دوسرے حیلوں سے زیادہ بہتر ہے۔ اور یہ تقویٰ کے بھی زیادہ قریب ہے۔ سلامتی ہو اس پر جو کہ ھدایت کی پیروی کرتا ہے۔

اے لوگو! تم اس کو کیوں نہیں پہچانتے جو کہ رحمان کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہے۔ اور تمہارے لیے دو صدیاں اکٹھی کی گئی ہیں۔ سورج اور چاند دونوں کو رمضان میں گرہن لگا۔ اور وہ دابۃ الارض ظاہر ہو گیا جو کہ لوگوں کو زخمی کرتا ہے۔ یہ وہ ہے جس کی خبر قرآن نے دی ہے۔ پس تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اس کو نہیں پہچانتے ہو جو تمہارے پاس رحمان کی طرف سے آیا ہے۔ عنقریب تم مجھے پہچان لو گے۔ میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ اور اسی پر میرا بھروسہ ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے بڑھاپے میں چار بیٹے عطا کیے۔ اور اپنے کمال احسان سے اپنا وعدہ پورا کیا۔ اور ایک پانچویں کی کسی اور وقت خوش خبری دی۔ اے دشمنو! یہ سب میرے رب کی طرف سے نشان ہیں۔ وہ اس سے پاک اور بلند ہے جو تم خیال کرتے ہو۔ پس اس کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً جب وہ اترتا ہے تو غضبناک ہو کر اترتا ہے۔

حاشیہ نمبر(1):منقول من صفحه ۵۸ و ۶۳ کتابی الاعجاز الاحمدی۔

اذاما غضبنا غاضب الله صائل
اعلى معتد یوذی وبالسوء یجهر

ویاتی زمان کاسرٌ کل ظالم
وهل یهلکن الیوم الا المدمر

وانی لشر الناس ان لم یکن لهم
جزاء اهانتهم صغار یصغر

قضی الله ان الطعن بالطعن بیننا
فذلک طاعون اتاهم لیبصرُوا

حاشیہ نمبر(2):بلغا بعد هذا ان بعضهم بقوا کمعلق بین الموت والحیاة الی عشرة ایاّم بعد التطعیم۔ ثم زهقت نفوسهم بالعذاب الالیم۔منه اسماء رجال ماتوا من التطعیم ونسی المخبر اسم احد منهم ⟨۱⟩امیر الدین علما ⟨۲⟩عمر اتر کهان ⟨۳⟩ جمال کشمیری ⟨۴⟩جیون شاه سید⟨۵⟩مهر داد میراسی ⟨۶⟩سلطان موچی ⟨۷⟩حیات تر کهان ⟨۸⟩فتح دین قوم جٹ

حاشیہ نمبر(1): یہ اشعار میں نے اپنی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ 58اور 63 سے نقل کیے ہیں۔

جب ہم نے غضب نہیں کیا تو اللہ نے غضب کرتے ہوئے حملہ کیا۔
میرے دشمنوں پر جو مجھے تکلیف دینے میں حد سے تجاوز اور کھلی برائی کرتے ہیں۔

وہ زمانہ آنے والا ہے جب ہر ظالم کو توڑ دیا جائے گا
اس روز کوئی ہلاک نہیں ہوگا مگر وہ جو خود کو ہلاک کرتا ہے

اور یقیناً میں لوگوں میں سے سب سے کمتر ہوں گا اگر
ان کی اہانت کی سزا ان کو خود بخود چھوٹا نہ کر دے

اللہ نے طاعون کو ہمارے درمیان طعنوں کی وجہ سے مقدر کیا
یہ طاعون اس لیے آئی ہے کہ ان کو بینائی عطا کرے۔

حاشیہ نمبر(2):اس بارے میں ہمیں یہ بھی خبر ملی کہ بعض ان میں سے اس ٹیکہ لگوانے کے بعد دس (10) دنوں تک موت وزندگی کی کشمکش میں رہے پھر ان کی جانیں اس دردناک عذاب سے رخصت ہو گئیں۔

ان لوگوں کے نام جو طاعون کے ٹیکے سے مر گئے۔خبر دینے والا ان میں سے ایک کا نام بھول گیا تھا۔

(1)امیر الدین عالم (2)عمر تر کھان (3)جمال کشمیری (4)جیون شاہ سید (5)میر داد میراثی (6)سلطان موچی

﴿۹﴾قاسم شاہ سید ﴿۱۰﴾امام الدین قوم جٹ ﴿۱۱﴾شادی جٹ ﴿۱۲﴾حیات جٹ ﴿۱۳﴾لدھاجٹ ﴿۱۴﴾روڈا کھار ﴿۱۵﴾نوراحمدقوم علما ﴿۱۶﴾ساون کھتری ﴿۱۷﴾شب دیال ﴿۱۸﴾کرپارام ﴿۱۹﴾نسی المخبر اسمه۔

(7)حیات ترکھان (8)فتح دین جٹ (9) قاسم شاہ سید (10)امام الدین جٹ (11)شادی جٹ (12)حیات جٹ (13)لدیاجٹ (14)روڈا کمہار (15)نوراحمد عالم (16)ساون کھتری (17)شب دیال کھتری (18)کرپارام کھتری (19)اس شخص کا نام مخبر بھول گیا۔

حاشیہ نمبر(3):لفظ آئل مشتق من الایالة یقال اٰله ای ساسه واصلحه وانه اسم جبرئیل فی کلام اللّٰه الجلیل وان تسمیة جبرئیل بآئل تسمیةٌ مارئیمناهافی کتاب قبل هذا الالهام۔ وَلِلّٰه کلمات لاتحصر بالاقلام۔ ولعلّه اشارة الی منصب جبرائل۔ وهو الاصلاح واعانة المظلومین بالسیاسة وجب العدابالحجة والدلیل۔ منه

حاشیہ نمبر(3)لفظ آئل ایالت سے مشتق ہے جس کا لغوی معنٰی اصلاح کی بنیاد ڈالنے والا ہے۔اور وہ اللہ کے کلام میں اس کا نام جبرئیل ہے۔جبرئیل کا نام آئل وہ نام ہے جو ہم نے اس الہام سے قبل کسی کتاب میں نہیں دیکھا۔پس اللہ کے کلمات کا احاطہ قلمیں نہیں کرسکتیں۔شاید اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ جبرئیل کا منصب اصلاح اور سیاست کے ساتھ مظلوموں کی مدد ہے۔اور دشمنوں کو دلیل اور حجت سے دور کرنا ہے۔

حاشیہ نمبر(4):وکان منهم رجل مسمی برسل بابا الامرتسری وقد اشعت قبل موته فی الاعجاز الاحمدی انه یموت بعض علماء تلک البلدةمن الطاعون۔ فمات بعد رسل بابافی امرتسر وانه اٰیة ظهرت فی هذه السنوات ففکروایاذوی الحصاة۔ منه

حاشیہ نمبر(4):انہی میں ایک شخص رسل بابا امرتسری تھا۔اس کی موت کی خبر میں نے اپنی کتاب اعجاز احمدی میں پہلے ہی شائع کر دی تھی۔یہ کہ اس ملک کے بعض علماء طاعون سے مریں گے۔پس اس کے بعد رسل بابا امرتسری مر گیا اور یہ ان سالوں میں ظاہر ہونے والا نشان ہے۔پس اے عقل والو!اس میں فکر سے کام لو۔